www.urdukorner.com

کریں اور مختلف فلمی ہیروئنوں کے ساتھ اس کی شادی کے اسکینڈل شائع کریں اور جب اس کے اعصاب اس تمام یورش کے مقابلے میں جواب دے جائیں تو وہ ریٹائرمنٹ کا اعلان کر کے کہیں گوشہ نشین ہو جائے اگر درحقیقت علی عمران ملک کی سلامتی کے خلاف کام کرنے والے مجرموں کا مقابلہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر صرف اس لئے کرتا ہے تو پھر واقعی اسے ریٹائر ہو جانا چاہیئے۔ کیا خیال ہے۔؟

والسلام

مظہر کلیم ایم۔اے

www.urdukorner.com

بانو جب نواب شہریار خان سے دارالحکومت جانے کی اجازت لے کر واپس حویلی کے بیرونی حصے میں پہنچی تو نہ صرف عمران غائب تھا بلکہ وہ جیپ بھی غائب تھی جس میں وہ دونوں سوار ہو کر جھینی کے تعاقب میں گئے تھے۔

"اوہ! ——— یہ کہاں چلا گیا ہے" ——— بانو نے غصے سے بُری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"بی بی جی! ——— آپ نے مجھے بلایا ہے" ——— اچانک ایک طرف کھڑے ہوئے ملازم نے جلدی سے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"یہ ابھی جو یہاں آدمی کھڑا تھا وہ کہاں گیا ہے ——— اور وہ میری جیپ کہاں ہے" ——— ؟ بانو نے گھوم کر ملازم سے پوچھا لہجہ خاصا غصیلا تھا۔

www.urdukorner.com

"وہ ——— وہ بی بی ! ——— آپ کے اندر جاتے ہی وہ جیپ میں سوار ہو کر باغ کی طرف چلا گیا ہے" ——— ملازم نے نظریں جھکائے جھکائے جواب دیا۔

"اچھا ——— تو یہ مجھے چھوڑ کر فرار ہو گیا ہے ——— اس کی یہ جرأت اگر میں نے اس کی کھال نہ اُدھیڑ دی تو میرا نام بھی بانو نہیں ہے" بانو نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی ایک سائیڈ پر بنے ہوئے گیراجوں کی قطار کی طرف بڑھ گئی۔ پوری قطار میں گیراج بنے ہوئے تھے اور ان کی تعداد تقریباً آٹھ تھی جن میں سے ایک کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ خالی تھا۔ یہ وہ گیراج تھا جس میں سے بانو نے لینڈ روور جیپ نکالی تھی۔ بانو اس کے ساتھ والی گیراج کی طرف لپکی اور اس نے سائیڈ میں لگے ہوئے بٹن کو دبایا تو گیراج کا دروازہ خودبخود اونچا اٹھ گیا۔ اس گیراج میں ایک ٹوسیٹر انتہائی جدید ماڈل کی سپورٹس کار موجود تھی۔ یہ کار بانو نے خصوصی طور پر آرڈر دے کر کاریں بنانے والی مشہور کمپنی مرسڈیز والوں سے بنوائی تھی۔ اس میں خصوصی طاقتور انجن نصب تھے۔ جن کی وجہ سے کار کی رفتار کو بے حد تیز کیا جا سکتا تھا۔ بانو کو یہ کار بے حد پسند تھی۔ اور وہ اکثر دارالحکومت اسی کار میں جاتی تھی۔ اس نے پیار سے اس کار کا نام ریڈ ہاؤنڈ رکھا ہوا تھا۔ کار کا رنگ گہرا سرخ تھا۔ بانو اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اور اس نے ایک بٹن دبایا تو کار سٹارٹ ہو گئی۔ اس کے گیئر آٹومیٹک تھے۔ صرف پہلا اور ریورس گیئر تھا۔ اور ان گیئروں

کے لئے بھی ہینڈل وغیرہ نہ تھا۔ بلکہ سامنے پینل پر دو مختلف بٹن تھے جنہیں پریس کرنے سے گیئر لگ جاتے تھے۔ اس کا سٹیرنگ جہاز کی طرح ہاف تھا اور سٹیرنگ کے دونوں آدھے کناروں پر بٹن لگے ہوئے تھے جنہیں پریس کرنے سے خصوصی انجن چل پڑتے تھے اور کار کی رفتار طوفانی ہو جاتی تھی۔ سامنے جہاز کی طرح پینل نصب تھا جس پر بے تحاشا چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب اور مختلف رنگوں کے بٹن تھے۔

بانو نے بٹن دبا کر پہلا گیئر لگایا اور کار ایک جھٹکے سے گیراج سے باہر نکل آئی۔ اور پھر بانو اُسے خاصی تیز رفتاری سے چلاتی ہوئی حویلی سے باہر نکل کر باغ میں داخل ہوئی۔ اُسے یقین تھا کہ وہ عمران کو پکڑ لے گی۔ اس کی جیپ کے مقابلے میں یہ کار کہیں زیادہ تیز رفتار تھی۔

چند لمحوں بعد بانو کی کار مین گیٹ پر پہنچی تو وہاں موجود دربان نے ہاتھ کھڑا کر کے اُسے رُکنے کا اشارہ کیا۔

"کیا بات ہے ———؟" بانو نے کار روکتے ہوئے بری طرح چیخ کر پوچھا۔ کیونکہ کسی ملازم کا اُسے اس طرح روکنا اس کے لئے ایک نئی بات تھی۔

"بی بی جی ! ——— ابھی وہ عمران صاحب جیپ میں یہاں سے گزرے ہیں ——— انہوں نے آپ کے لئے ایک پیغام دیا ہے" دربان نے آگے بڑھ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پیغام دیا ہے ——— کیا پیغام دیا ہے ——— جلدی بکو ——— بانو

www.urdukorner.com

نے بُری طرح جھلاتے ہوتے لہجے میں کہا۔

"انھوں نے کہا ہے کہ مس بانو آئیں تو کہہ دینا کہ وہ دار الحکومت آنے کی تکلیف نہ کریں ــــــ جنیئی سے نکاح پڑھواتے ہی میں ہنی مون منانے اُسے یہیں حویلی میں لے آؤں گا" ــــــ ملازم نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ــــ کیا بکواس کر رہے ہو" ــــــ بانو بُری طرح چیختی ہوئی یکلخت اچھل کر کار سے باہر نکل آئی اور دربان گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"ب ــــ ب ــــ بی بی جی! ــــ یہ انھوں نے کہا تھا" ــــ دربان نے اس طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا جیسے بات تو عمران نے کی تھی لیکن قصور اس دربان کا تھا۔

"اوہ! ــــ اس کی یہ جرأت ــــ مجھ پر طنز کرتا ہے۔ میں اس کی بوٹیاں اُڑا دوں گی ــــ اس نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے میں اُسے توپ سے اُڑا دوں گی" ــــ بانو نے غصّے کی شدت سے تقریباً نلچتے ہوئے کہا اور پھر وہ یوں اچھل کر کار میں بیٹھی جیسے کار کی بجائے عمران کی پُشت پر سواری کر رہی ہو۔ دوسرے لمحے کار سائیں کی آواز نکالتی ہوئی کھلے گیٹ سے باہر نکل گئی بانو نے اُسے انتہائی رفتار سے دوڑانا شروع کر دیا تھا۔ اس کی خوبصورت آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں اور لوہے جسم میں جیسے آگ بھڑک اٹھی تھی۔ عمران نے اس کی انا کو مجروح کیا تھا اور اُسے اب عمران پر اس بے طرح غصّہ آ رہا تھا کہ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ بس عمران فوراً

اُسے نظر آ جائے اور وہ خونی چمگادڑ بن کر اس کے گلے سے چمٹ جائے اور اس کا سارا خُون پی جائے۔ اور پھر کسی آدم خور درندے کی طرح اس کی ہڈیاں بھنبھوڑ ڈالے۔ لیکن مصیبت یہ تھی کہ عمران کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔

وہ بے تحاشا انداز میں کار دوڑاتی ہوئی مین روڈ کی طرف بڑھی جا رہی تھی کہ اچانک اس کی نظریں دُور سے ایک گھوڑے سوار پر پڑیں۔ گھوڑے کو دیکھتے ہی وہ پہچان گئی کہ یہ گھوڑا عمران کے والد سر رحمان کا پالتو گھوڑا ہے۔ جب بھی سر رحمان جاگیر پر آتے ہیں تو وہ اسی گھوڑے پر سوار ہو کر شہ سواری کا شوق پورا کرتے ہیں اس گھوڑے کو دیکھ کر غصّے سے کھولتی ہوئی بانو کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح ایک خیال لپکا اور اس نے تیزی سے کار کا رُخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا جس پر وہ گھوڑا چل رہا تھا۔ کار کو اپنی طرف آتا دیکھ کر گھوڑے سوار گھوڑے سے اتر کر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ وہ بانو اور اس کی کار کو اچھی طرح پہچانتا تھا یہ سر رحمان کا پرانا سائیس تھا اور گو مستقل طور پر یہیں جاگیر پر ہی رہتا تھا لیکن اکثر سر رحمان کے پاس شہر بھی چلا جاتا تھا۔ خاصا بوڑھا اور پرانا ملازم ہونے کی وجہ سے سر رحمان بھی اس کی بے حد عزت کرتے تھے۔ اور عمران تو اُسے انکل کہتا تھا۔ اس نے عمران کو گود میں کھلایا ہوا تھا۔ وہ جب بھی شہر جاتا تو عمران سے ملنے ضرور اس کے فلیٹ جاتا تھا۔ بانو نے اس کے قریب جا کر کار روکی تو سائیس نے جھک کر بانو کو سلام کیا۔

www.urdukorner.com

"بابا ـــــ وہ تمہارے سر رحمان کا بیٹا عمران کہاں ہے" ـــــ؟ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھوٹے صاحب! ـــــ وہ تو ابھی ابھی شہر واپس گئے ہیں وہ جیپ میں آپ کی حویلی سے اپنے ڈیرے پر آئے ـــــ اور پھر سامان اٹھا کر اپنی کار میں ابھی تھوڑی دیر پہلے شہر چلے گئے ہیں ـــــ آپ کی جیپ ڈرائیور حویلی پہنچانے گیا ہے ـــــ" سائیں نے جواب دیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے انہیں گئے ہوئے" ـــــ بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔ کار کا سن کر اسے اور زیادہ غصہ آ رہا تھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہوئے ہیں بی بی جی" ـــــ سائیں نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ کس رنگ کی کار ہے" ـــــ؟ بانو نے پوچھا کیونکہ وہ جیپ کو تو پہچانتی تھی لیکن عمران کی کار اس نے نہ دیکھی تھی۔

"گہرے سرخ رنگ کی سپورٹس کار ہے ـــــ بس آپ کی کار سے تقریباً ملتی جلتی ہے ـــــ اور بی بی جی! ـــــ چھوٹے صاحب کار اس طرح دوڑاتے ہیں جیسے طوفان چل پڑا ہو ـــــ میں نے انہیں کئی بار سمجھایا ہے کہ ـــــ" بوڑھے سائیں نے کہنا شروع کیا۔

"شٹ اپ! ـــــ میرے پاس تمہاری بکواس سننے کا وقت نہیں ہے ـــــ یہ بتاؤ کہ دارالحکومت میں عمران، سر رحمان کی کوٹھی میں رہتا ہے" ـــــ بانو نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"نہیں بی بی جی! ـــــ وہ علیحدہ ایک فلیٹ میں رہتے ہیں۔ اپنے باورچی سلیمان کے ساتھ ـــــ کنگ روڈ پر دو سو نمبر فلیٹ ہے ان کا" ـــــ سائیں نے جواب دیا۔ اور بانو نے سر ہلاتے ہوئے کار کو تیزی سے موڑا اور پھر بجلی کی سی رفتار سے اسے دوڑاتی ہوئی مین روڈ کی طرف بڑھ گئی۔ اب اسے عمران پر اور زیادہ غصہ آنے لگا تھا کہ اس جیسی سپورٹس کار اس کے پاس کیوں ہے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ بس جیسے ہی عمران نظر آئے گا ایک بار تو اس کا وہ حشر کرے گی کہ ساری عمر یاد رکھے گا۔ اس لئے وہ مسلسل غصے سے ہونٹ چباتی سپورٹس کار کو انتہائی رفتار سے دوڑاتی ہوئی تھوڑی ہی دیر میں دارالحکومت پہنچ گئی۔ سائیں نے اسے عمران کے فلیٹ کا نمبر دے دیا تھا اس لئے چند لمحوں بعد وہ کنگ روڈ پر پہنچ گئی اور پھر دو سو نمبر فلیٹ کے سامنے اس نے پوری قوت سے بریک ماری اور دوسرے لمحے اچھل کر کار سے نیچے اتری اور بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی تیزی سے اوپر چڑھ گئی۔

"ہونہہ! ـــــ اس گندے سے فلیٹ میں رہتا ہے" ـــــ بانو نے دروازے پر پہنچتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔

"کیا مصیبت ہے ـــــ کیا پاگلوں کو بھی دروازہ نظر آتا ہے" ـــــ اندر سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھولو ـــــ ورنہ میں توڑ دوں گی" ـــــ فقرہ سنتے

www.urdukorner.com

ہی بانو کے تن بدن میں مزید آگ بھڑک اٹھی۔ اس لئے وہ بُری طرح چیخ پڑی تھی۔

"ارے باپ رے ب۔۔۔ یہ تو نسوانی آواز ہے۔۔۔ ایک پاگل دوسری عورت۔۔۔ خدا خیر کرے" ۔۔۔ اس بار دروازے کے قریب سے بڑبڑاتی ہوئی لیکن واضح آواز سنائی دی۔ اور بانو بُری طرح پیر پٹخنے لگی۔ اسی لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور بانو کا بے اختیار اٹھنے والا ہاتھ فضا میں ہی رُک گیا۔ ورنہ اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ دروازہ کھلتے ہی بولنے والے کی ناک ضرور توڑ دے گی۔

"اوہ! ۔۔۔ بی بی بانو آپ" ۔۔۔ دروازے پر کھڑے سلیمان نے حیرت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

"تم ۔۔۔ سلیمان تم یہاں ۔۔۔ تم یہاں کیسے" ۔۔۔؟ بانو کے لہجے میں بھی بے پناہ حیرت تھی۔ سلیمان، سر رحمان کے پاس جانے سے پہلے نواب شہریار خان کے پاس ہی ملازم تھا۔ اور نواب شہریار خان نے ہی اُسے سر رحمان کے پاس بھیجا تھا۔ بانو اور سلیمان بچپن میں اکٹھے ہی کھیلتے رہے تھے کیونکہ سلیمان اس سے چند سال ہی بڑا تھا۔

"میں یہاں عمران صاحب کے پاس ہوتا ہوں ۔۔۔ ان کا باورچی ہوں ۔۔۔ لیکن آپ یہاں کیسے آگئیں۔ پہلے تو کبھی نہیں آئیں ۔۔۔ اور نہ ہی عمران صاحب نے کبھی آپ کا ذکر کیا ہے" ۔۔۔ سلیمان نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ تم ہو ۔۔۔ اس احمق کے باورچی ۔۔۔ کہاں ہے وہ" ۔۔۔ بانو کو عمران کا نام سنتے ہی دوبارہ غصہ آنے لگا۔

"اندر آجائیے ۔۔۔ کافی عرصے بعد آپ سے ملاقات ہو رہی ہے" ۔۔۔ سلیمان نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ایک طرف ہٹتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہ بانو کا اور اپنا مقام تو بہر حال پہچانتا ہی تھا۔

بانو قدم بڑھاتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور پھر سلیمان کی راہنمائی میں ڈرائینگ روم میں پہنچ گئی۔

"یہ ڈرائینگ روم ہے ۔۔۔ ہونہہ ۔۔۔ کوئی چیز بھی قرینے سے نہیں پڑی" ۔۔۔ بانو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔

"کنواروں کے ڈرائینگ روم تو ایسے ہی ہوتے ہیں بی بی" ۔۔۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ تمہارا صاحب ہے کہاں" ۔۔۔؟ بانو نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

"وہ تو کئی دنوں سے زمینوں پر گئے ہوئے ہیں۔ واپس تو نہیں آئے ۔۔۔ آپ بیٹھئے ۔۔۔ میں آپ کے پینے کے لئے کچھ لے آتا ہوں" ۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

"میں عمران کا خون پینا چاہتی ہوں ۔۔۔ بولو پلاؤ گے" ۔۔۔؟ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ کے منہ کا ذائقہ خراب ہو جائے گا ۔۔۔ بڑا کڑوا خون ہے

www.urdukorner.com

صاحب کا ـــــ ویسے آپ کو صاحب پر اس قدر غصّہ کیوں آرہا ہے مجھے بتائیں ـــــ میں انہیں سزا کے طور پر ایک ہفتہ مونگ کی دال کھانے پر مجبور کر دوں گا" ـــــ سلیمان نے کہا۔

"اوہ! ـــــ تم تو واقعی پورے باورچی ہو چکے ہو ـــــ سزا بھی تجویز کی ہے تو باورچیوں جیسی ـــــ اس نے میری توہین کی ہے اور تم جانتے ہو کہ میں اپنی توہین کرنے والوں کو کیسی عبرتناک سزا دیتی ہوں" ـــــ بانو نے جواب دیا۔

"کیا آپ کو انہوں نے بدصورت کہہ دیا ہے ـــــ ویسے صاحب ایسے بدذوق تو نہیں ہیں" ـــــ سلیمان بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ وہ بھی تو عمران کی صحبت میں رہتا تھا۔

"اچھا تو اس کے ساتھ رہتے رہتے تم پر بھی رنگ چڑھ آیا ہے میں کہتی ہوں بتاؤ کہاں ہے عمران ـــــ جلدی بتاؤ ـــــ ورنہ میں اس کا غصّہ تم پر بھی نکال سکتی ہوں" ـــــ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب میں سمجھ گیا کہ صاحب نے آپ کو غصّہ کیوں دلایا ہے۔ دراصل آپ غصّے میں اور زیادہ خوبصورت ہو جاتی ہیں" ـــــ سلیمان نے کہا۔

"یُو شٹ اَپ! ـــــ اپنا مقام پہچان کر بات کیا کرو ـــــ میرے پرانے تعلقات کی وجہ سے تمہارا لحاظ کر رہی ہوں اور تم بکواس پر اتر آئے ہو" ـــــ بانو نے غصّے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری میڈم! ـــــ ویسے صاحب تشریف نہیں رکھتے۔

اگر آپ انتظار کرنا چاہتی ہیں تو بیٹھ جائیے ـــــ ورنہ پھر کسی اور وقت آجائیے" ـــــ سلیمان کا لہجہ یکلخت سپاٹ ہو گیا۔ اور بانو چونک کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ اس کے لہجے سے یکلخت اجنبیت کی بو آنے لگی تھی۔

"میں کہتی ہوں کہ بتاؤ عمران کہاں ہے ـــــ جلدی بتاؤ۔ ورنہ ـــــ" بانو کو اتنا غصّہ آیا کہ اس کی آواز ہی پھٹ گئی۔

"بتا دیا ہے کہ صاحب موجود نہیں ہیں ـــــ اور کس طرح بتاؤں" ـــــ سلیمان نے اس سے بھی زیادہ جھلائے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"دیکھو سلیمان! ـــــ مجھے عمران سے بے حد ضروری کام ہے پلیز اس کا پتہ بتا دو" ـــــ اچانک بانو نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ اسے بہرحال اتنی عقل تھی کہ وہ سمجھ گئی تھی سلیمان غصّے سے قابو نہیں آئے گا۔ جتنا وہ غصّہ کرے گی یہ اتنا ہی سپاٹ ہوتا جائے گا۔

"اوہ! ـــــ تو اس طرح بات کیجئے ـــــ آپ جاگیر دارنی بن کر بات کر رہی تھیں ـــــ اس لئے مجبوراً مجھے بھی آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن کے صدر کا لہجہ اختیار کرنا پڑا ـــــ بہرحال عمران صاحب کا مجھے تو علم نہیں ـــــ البتہ ایک جگہ میں فون کر کے دیکھتا ہوں" ـــــ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور جلدی سے ایک طرف پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

www.urdukorner.com

"یس - رانا ہاؤس" ---- دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف! ---- میں سلیمان بول رہا ہوں ---- صاحب ہیں؟ ان کی ایک مہمان ان سے ملنا چاہتی ہیں" ---- سلیمان نے کہا۔

"ماسٹر! ---- وہ ابھی آئے ہیں اور اندر کچھ لوگوں میں مصروف ہیں ---- انہیں کیا کہوں" ---- جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس رہنے دو ---- میں خود وہاں جاؤں گی" ---- بانو نے سلیمان سے کہا۔

"ٹھیک ہے ---- اتنی جلدی بھی نہیں" ---- سلیمان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ رانا ہاؤس کہاں ہے" ---- ؟ بانو نے پوچھا اور سلیمان نے اسے تفصیل سے رانا ہاؤس کا پتہ بتا دیا۔

"شکریہ" ---- بانو نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ رانا ہاؤس والی سڑک کی طرف جانے کے لئے اس نے جیسے ہی کار چوک سے موڑی، دوسرے لمحے ایک نیلے رنگ کی لمبی سی کار تیزی سے اسے کراس کرتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ بانو نے بڑے غصیلے انداز میں کار کے ڈرائیور کی طرف دیکھا۔ وہ تو اپنی سپورٹس کار صرف اس لئے آہستہ چلا رہی تھی کہ دارالحکومت میں

ٹریفک پولیس کی طرف سے رفتار کی پابندی تھی اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس جھنجھلاہٹ کے عالم میں ٹریفک کے کسی سپاہی سے اس کی مڈبھیڑ ہو جائے۔ لیکن نیلے رنگ کی کار کی رفتار خاصی حد تک تیز تھی اس لئے اسے اس کار کے ڈرائیور پر غصہ آیا تھا لیکن جیسے ہی اس نے کراس کرتی ہوئی کار کے ڈرائیور کی طرف دیکھا۔ وہ یکلخت چونک پڑی۔ کیونکہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جینی کولینز بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی سائیڈ سیٹ پر دو لمبے تڑنگے اور سخت چہروں والے غیر ملکی بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ پچھلی سیٹ پر بھی چار افراد بیٹھے تھے۔

"اوہ! ---- تو جینی کولینز یہاں پھر رہی ہے ---- ٹھیک ہے عمران کا پتہ تو مل ہی گیا ہے ---- پہلے اس جینی سے ہی دو دو ہاتھ ہو جائیں" ---- بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے کار کی رفتار یکلخت بڑھا دی۔ لیکن اسی لمحے ایک سائیڈ روڈ سے ایک ہیوی ٹرک اچانک سڑک پر آگیا اور بانو کو پوری قوت سے بریک لگانے پڑے۔ ورنہ اس کی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار پوری قوت سے اس ٹرک سے ٹکرا جاتی۔ سپورٹس کار کے ٹائروں نے ایک طویل چیخ ماری اور پھر کار ٹرک سے صرف آدھے انچ کے فاصلے پر رک گئی۔

"اندھے ہو کر چلاتے ہو" ---- بانو نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"سوری میڈم! ---- ٹرک خراب ہے اس لئے یکلخت بھاگ پڑا ہے" ---- ڈرائیور نے کھیسیں نکالتے ہوئے کہا اور ساتھ

www.urdukorner.com

ہی ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ سلام بھی کر دیا۔

"تو اب نکالو اس مصیبت کو ـــــ جلدی سے" ـــــ بانو نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن ٹرک اب جوں کی رفتار سے رینگ رہا تھا۔ شاید اس کے اندر کوئی ایسی خرابی ہو گئی تھی کہ خود ہی اس کی رفتار بڑھ جاتی تھی اور خود ہی کم ہو جاتی تھی۔

بانو ہونٹ کاٹتی ہوئی ٹرک کے گذرنے کا انتظار کرتی رہی اس کے پیچھے کاروں کی ایک طویل قطار لگ گئی تھی۔ خدا خدا کر کے ٹرک اتنا آگے بڑھا کہ بانو سائیڈ سے کار گذار سکتی تھی۔ چنانچہ اس نے یکلخت ایکسیلیٹر دبایا اور کار بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھ گئی۔ دوسری طرف بھی کاروں کی طویل قطار لگی ہوئی تھی۔ لیکن بانو خاصی مہارت سے کار سائیڈ سے نکال کر آگے بڑھ گئی۔ اسے جینی کی کار کی فکر تھی لیکن جینی کی نیلے رنگ کی کار اسے دور دور تک نظر نہ آ رہی تھی۔

"نکل گئی ـــــ کم بخت اس ٹرک نے بھی عین موقع پر ہی ٹپکنا تھا" ـــــ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اب وہ پھر رانا ہاؤس کو تلاش کرنے لگی۔

چند لمحوں بعد اسے سلیمان کی دی ہوئی نشانیوں والی قلعہ نما عمارت نظر آ گئی۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ عمارت خاصی شاندار اور خوبصورت تھی۔ بانو اپنی کار رانا ہاؤس کے پھاٹک کی طرف موڑنے ہی لگی تھی کہ اچانک اس کی نظریں ایک درخت کی سائیڈ میں کھڑے دو افراد پر پڑیں۔ یہ دونوں وہی تھے جو جینی کی ساتھ والی سیٹ

پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک چھوٹی نال کی عجیب ساخت کی گن تھی۔ جس پر اس نے زرد رنگ کا کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ لیکن بانو چونکہ اس کے بالکل سائیڈ میں تھی اس لئے اسے وہ گن نظر آ گئی۔ گن کا رخ رانا ہاؤس کے پھاٹک کی طرف ہی تھا۔

پھر اس سے پہلے کہ بانو کچھ سمجھتی۔ گن بردار کے ہاتھ کو ایک جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے گن سے ایک چھوٹا سا میزائل نما کیپسول نکل کر پھاٹک سے ٹکرایا۔ گن چلنے سے کوئی آواز پیدا نہ ہوئی تھی۔ لیکن جیسے ہی وہ کیپسول پھاٹک سے ٹکرایا۔ بڑا سا پھاٹک ایک زوردار دھماکے سے یوں کھلتا گیا جیسے کسی نے اسے زور سے ٹکر مار کر کھول دیا ہو۔ اس کے دونوں پٹ پوری قوت سے سائیڈوں سے جا لگے۔

اسی لمحے سامنے سے وہی نیلے رنگ کی کار بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی سڑک کراس کر کے اس کھلے پھاٹک سے اندر داخل ہوئی اور پھر جب تک بانو ٹریفک کی وجہ سے سڑک کراس کرنے میں کامیاب ہوتی۔ عمارت کے اندر خوفناک دھماکوں اور انتہائی تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ دھماکے اور فائرنگ اس قدر تیز تھی کہ ارد گرد موجود تمام افراد بری طرح بوکھلا کر ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی فوج نے اچانک عمارت پر حملہ کر دیا ہو۔

"اوہ ـــــ تو اس جینی نے عمران پر حملہ کیا ہے ـــــ اور اس

www.urdukorner.com

طرح دن دہاڑے" ـــــ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ فائرنگ اور دھماکے ابھی تک مسلسل جاری تھے۔

اب سڑک پر دوڑنے والی ٹریفک کائی کی طرح چھٹ گئی تھی۔ اسی لمحے اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ ارد گرد کا پورا علاقہ بُری طرح لرز اٹھا۔ اور عمارت کا ملبہ کسی اچانک پھٹ پڑنے والے آتش فشاں کے لاوے کی طرح آسمان کی طرف بلند ہونے لگا۔ اور پھر پورے ماحول پر گرد کے بادل سے چھا گئے۔

اسی لمحے پھاٹک میں سے وہی نیلے رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی باہر نکلی اور پھر تیر کی طرح دائیں طرف مُڑ کر آگے بھاگتی چلی گئی۔ کار کی رفتار انتہائی تیز تھی۔

"تم عمران کو اس طرح قتل کر کے بچ کر بھاگ جاؤ گی۔ میں تمہارے پُرزے اڑا دوں گی ـــــ عمران چاہے کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ میرا ہمسایہ تو ہے" ـــــ بانو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے یکلخت کار کی رفتار انتہائی تیز کی اور اُسے نیلے رنگ کی کار کے پیچھے ڈال دیا۔ اس نے ایک ایکسٹرا انجن بھی آن کر دیا تھا۔ اس لئے اس کی کار کی رفتار یکلخت انتہائی تیز ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند لمحوں بعد ہی وہ نیلے رنگ کی کار کے قریب پہنچ گئی۔ نیلے رنگ کی کار بھی انتہائی رفتار سے دوڑ رہی تھی لیکن ظاہر ہے بانو کی کار کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ اس لئے بانو کی کار لمحہ بہ لمحہ اس کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن اسی لمحے بانو کو نیلے رنگ کی کار کی سائیڈ سے ایک آدمی آدھا باہر نکلتا دکھائی دیا اور پھر اُسے

اسی گن کی جھلک دکھائی دی۔ جس سے کیپسول فائر کیا گیا تھا اور دوسرے لمحے ایک کیپسول یکلخت گن سے نکل کر بانو کی کار کی طرف لپکتا ہوا دکھائی دیا۔ بانو نے بجلی کی سی تیزی سے کار کو سائیڈ پر کیا اور کیپسول اس کی کار کی سائیڈ سے پیچھے نکل گیا۔ اور پھر بانو کو اپنے پیچھے سڑک پر ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔

بانو نے ہونٹ بھینچ لئے اور پھر تیزی سے ہاتھ بڑھا کر پینل پر دو بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کار کے گرد براؤن رنگ کی چادریں سی چڑھ گئیں۔ اسی لمحے ایک اور کیپسول ان چادروں سے ڈائریکٹ آ کر ٹکرایا۔ بانو کی کار کو ایک جھٹکا سا لگا۔ لیکن کیپسول نے کار کو کوئی نقصان نہ پہنچایا اور وہ نیچے گر کر دھماکے سے پھٹ گیا۔ جب کہ بانو کی کار صحیح سلامت آگے نکل گئی۔

اب بانو کی کار نیلے رنگ کی کار کے بالکل عقب پر چڑھی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اسی لمحے بانو نے پینل پر ایک بٹن دبایا اور بٹن کے اوپر موجود سرخ رنگ کا بلب جلتے ہی اس نے اس کے نیچے لگا ہوا سُرخ رنگ کا بٹن دبا دیا اور اس کے آگے جاتی ہوئی نیلے رنگ کی کار یکلخت جیسے فضا میں بلند ہوئی اور پھر بُری طرح قلابازی کھاتی ہوئی سڑک کی سائیڈ پر لڑھکتی ہوئی ایک درخت کے ساتھ زور دار دھماکے سے ٹکرا گئی۔

"بو کاٹا ـــــ اب پتہ چلا بانو سے ٹکرانے کا" ـــــ بانو نے بچوں کے سے انداز میں نعرہ مارا اور پھر تیزی سے کار آگے بڑھاتی لئے

www.urdukorner.com

گئی۔ نیلے رنگ کی کار جس انداز سے قلابازی کھاتی ہوئی درخت سے ٹکرائی تھی اس کے بعد اس کے اندر موجود ایک آدمی کے بچ جانے کا بھی چانس نہ تھا۔

بانو کا انتقام پورا ہو گیا تھا۔ اس لئے اب اسے یہاں رکنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ کار دوڑاتی ہوئی آگے بڑھتی گئی اور پھر اگلے چوک سے اس نے کار کو موڑا اور ایک لمبا چکر کاٹ کر دوبارہ رانا ہاؤس والی سڑک کی طرف بڑھنے لگی۔ اب اسے عمران کا خیال آ رہا تھا اور اب وہ دل ہی دل میں بڑے خلوص سے عمران کے بچ جانے کی دعائیں مانگ رہی تھی۔ جیسے عمران اس کا انتہائی قریب ترین عزیز ہو۔ عمران کی موت یا زخمی ہونے کا تصور کرتے ہی اس کا غصہ نجانے کہاں ہوا ہو گیا تھا۔

عمران نے رانا ہاؤس میں داخل ہو کر جیسے ہی کار سے اترا۔ برآمدے میں کھڑا ہوا جوانا تیزی سے اس کی طرف بڑھا جبکہ جوزف پھاٹک بند کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"ماسٹر!۔۔۔ آپ کے لئے میں نے بہت سا سامان اکٹھا کر رکھا ہے"۔۔۔ جوانا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اچھا!۔۔۔ کیا اس سامان میں طوطے کا پنجرہ بھی ہے"۔۔۔؟ عمران نے مسکرا کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"طوطے کا پنجرہ"۔۔۔ جوانا نے حیرت بھرے انداز میں بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"ارے ریلوے والے اشتہار دکھاتے ہیں کہ قلی نے بہت سا سامان اٹھایا ہوا ہے ۔۔۔ اور سب سے اوپر طوطے کا پنجرہ ہوتا ہے۔۔۔ ظاہر ہے سامان طوطے کے پنجرے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا"۔

www.urdukorner.com

عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی اور جوانا ہنس پڑا۔

"پنجرہ تو شاید نہ ہو ۔۔۔ لیکن طوطا ضرور موجود ہے" ۔۔۔ جوانا نے عمران کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔۔۔ واہ ۔۔۔ تو آتا ہے کیا؟" ۔۔۔ عمران نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔ اور اسی لمحے وہ بڑے کمرے میں داخل ہو گیا۔

"ارے! ۔۔۔ یہ تو تم نے پوری نمائش لگا رکھی ہے" ۔۔۔ عمران کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔

"یہ تو زندہ نمائش ہے ۔۔۔ لاشوں کی نمائش تو سرکاری مُردہ خانے میں لگی ہو گی" ۔۔۔ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں ۔۔۔ کیا چکر ہے یہ" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ کمرے میں کرسیوں پر جکڑے ہوئے چھ مرد اور ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ ان میں سے عورت اور چار مرد تو بیہوش تھے۔ جبکہ دو مرد ہوش میں تھے اور پھر جوانا نے عمران کو شروع سے لے کر آخر تک تفصیل بتانا شروع کر دی۔ اور پھر اس نے براؤن اور آرتھر کا تعارف کرایا اور ساتھ ہی اس نے اس عورت کے روشی کے میک اپ میں اندر آنے اور حملہ کرنے کی تفصیل بھی بتائی۔ اور پھر بتایا کہ کس طرح اس کے چار ساتھیوں کو جوزف نے اندر ہو کر ٹریپ کیا۔

"روشی ۔۔۔ کیا جوزف کو اب نشہ ہونے لگ گیا ہے ۔۔۔ یہ کس طرف سے اُسے روشی لگ رہی تھی" ۔۔۔ عمران نے غور سے سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی عورت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! ۔۔۔ یقین کریں یہ بالکل روشی کی طرح تھی ۔۔۔ یہ تو جوانا نے اس کا میک اپ کچھ صاف کر دیا ہے ۔۔۔ ورنہ شاید آپ بھی دھوکہ کھا جاتے" ۔۔۔ پیچھے آنے والے جوزف نے جواب دیا۔

"ہونہہ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی اور گروپ ہے۔ ٹھیک ہے اس عورت کو بھی ہوش میں لے آؤ" ۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور جوانا نے تیزی سے آگے بڑھ کر اپنے بھاری ہاتھ سے عورت کا منہ اور ناک بیک وقت بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی عورت کے جسم میں کسمساہٹ سی پیدا ہوئی اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ جوانا پیچھے ہٹ گیا اور عورت کے منہ سے کراہ سی نکل گئی۔

"ہاں تو محترمہ! ۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ آپ روشی کے میک اپ میں تشریف لائی تھیں ۔۔۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ آپ تو ویسے بھی خوبصورت ہیں ۔۔۔ روشی بے چاری تو اب بوڑھی ہو گئی ہو گی"۔ عمران نے اس عورت کے ہوش میں آتے ہی مسکرا کر کہا۔

"تم عمران ہو" ۔۔۔ عورت نے بغور عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے سے ایسا اطمینان ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ دوستوں کے گروپ میں بیٹھی باتیں کر رہی ہو۔

"ماں باپ نے تو یہی نام رکھا تھا ۔۔۔ البتہ دادا مرحوم میرا نام اللہ رکھا رکھنا چاہتے تھے ۔۔۔ لیکن دادا جلد ہی مرحوم ہو گئے اس لئے یہ نام چلا نہیں" ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو! ۔۔۔ تمہارے اس حبشی ملازم نے ایک آدمی کو قتل کر دیا

www.urdukorner.com

ہے ـــ حالانکہ اس کا بظاہر اس آدمی سے کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میں اس تعلق کو معلوم کرنے یہاں عمارت میں آئی تھی ـــ میرا نام ورتھا ہے" ـــ عورت نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مشغلہ ہی قتل کرنا ہے ـــ تم کس آدمی کی بات کر رہی ہو" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"ماسٹر! ـــ یہ اس ڈان کی بات کر رہی ہے جس نے آرتھر کو فوراً اپنے پاس بلایا تھا ـــ وہ فون میں نے اٹنڈ کیا تھا چنانچہ آرتھر کو یہاں چھوڑ کر میں اس کے پاس چلا گیا اور پھر اس نے خودکشی کر لی" ـــ جوانا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس نے خودکشی نہیں کی ـــ اُسے گولی ماری گئی ہے" ـــ ورتھا نے فوراً ہی کہا۔

"اس نے خود ہی قتل کا سامان پیدا کیا تھا ـــ حالانکہ میں اسے قتل نہ کرنا چاہتا تھا ـــ اس لئے میں تو اسے خودکشی ہی کہوں گا" ـــ جوانا نے جھلاتے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مس ورتھا! ـــ پہلے اس کا فیصلہ ہو جائے کہ یہ قتل تھا ـــ یا خودکشی ـــ اس کے بعد آگے بھی مسئلہ حل کر لیں گے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تمہارا ڈان سے کیا تعلق تھا" ورتھا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"بتاؤ یار ـــ تعلق بتاؤ ـــ میں نے بتایا تو ہو سکتا ہے کہ مس ورتھا ناراض ہو جائیں" ـــ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر! ـــ اس جواب طلبی کے چکر میں آپ کیوں پڑ گئے ہیں یہ لوگ آپ کے ڈیڈی سر رحمان کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے یہ مجرم ہے ـــ اور مجرموں کی سزا موت ہے ـــ میں تو شاید اس سزا پر عمل درآمد بھی کر چکا ہوتا ـــ لیکن سر رحمان کا نام درمیان میں آنے کی وجہ سے میں نے سوچا کہ آپ کے نوٹس میں لے آؤں" جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ تو جینی اس طرح چکر چلانا چاہتی ہے ـــ اور یہ عمران سر رحمان کا بیٹا ہے" ـــ ورتھا نے جوانا کی بات سُن کر منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تو تم جینی کو لینز کے مخالف گروپ میں ہو" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ تم کیا کہہ رہے ہو" ـــ ورتھا نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔ وہ بے خیالی میں بڑبڑا گئی تھی۔ اس لئے اُسے یہ سمجھ نہ آئی تھی کہ عمران نے اس کے منہ سے جینی کا نام سُنا ہے اور ویسے بھی اُسے یہ علم نہ تھا کہ عمران جینی کو جانتا ہے۔

"ظاہر ہے ـــ اگر تم جینی کے گروپ میں ہوتیں ـــ تو تمہیں یہ علم ہوتا کہ جینی سر رحمان کو قتل کرانا چاہتی ہے ـــ اور تمہیں یہ بھی علم ہوتا کہ میں سر رحمان کا بیٹا ہوں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ کیسے علم ہوا کہ جینی سر رحمان کو قتل کرانا چاہتی ہے" ـــ ورتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"مجھے تو واقعی علم نہ تھا ــــ یہ کارنامہ جوانا نے انجام دیا ہے۔ یہ براؤن اسے ملا کر سر رحمان کو قتل کرانا ہے ــــ جوانا کبھی پیشہ ور قاتل رہ چکا ہے ــــ سر رحمان چونکہ میرے ڈیڈی ہیں اس لئے جوانا چونک پڑا ــــ وہ براؤن کو اغوا کر کے یہاں لایا اس سے اسے آرتھر کا پتہ چلا تو یہ آرتھر کو بھی اغوا کر لایا ــــ وہاں اس ڈان کا فون آیا جو آرتھر کے نام تھا لیکن سنا جوانا نے۔ چنانچہ یہ ڈان کے پاس پہنچ گیا ــــ وہاں ڈان نے خودکشی کر لی تو یہ واپس آ گیا ــــ اس کے بعد تم اس کا تعاقب کرتی ہوئی اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں پہنچ گئیں ــــ تاکہ تم پتہ چلا سکو کہ ڈان کو جوانا نے کیوں قتل کیا ہے" ــــ عمران نے پوری طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے کہاں معلوم ہوتا ہے کہ جیبنی کا ان سے تعلق ہے ــــ کیا آرتھر یا براؤن نے بتایا ہے" ــــ ورتھا نے کہا

"ان بے چاروں کو کہاں معلوم ہوگا ــــ یہ تو چھوٹی مچھلیاں ہیں یہ کارنامہ میں نے انجام دیا ہے ــــ ایک جگہ جیبنی سے ٹکراؤ ہو گیا اس سے پتہ چلا کہ اس نے ڈیڈی کو قتل کرنے کا حکم دیا ہوا ہے اور اب یہاں آ کر تمہاری نمائش دیکھی تو سلسلہ مل گیا ــــ" عمران نے کہا اور ورتھا نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے ــــ میں سمجھ گئی ــــ بہر حال میرا جیبنی سے کوئی تعلق نہیں ــــ نجانے وہ کون ہے ــــ ڈان میرے لئے کام کرتا تھا اس لئے میں یہاں آ گئی ہوں ــــ اگر تم چاہو تو میں تم

سے معافی مانگ سکتی ہوں" ــــ ورتھا نے لاتعلق سے لہجے میں کہا۔

"مانگنے کے لئے کوئی وقت کی پابندی تو نہیں ہے۔ اطمینان سے مانگ لینا ــــ پہلے تم یہ بتاؤ کہ جیبنی کا مشن کیا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں کسی جیبنی کو نہیں جانتی ــــ تو مجھے اس کے مشن کا کیا علم ہو سکتا ہے" ــــ ورتھا نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے اسے عمران کی حماقت پر جھنجھلاہٹ ہو رہی ہو۔

"ایسی صورت میں تو تم میرے لئے بے کار ثابت ہو رہی ہو۔ ٹھیک ہے جوانا ــــ یہ تمہارے شکار ہیں جو چاہو کرتے پھرو۔ میں جا رہا ہوں" ــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"سنو! ــــ اگر تم اپنے ان حبشی ملازموں کو میرے ہاتھوں ضائع نہیں کرانا چاہتے ــــ تو مجھے اور میرے ساتھیوں کو چھوڑ دو۔ تم جانو اور جیبنی ــــ میرا تم لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے" ــــ ورتھا نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اچھا ہے ــــ میرا خرچہ بچ جائے گا ــــ خوامخواہ کا خرچہ مجھ غریب پر پڑا ہوا ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دروازے میں پہنچا ہی تھا کہ جوزف اندر داخل ہوا۔

"ماسٹر! ــــ سلیمان کا فون آیا تھا ابھی ــــ وہ کہہ رہا ہے کہ آپ کی کوئی مہمان فلیٹ میں آئی ہے" ــــ جوزف نے کہا۔

"مہمان! ــــ لاحول ولا ــــ یہ مہمانوں کی تو بارش شروع ہو گئی

www.urdukorner.com

ہے ـــــ یہاں آیا ہوں تو جوانا نے اتنے سارے مہمان اکھٹے کر رکھے ہیں ـــ اب یہاں سے جانے کی سوچ ہی رہا تھا تو سلیمان کوئی مہمان فلیٹ میں سجائے بیٹھا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اس دوران جوزف نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر ـــ پھر اجازت ہے ـــ میں ان مہمانوں کو رخصت کر دوں ـــ اگر آپ کہیں تو اس لڑکی کو پوچھ گچھ کے لئے بچا لوں" ـــ جوانا نے ریوالور کا سیفٹی لاک ہٹاتے ہوئے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

"چھوڑو جوانا! ـــ کن چکروں میں پڑ گئے ہو ـــ تمہارا قتل کرنے کا کوٹا پورا ہو گیا ہو تو ان کے صرف ہاتھ پیر توڑ کر باہر سڑک پر پھینک دو ـــ اتنی گولیاں ضائع کرنے کا کیا فائدہ" ـــ عمران نے مڑ کر بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"سنو! ـــ کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تمہاری جینی سے کہاں ملاقات ہوئی ہے" ـــ خاموش بیٹھی ورتھا نے اچانک پوچھا۔

"جب تم جینی کے متعلق کچھ جانتی ہی نہیں ہو ـــ تو پھر ملاقات کہیں بھی ہوئی ہو ـــ تمہیں اس سے کیا فائدہ ہو گا" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر میں جینی کے متعلق تفصیلات تمہیں بتا دوں تو کیا تم مجھے رہا کر دو گے" ـــ؟ ورتھا نے کہا۔

"جو تفصیلات تم مجھے بتانا چاہتی ہو ـــ وہ مجھے معلوم ہیں۔

یہی بتاؤ گی کہ جینی سوئٹزرلینڈ کی سرکاری ایجنٹ ہے اور اس کا تعلق روسیاہ کی کے۔جی۔بی سے ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ورتھا کی آنکھیں بری طرح پھیلنے لگیں۔

"کک ـ کک ـ کیا مطلب ـــ؟ تم کیسے جانتے ہو ـ؟ کیا تم نے جینی پر تشدد کر کے یہ سب کچھ پوچھا ہے" ـــ؟ ورتھا کے لہجے میں یقین نہ آنے والا عنصر غالب تھا۔

"اتنی تفصیلات تو میں تمہارے متعلق بھی بتا سکتا ہوں ـ اب تم خود بتاؤ کہ کیا میں نے تم پر کوئی تشدد کیا ہے ـــ میں تو صرف تم سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ جینی یہاں کس مشن پر آئی ہے ـ کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم اس کے مخالف کیمپ میں ہو۔ اس لئے ظاہر ہے کہ تمہارا وہ مشن نہ ہو گا جو جینی کا ہے ـ لیکن اگر تم نہ بتاؤ گی ـــ تو پھر میں جینی سے پوچھ لوں گا" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم میرے متعلق کیا تفصیلات جانتے ہو" ـــ؟ ورتھا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"یہ میں جینی کو بتاؤں گا ـــ جس طرح جینی کی تفصیلات میں نے تمہیں بتا دی ہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یقین کرو مجھے جینی کے کسی مشن کا علم نہیں ہے" ـــ ورتھا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، اچانک دور سے پھاٹک کے قریب ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی اور عمران

www.urdukorner.com

جوزف اور جوانا تینوں یہ دھماکہ سنتے ہی بُری طرح چونک پڑے۔

"یہ کیا ہے" ——— عمران نے چونک کر کہا اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر نکلا۔ جوانا اور جوزف بھی اس کے پیچھے تھے۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ برآمدے تک پہنچتے، برآمدے کے قریب ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور برآمدے کا آدھا حصہ یکلخت ٹوٹ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تیز فائرنگ اور برآمدے میں مزید خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"رانا ہاؤس پر کسی پارٹی نے حملہ کر دیا ہے ——— نیچے تہہ خانے میں چلو" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور انتہائی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا واپس پلٹ کر ایک سائیڈ کمرے میں پہنچا۔ جوانا اور جوزف اس کے پیچھے تھے۔

عمران نے بجلی کی سی تیزی سے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا بٹن دبایا تو وہ چھوٹا کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کی حرکت رک گئی تو عمران اچھل کر ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچا اور اس نے کمرے کے کونے میں رکھی ہوئی ایک بڑی سی مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین کے اوپر موجود سکرین پر بجلیاں سی کوندنے لگیں۔ اور اسی لمحے سکرین پر جیسے آتش فشاں کا لاوا پھٹتا ہے اس طرح کا منظر اُبھرا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گرد کے بادل چھا گئے۔

عمران نے مشین پر لگے ہوئے ایک گول چکر کو تیزی سے گھمایا

تو سکرین پر منظر بدلا اور اس نے نیلے رنگ کی ایک کار کو تیزی سے مڑتے ہوئے دیکھا۔ کار کے کھلے دروازوں میں مختلف افراد اچھل کر سوار ہو رہے تھے۔ یہ رانا ہاؤس کے وسیع صحن کا منظر تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جینی اُسے نظر آ گئی تو اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کار ایک لمحے میں کھلے پھاٹک سے باہر نکلی اور دائیں طرف مُڑ کر غائب ہو گئی۔

"تو یہ کارنامہ جینی نے سرانجام دیا ہے" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! ——— اوپر والی ساری عمارت ہی تباہ ہو گئی ہے۔ میری شراب کا سٹاک بھی تو اسی میں تھا" ——— جوزف نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اُسے عمارت کی بجائے اپنی شراب کے سٹاک پر افسوس ہو رہا تھا۔

"ماسٹر! ——— میں شرمندہ ہوں ——— یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے ——— اگر میں انہیں یہاں نہ لے آتا تو ایسا نہ ہوتا" ——— جوانا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ارے تم دونوں رونے کیوں لگ گئے ہو ——— رانا ہاؤس رانا تہور علی صندوقی کا ہے اور وہ بڑا جاگیردار ہے۔ خود ہی بنواتا پھرے گا ——— اور جہاں تک جوزف کی شراب کے سٹاک کا تعلق ہے تو چلو شاید اس بہانے جوزف شراب پینا بند کر دے کیوں جوزف" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بب ——— بب ——— باس! ——— شش ——— شراب تو میری زن

www.urdukorner.com

ہے ۔۔۔ مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں مر جاؤں گا" ۔۔۔ جوزف نے بُر
طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یعنی اب تم بوتلوں کی بجائے نہروں کا خواب دیکھ رہے ہ
عمران نے کہا۔

"شراب کی نہریں ۔۔۔ کہاں ہیں باس ۔۔۔؟ شراب کی نہر
واہ" ۔۔۔ جوزف نے بُری طرح چونکتے ہوئے اِدھر اُدھر
دیکھتے ہوئے کہا جیسے شراب کی نہر اس کمرے میں موجود ہو۔ او
اُسے نظر نہ آ رہی ہو۔

"میں جہنم کی بات کر رہا ہوں ۔۔۔ جہاں شراب کی نہر
بہتی ہیں۔ لیکن ایک بات ہے اس شراب میں نشہ نہیں ہو
عمران نے کہا۔

"نشہ نہیں ہوتا ۔۔۔ تو وہ شراب کیا ہوئی۔ پانی ہو گیا" ۔۔۔
جوزف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے تو یہاں کی شراب پانی بن گئی ہے۔ غضب
خدا کا ۔۔۔ بلیس بلیس بوتلیں چڑھا جاتے ہو ۔۔۔ اور پھر اطمینا
سے پھرتے رہتے ہو جیسے شراب نہ ہوئی رُوح افزا کا شربت ہو
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ب ۔۔۔ ب ۔۔۔ باس ا ۔۔۔ سرور تو ہوتا ہے" ۔۔۔ جوز
نے کھیسیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ زندہ بچ گئی ہے" ۔۔۔ اچانک عمران نے چونک
کر سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جوزف اور جوانا بھی چونک

کر اس طرف دیکھنے لگے۔

سکرین پر وہ عورت پھاٹک کی طرف لڑکھڑانے والے انداز میں بھاگتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور جسم نہ صرف خاصا گرد آلود تھا بلکہ وہ زخمی بھی دکھائی دے رہی تھی۔ اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ پھاٹک سے باہر نکل کر غائب ہو گئی۔

عمران نے جلدی سے مشین کے سوئچ آف کئے اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اوپر والا حصہ تو چونکہ تباہ ہو چکا تھا اس لئے اب لفٹ تو کام نہ کر سکتی تھی۔ لیکن اوپر جانے کے لئے ایک اور راستہ موجود تھا۔ وہ تینوں ہی اس راستے سے جلد ہی اوپر پہنچ گئے۔

اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے اوپر کی عمارت کا خاصا بڑا حصہ تباہ ہو چکا تھا۔ لیکن اس میں آگ نہ لگی تھی۔ جس کمرے میں وہ تھا اور اس کے ساتھی موجود تھے وہ بھی تباہی کا شکار ہوا تھا۔ نجانے وہ کس طرح بچ نکلی تھی۔

عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر سامنے صحن کی طرف مڑ گیا۔ اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرن نزدیک آ گئے۔ اور پھر ایک گاڑی تیزی سے سائرن بجاتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ وہ ملبے کے قریب آ کر رُکی اور اس میں سے ایک پولیس آفیسر اور سپاہی گنیں سنبھالے تیزی سے نیچے اترے۔

"خبردار ۔۔۔ ہاتھ اٹھا دو ۔۔۔ ورنہ ۔۔۔" پولیس آفیسر نے

www.urdukorner.com

عمران، جوزف اور جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اگر ہمارے ہاتھ اٹھانے سے یہ عمارت دوبارہ صحیح سالم ہو سکتی ہے تو ہم ہاتھ اٹھا دیتے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے عمران صاحب ـــــ آپ! ـــــ میں نے تو آپ کو پہچانا نہ تھا" ـــــ پولیس آفیسر نے چونک کر کہا اور پھر گن نیچے کر کے وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

یہ ڈی۔ ایس۔ پی سٹی شیرازی تھا۔ پہلے یہ سر رحمان کے محکمے میں تھا۔ پھر وہاں سے پولیس میں اس کا ٹرانسفر ہو گیا تھا۔

"چلو اب تو پہچان لیا ـــــ یہی غنیمت ہے ـــــ ورنہ میں نے تو سنا ہے کہ جس کا نقصان ہو ـــــ اس کی شناخت ہی لوگ بھول جاتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ـــــ یہ عمارت آپ کی ہے ـــــ؟ اس پہ بورڈ تو رانا تہور علی صندوقی کا لگا ہوا ہے" ـــــ شیرازی نے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کبھی سیکرٹ سروس کا نام سنا ہے" ـــــ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس ـــــ ہاں! ـــــ کیوں" ـــــ؟ شیرازی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ صندوق اور صندوقی اسی قبیل کی شے ہے ـــــ اور اگر کوئی انجان آدمی اس جیسے صندوق کو کھولنے کی کوشش کرے تو

بعض اوقات یہ عام صندوق کی بجائے پینڈورا باکس یعنی صندوق بھی ثابت ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ اوہ ـــــ میں سمجھ گیا ـــــ آپ کا مقصد ہے یہ عمارت سیکرٹ سروس کی ہے ـــــ اس لئے ہم اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہ کریں" ـــــ شیرازی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یار اتنے ہی سمجھدار ہو گئے ہو تو پولیس میں کیا کرتے پھر رہے ہو ـــــ کسی یونیورسٹی میں لیکچرار لگ جاتا تھا" ـــــ عمران نے کہا اور شیرازی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب! ـــــ میں رپورٹ کر دوں گا کہ معاملہ سیکرٹ سروس کا ہے ـــــ او۔ کے" ـــــ شیرازی نے کہا اور اپنے سپاہیوں کو اشارہ کرتا ہوا تیزی سے واپس اپنی جیپ کی طرف مڑ گیا۔

"یہ اچھا ہوا کہ شیرازی خود آ گیا ـــــ ورنہ خاصا وقت لگتا" ـــــ عمران نے کہا اور پھر وہ جوزف اور جوانا کی طرف مڑا۔

"تم دونوں اس تباہ شدہ کمرے کا ملبہ ہٹا کر دیکھو ـــــ ہو سکتا ہے کہ باقی لوگوں میں سے کوئی زندہ ہو تو اسے ہسپتال بھیجا جا سکے" ـــــ عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا تباہ شدہ عمارت کی طرف مڑ گئے۔

عمران نے سوچا کہ پہلے جا کر پھاٹک بند کر دے کیونکہ اسے باہر سڑک پر خاصا بڑا مجمع نظر آ رہا تھا۔ جو اندر کے حالات جاننے کے اشتیاق میں وہاں اکٹھا ہو گیا تھا۔

www.urdukorner.com

لیکن ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک ایک سپورٹس کار انتہائی تیز رفتاری سے مڑ کر پھاٹک میں داخل ہوئی اور اسے دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ کیونکہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی بانو اسے صاف نظر آ رہی تھی ـــــ بانو نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے اس نے سیدھی کار اس کے قریب آ کر روکی۔

"ارے تم تو ٹھیک ٹھاک کھڑے ہو ـــــ میں تو سارے راستے دعائیں مانگتی آئی ہوں کہ تم زندہ بچ گئے ہو" ـــــ بانو نے کار سے نیچے اترتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زندہ اور میں ـــــ کاش بانو! ـــــ میں تمہیں اپنا دل کھول کر دکھا سکتا کہ بے چارہ کتنا زخمی ہے ـــــ زخموں سے چور چور ہے" ـــــ عمران نے ٹھیٹھ عاشقوں کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ تم پر پھر عاشقی کا دورہ پڑ گیا ہے ـــــ ارے ہاں! یہ جینی نے تو بے تحاشا یہاں دھماکے اور فائرنگ کی تھی ـــــ عمارت ساری تباہ کر دی ـــــ پھر تم کیسے زندہ بچ گئے ہو۔ اور عمران سنو! ـــــ میں نے تمہارا انتقام اس سے لے لیا ہے۔ میں نے ان کی کار الٹا کر تباہ کر دی ہے ـــــ اب پولیس والے ان کی لاشیں اٹھا رہے ہوں گے" ـــــ بانو نے یکلخت خوش ہوتے ہوئے کہا اور عمران چونک پڑا۔

"کس کی کار الٹا دی تم نے ـــــ کن کی لاشیں پولیس والے اٹھا رہے ہوں گے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جینی اور اس کے ساتھیوں کی ـــــ جنہوں نے تم پر حملہ کیا تھا" ـــــ بانو نے آنکھیں گھماتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ان سے کیسے ٹکرا گئی ـــــ اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ جینی نے اس عمارت پر حملہ کیا ہے" ـــــ؟ عمران واقعی حیران تھا۔

جواب میں بانو نے اس کے آنے کے بعد سے اس کے سائیں سے اس کے فلیٹ کا پتہ پوچھنے اور پھر وہاں سے سلیمان سے ملنے سے لے کر یہاں پہنچنے اور جینی کے حملے سے لے کر ان کے تعاقب اور پھر سپورٹس کار سے ان کی کار اٹھانے تک کے تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

"تم نے رک کر دیکھا نہیں کہ جینی اور اس کے ساتھیوں کا کیا حشر ہوا" ـــــ عمران نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت تھی وہاں رکنے کی ـــــ بس مر مرا گئے ہوں گے۔ لیکن ہاں تم بتاؤ کہ تم حویلی کے دربان کو کیا پیغام دے آئے تھے۔ اور پھر تم مجھے چھوڑ کر فرار کیوں ہو گئے تھے" ـــــ بانو کو اچانک یاد آیا تو اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ تو ان ڈائریکٹ پیغام تھا ـــــ نام جینی کا تھا لیکن شخصیت اور تھی ـــــ میرا خیال تھا کہ تم کافی ذہین ہو۔ سمجھ جاؤ گی ـــــ اور پھر اگر ہم اس طرح وہاں سے چلے آتے تو لوگ کیا کہتے کہ نواب شہریار خان کی بیٹی اس طرح ـــــ" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"اوہ یو شٹ اپ ـــــ بس تمہیں تو بکواس کرنی آتی ہے۔"

www.urdukorner.com

بانو نے اس بار مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات کا مقصد وہ سمجھ گئی تھی۔ اس لئے اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا اور شاید عمران کے اس فقرے نے اس کا سارا غصہ ختم کر دیا تھا۔

"یہ تو اصول کی بات ہے کہ شادی سے پہلے مرد بولتا ہے اور شادی کے بعد پھر مرد بیچارے کو صرف سننا ہی پڑتا ہے۔ بولنے کے کام بیوی سنبھال لیتی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ماسٹر! ——— کمرے میں موجود باقی تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ورتھا شاید اس لئے بچ گئی کہ اس کی کرسی الٹ گئی تھی اور ملبہ اس آہنی کرسی پر پڑا تھا ——— اور کرسی اُلٹنے کی وجہ سے اس کا میکنزم بھی ٹوٹ چکا تھا اس لئے ورتھا آزاد ہو گئی" ——— جوانا نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"اوکے! ——— میں اب جا رہا ہوں ——— تم دونوں ان کی لاشیں کسی گٹر میں ڈال دینا اور اپنی رہائش تہہ خانوں میں رکھو۔ جب تک یہ عمارت دوبارہ تیار نہیں ہو جاتی" ——— عمران نے کہا اور جوانا کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ بانو کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"آؤ مس بانو چلیں" ——— عمران نے کہا۔

"کہاں" ——— ؟ بانو نے چونک کر کہا۔

"کوئی میرج ہال تلاش کرتے ہیں ——— سنا ہے آجکل مولوی گواہ، چھوہارے سب کا انتظام یار لوگوں نے کرائے میں کر رکھا ہوا ہے" ——— عمران نے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو! ——— اب اگر آئندہ تم نے ایسی کوئی بات میرے سامنے کی

تو میں تمہیں گولی مار دوں گی ——— سمجھے ——— میں ایسی بکواس سننے کی عادی نہیں ہوں" ——— بانو نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایسی بکواس بند کرنے اور تمہاری شروع کرنے کا انتظام تو کرنا چاہتا ہوں" ——— عمران بھلا کہاں باز رہنے والا تھا اور بانو نے جھلائے ہوئے انداز میں کار کا رُخ پھاٹک کی طرف موڑا اور پھر پھاٹک سے باہر نکل کر اس نے کار روک لی۔

"اب کس طرف جانا ہے" ——— ؟ بانو نے کہا۔

"فی الحال تو اس طرف لے چلو ——— جہاں تم نے جینی کی کار الٹائی تھی ——— میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ صحیح اُلٹی ہے یا نہیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— تم شاید اس جینی کی موت کی تصدیق کرنا چاہتے ہو" ——— بانو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے کار ایک طرف بڑھا دی۔

www.urdukorner.com

خوفناک اور مسلسل دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی عمران اور اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر نکلے تو ورتھا نے بھی کرسی سے آزاد ہونے کی کوششیں شروع کر دیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کرسی سے نجات حاصل کر سکتی عین اس کمرے کے سامنے کی دیوار ایک خوفناک دھماکے سے اُڑ کر کمرے کی چھت سمیت ورتھا اور اس کے ساتھیوں پر گری دیوار کے دھماکے سے اُڑنے کی وجہ سے ورتھا کرسی سمیت اچھل کر پہلو کے بل نیچے فرش پر گری۔ اور کرسی اس کے اوپر آ گئی۔ دوسرے لمحے ورتھا کو یوں محسوس ہوا جیسے لاکھوں ٹن وزن کرسی کے اوپر آ گرا ہو۔ اس نے براؤن اور آرتھر دونوں کی ڈوبتی ہوئی چیخیں سنیں۔ اس کا اپنا سانس بھی اس خوفناک وزن کے نیچے جیسے رک سا گیا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ

جیسے اب اس کا اندر رکا ہوا سانس کبھی باہر نہ آ سکے گا۔ اس کا پورا جسم سانس کو باہر نکلنے کے لئے بری طرح پھڑک رہا تھا اور پھر یکلخت ورتھا کے جسم نے اس طرح حرکت کی جیسے کوئی خوفناک وحشی سانڈ پنجرہ توڑ کر باہر نکلنے کی جدوجہد کر رہا ہو۔ اور اس لاشعوری حرکت نے اچانک ایک سائیڈ پر پڑا ہوا وزن کھسکا دیا اور دوسرے لمحے ورتھا نہ صرف اس وزن کی قید سے آزاد ہو گئی بلکہ اس کا رکا ہوا سانس بھی خود بخود بحال ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی زوردار چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ چند لمحے پہلے اس کی پشت پر موجود کرسی زمین کے ساتھ جا ملی۔ لیکن ورتھا کا جسم ایک لمحہ پہلے سائیڈ سے باہر نکل چکا تھا۔ ورنہ وہ لازماً بری طرح کچلی جاتی۔

ہر طرف اندھیرا سا محسوس ہو رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے اس کی آنکھوں کی روشنی چلی گئی ہو۔ اور اسے اپنے جسم میں شدید درد کا احساس ہو رہا تھا۔

ورتھا چند لمحے فرش پر پڑی لمبے لمبے سانس لیتی رہی اور پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اب اس کی آنکھیں اندھیرے سے قدرے مانوس ہو گئی تھیں۔ اس لئے اسے کچھ کچھ دکھائی دینے لگ گیا تھا۔ دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں اب ختم ہو چکی تھیں اور ورتھا کے کانوں میں دور سے کسی کار کے چلنے اور تیزی سے موڑ کاٹ کر دور جانے کی آوازیں سنائی دیں تو اس کا اپنا شعور بھی بیدار ہو گیا۔ وہ جلدی سے چھت کے ملبے کو پھلانگتی ہوئی باہر

www.urdukorner.com

کی طرف لپکی۔ اس کے جسم میں درد کی شدید لہریں چل رہی تھیں اور دماغ پر بار بار اندھیرے سے لپکتے محسوس ہو رہے تھے۔ لیکن وہ دانت بھینچے آگے کو بڑھی جا رہی تھی۔

اب اندھیرا کافی سے زیادہ چھٹ گیا تھا اور چند لمحوں بعد وہ ایک کھلے میدان سے علاقے میں پہنچ گئی۔ اس کو سامنے کھلا ہوا پھاٹک نظر آیا تو وہ سمجھ گئی کہ وہ اس عمارت کے وسیع لان میں ہے۔ پھاٹک نظر آتے ہی وہ بے تحاشا دوڑتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھی اور پھر پھاٹک سے باہر نکل کر وہ تیزی سے مڑ کر سڑک کی سائیڈ پر دوڑنے لگی۔ اُسے اپنی حالت کا بھی احساس نہ تھا۔ باہر لوگ افراتفری کے عالم میں دوڑ بھاگ رہے تھے۔

ابھی ورتھا چند ہی قدم آگے بڑھی ہو گی کہ اچانک ایک ٹیکسی اس کے قریب آ کر رکی۔ اور ورتھا لاشعوری طور پر ٹیکسی کا دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر تقریباً گر سی گئی۔

"شش ___ شش ___ شیراز اسکوائر" ___ ورتھا نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن پھر اس کے ذہن پر اندھیروں نے مکمل طور پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد جب اس کا شعور جاگا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ ایک ہسپتال کے بستر پر پڑی ہوئی ہے اور اس کے جسم پر ہسپتال کی سفید چادر پڑی ہوئی تھی۔

"اوہ ___ یہ میں کہاں آ گئی ہوں" ___ ورتھا نے یکلخت کراہتے ہوئے کہا۔

"آپ کو ہوش آ گیا ___ شکر ہے ___ آپ لیٹی رہیئے۔ لیٹی رہیئے ___ میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں" ___ ایک نرس نے تیزی سے اس کے قریب آتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس دوڑ سی گئی۔

لیکن دوسرے لمحے ورتھا کی آنکھیں دوبارہ بند ہو گئیں۔

چند لمحوں بعد اُسے احساس ہوا کہ اس کے بازو میں چبھن سی ہو رہی ہے اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے ایک ڈاکٹر کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا۔

"مم ___ مم ___ میں کہاں ہوں" ___؟ ورتھا نے کراہتے ہوئے پوچھا۔

"آپ ہسپتال میں ہیں ___ آپ خاصی زخمی ہو گئی تھیں۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور آپ کو یہاں چھوڑ گیا تھا ___ آپ کی حالت سے اندازہ ہو رہا تھا جیسے آپ کسی ملبے کے نیچے دب کر زخمی ہوئی ہیں" ___ ڈاکٹر نے بڑے نرم لہجے میں اُسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ___ مم ___ مگر مجھے تو کچھ یاد نہیں ___ میں تو سڑک پر چل رہی تھی ___ بس مجھے اتنا یاد ہے" ___ ورتھا نے کہا۔ حالانکہ اُسے عمران کی عمارت تباہ ہونے کا پورا واقعہ یاد آ گیا تھا لیکن وہ بتاتے بتاتے یکلخت بات بدل گئی تھی۔

"آپ دماغ پر زور نہ دیجیئے۔ ___ آپ کو کافی دیر بعد ہوش آیا ہے ___ ویسے آپ اب مکمل طور پر خطرے سے باہر ہیں ایک دو روز بعد آپ کو ہسپتال سے چھٹی مل جائے گی" ___ ڈاکٹر

www.urdukorner.com

نے اس کے بازو پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد ورتھا نے اپنے جسم پر پڑی ہوئی چادر ہٹائی اور جسم کو حرکت دینی چاہی تو اسے یہ محسوس کر کے بے حد خوشی ہوئی کہ اس کا جسم مکمل طور پر صحیح حرکت کر رہا تھا۔ البتہ بازو ٹانگوں اور جسم پر جگہ جگہ بینڈیج کی گئی تھی۔ اس کے جسم پر ہسپتال کا لباس تھا۔

ورتھا اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اور پھر اس نے ادھر ادھر دیکھا دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بری طرح چونک پڑی کہ اس کے بلاک کے بالکل سامنے والے بلاک میں جینی ایک بستر پر پڑی ہوئی تھی اس کی آنکھیں بند تھیں اور ایک نرس اس کی کلائی میں انجکشن لگا رہی تھی۔

"اوہ ۔۔۔ تو جینی بھی ہسپتال پہنچ گئی ہے ۔۔۔ لیکن کیسے اور کیوں" ۔۔۔۔؟ ورتھا نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ لیٹ جائیے ۔۔۔ پلیز" ۔۔۔۔ اسی لمحے ایک نرس نے ورتھا کے قریب آکر کہا۔

"کوئی بات نہیں سسٹر! ۔۔۔ میں اس طرح زیادہ اچھا محسوس کر رہی ہوں ۔۔۔ ہاں سسٹر! ۔۔۔ یہ تو بتلائیے کہ یہ سامنے والے بلاک میں وہ جو دوسرے نمبر کے بیڈ پر مریضہ ہے ۔۔۔ یہ کب یہاں آئی ہے ۔۔۔ اور اسے کیا ہوا ہے" ۔۔۔۔ ورتھا نے جینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ دو نمبر بیڈ والی ۔۔۔ یہ ایک کار کے حادثے میں زخمی ہوئی ہے ۔۔۔ اس کے باقی ساتھی تو موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے لیکن یہ بچ گئی ہے ۔۔۔ البتہ اس کے سر پر شدید چوٹ آئی ہے اور یہ ابھی تک بیہوش ہے ۔۔۔ یہ پولیس کیس ہے" ۔۔۔ نرس نے جواب دیا۔

"یہ کب یہاں آئی ہے" ۔۔۔۔ ورتھا نے پوچھا۔

"بس آپ کے تقریباً ساتھ ہی آئی ہے ۔۔۔ دو گھنٹے ہو گئے ہوں گے ۔۔۔ ارے وہ تو ہوش میں آ رہی ہے ۔۔۔ اوہ ویری گڈ" ۔۔۔ نرس نے اچانک چونکتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے جینی کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ جینی نے واقعی آنکھیں کھول دی تھیں۔ پھر اور بھی کئی نرسیں اور ڈاکٹر اس کے قریب پہنچ گئے۔ اور انہوں نے دونوں طرف سے بستر کو گھیر لیا۔

ورتھا ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ بستر پر لیٹ گئی ڈاکٹر جب جینی کے بستر سے ہٹ گئے تو ورتھا نے گردن گھما کر دیکھا تو جینی اب پوری طرح ہوش میں تھی۔ اور سر کو گھما کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ ورتھا نے جلدی سے اپنا چہرہ مخالف سمت میں کر لیا تاکہ جینی اسے پہچان نہ سکے۔

تقریباً دس پندرہ منٹ بعد سینئر ڈاکٹر ایک نرس کے ساتھ بلاک کے راؤنڈ پر آیا۔ اس نے ورتھا سے رسمی باتیں کیں اور پھر اس نے نرس کو اشارہ کیا تو نرس نے ہاتھ میں اٹھائی ہوئی پلیٹ ڈاکٹر کی طرف بڑھا دی۔ پلیٹ میں ایک سرنج موجود تھی۔

www.urdukorner.com

"اس انجکشن سے آپ کی صحت انتہائی تیز رفتاری سے بحال ہو جائے گی" ——— ڈاکٹر نے انجکشن اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بڑے نرم انداز میں اس نے ورتھا کے بازو میں انجکشن لگانا شروع کر دیا۔

ورتھا کو بڑا سکون سا محسوس ہونے لگا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ انتہائی خوشگوار موسم میں کسی باغ میں جھولا جھول رہی ہو۔ اور پھر اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگ گئیں اُسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے کوئی اُسے تھپک تھپک کر سلا رہا ہو اس نے زبردستی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن بے سُود۔ اس کے ذہن پر آہستہ آہستہ سیاہ چادر پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ پھر اچانک ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں یوں کھل گئیں جیسے کسی نے زبردستی اس کی پلکیں ایک دوسرے سے جدا کر دی ہوں اور پھر اس کا شعور بھی جاگ اٹھا۔

دوسرے لمحے وہ یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی کیونکہ اُسے فوراً ہی احساس ہو گیا تھا کہ وہ ہسپتال کی بجائے کسی اور جگہ ہے۔ اور پھر جیسے اس کے سر پر بم سا پھٹ گیا ہو۔ کیونکہ اُٹھ کر بیٹھتے ہی اس کی نظریں ساتھ ہی لیٹی ہوئی جینی پر پڑیں جس کی بند آنکھیں آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں۔ اور وہ حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہوش میں آتی ہوئی جینی کو دیکھنے لگی۔

وہ اس وقت ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر بچھے ہوئے

قالین پر بیٹھی ہوئی تھی۔ کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا اور اس کا سامنے موجود اکلوتا دروازہ بھی بند تھا۔

اسی لمحے جینی کے حلق سے بھی حیرت بھری آواز نکلی اور وہ بھی اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

"تت ——— تت ——— تم ورتھا" ——— جینی کے حلق سے حیرت بھری آواز نکلی اور وہ بھی ایک جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

"ہاں! ——— یہ میں ہوں ورتھا ——— لیکن ہم تو ہسپتال میں تھیں پھر یہاں کیسے آ گئیں ——— اور یہ کونسی جگہ ہے" ——— ورتھا نے بھی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ——— مجھے یاد آ رہا ہے وہ ہسپتال تھا ——— ہاں! لیکن کیا تم بھی ہسپتال میں تھی" ———؟ جینی نے بھی حیرت بھرے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— میں تمہارے سامنے والے بلاک میں موجود تھی۔ تمہیں میرے سامنے ہوش آیا تھا ——— اور نرس نے بتایا تھا کہ تم کسی کار کے حادثے کے نتیجے میں ہسپتال پہنچی تھیں" ——— ورتھا نے کہا۔

"اوہ ہاں! ——— وہ بانو تھی ——— یقیناً اس نے میری کار الٹائی تھی ——— میں اس کا خون پی جاؤں گی ——— مجھے اب یاد آ رہا ہے" ——— جینی کا چہرہ یکلخت بگڑنے لگا۔

"بانو! ——— وہ کون ہے" ———؟ ورتھا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

www.urdukorner.com

"وہ ـــ وہ نواب شہریار خان کی بیٹی ہے ـــ لیکن تم ـــ تم ہسپتال کیسے پہنچ گئیں ـــ کیا ہوا تھا تمہیں" ـــ ؟ جینی بے خیالی میں بات کرتے کرتے یکلخت موضوع بدل گئی جیسے اُسے اچانک خیال آگیا ہو کہ اُسے یہ بات ورتھا کے سامنے نہیں کرنی چاہیے تھی۔

"اوہ اچھا! ـــ میں سمجھ گئی ـــ لیکن نواب شہریار خان کی بیٹی یہاں دارالحکومت میں کیسے پہنچ گئی" ـــ ؟ ورتھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم ـــ تم کیسے جانتی ہو نواب شہریار خان کو" ـــ جینی نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا اور ورتھا کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"جینی! ـــ تم کیا سمجھتی ہو کہ ورتھا سے بالا بالا ہی سب کچھ کر لو گی ـــ یہ تمہاری بھول ہے ـــ مجھے سب معلوم ہے جو کچھ تم کرتی پھر رہی ہو" ـــ ورتھا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ہوں ـــ تو یہ بات ہے ـــ لیکن یہ بتاؤ کہ تم نے جان کو ختم کر کے وہ لیبارٹری کیوں تباہ کر دی تھی" ـــ جینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ تو تمہیں یہ رپورٹ مل گئی ہے ـــ ٹھیک ہے ـــ میں سمجھ گئی ـــ بس میرا جان سے جھگڑا ہو گیا تھا اور تم جانتی ہو کہ میں غصے کی کتنی پاگل ہوں" ـــ ورتھا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے تمہارے غصے کا بھی علم ہے ورتھا! ـــ مجھے چکر دینے کی ضرورت نہیں ـــ بہرحال یہ بتاؤ کہ تم ہسپتال کیسے پہنچ گئیں" ـــ جینی نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"بس تھا ایک چکر ـــ میں ایک تباہ ہوتی عمارت کے ملبے میں دب گئی تھی" ـــ ورتھا نے کہا۔

"کک ـــ کک ـــ کیا ـــ کیا تم رانا ہاؤس میں موجود تھی۔ جس وقت وہ تباہ ہوا" ـــ ؟ جینی ورتھا کی بات سُن کر یوں اچھل پڑی جیسے اس کے جسم کو اچانک طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو۔

"تم ـــ تم رانا ہاؤس کو کیسے جانتی ہو ـــ اوہ! ـــ تو کیا یہ تباہی تمہاری وجہ سے ہوئی ہے" ـــ ؟ ورتھا کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے جینی کا ہوا تھا اور وہ دونوں اس طرح ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں جیسے انہیں ایک دوسرے کے وجود پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران واقعی ایک گہرا آدمی ہے۔ اس کے متعلق جو کچھ بتایا گیا ہے ـــ وہ واقعی سچ ہے" ـــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جینی نے بڑبڑاتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران! ـــ تو تم ان حبشیوں کے ماسٹر عمران کی بات کر رہی ہو ـــ وہ احمق سا نوجوان" ـــ ورتھا نے کہا۔

"تم کس حیثیت سے وہاں گئی تھی" ـــ ؟ جینی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اُلٹا سوال کر دیا۔

"کس حیثیت سے ـــ اوہ تو تم بھی میرے خیال میں ڈان کے

www.urdukorner.com

قتل ہونے کی وجہ سے اس کے پیچھے گئی ہو گی ـــــ اور تم نے بدلہ لینے کے لئے وہ عمارت ہی تباہ کر دی ـــــ لیکن پھر وہ بانو وہاں کیسے پہنچ گئی" ـــــ ورتھا نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ڈان! ـــــ تو کیا ڈان کو عمران نے قتل کیا ہے" ـــــ جینی بُری طرح چونک پڑی۔

"ہاں! ـــــ اس کے حبشی ملازم نے کیا ہے ـــــ مجھے سارے واقعات کا علم ہے ـــــ سچ بات تو یہ ہے کہ میں ڈان کے پیچھے گئی تھی تاکہ اس کی جگہ اپنا آدمی رکھ دوں۔ لیکن ڈان قتل ہو چکا تھا۔ اور پھر وہ حبشی نظروں میں آگیا اس کا نام جوانا ہے ـــــ میں حالات معلوم کرنے اس حبشی کا تعاقب کرتی ہوئی رانا ہاؤس تک پہنچی۔ لیکن اس حبشی اور اس کے ساتھی دوسرے حبشی نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو وہاں قید کر لیا ـــــ وہاں دو آدمی آرتھر اور براؤن بھی قید تھے۔ وہ عمران کو ماسٹر کہہ رہے تھے۔ پھر وہ احمق سا نوجوان وہاں آگیا۔ اسے تمہارے متعلق سب کچھ معلوم ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ تم سوئٹزرلینڈ کی سرکاری ایجنٹ ہو ـــــ اسی لمحے باہر سے دھماکے اور فائرنگ شروع ہو گئی۔ عمران دونوں حبشیوں سمیت باہر نکل گیا اور اس کے بعد اس کمرے کی چھت مجھ پر آگری لیکن میں مرنے سے بچ گئی اور اس تباہ شدہ عمارت سے باہر نکل آئی۔ اس کے بعد شاید میں بیہوش ہو گئی اور پھر مجھے ہسپتال میں ہوش آیا جہاں میں نے تمہیں دیکھا۔ اس کے بعد میں پھر بیہوش ہو گئی یا کر دی گئی اور اس کے بعد یہاں آنکھ کھلی ہے"۔ ورتھا نے اس بار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گئی ـــــ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ تم اندر موجود ہو ـــــ ورنہ میں اس طرح عمارت تباہ کر کے ان کا خاتمہ نہ کرتی ـــــ میں پہلے تمہیں بچانے کی کوشش کرتی ـــــ لیکن یہ ہمیں کیا ہو گیا ہے ہم ایک اجنبی جگہ پر مسلسل بولے چلی جا رہی ہیں" ـــــ اچانک بات کرتے کرتے جینی نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اسے اب ہوش آیا ہو۔

"اوہ! ـــــ مجھے بھی اب خیال آ رہا ہے ـــــ لیکن یہ کونسی جگہ ہے" ـــــ ورتھا نے بھی چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"میں سمجھ گئی ـــــ یہ عمران سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور بانو سیکرٹ سروس سے متعلق نہ بھی ہو تو عمران کی ساتھی ہے۔ اس نے سیکرٹ سروس کو اطلاع دی ہو گی ـــــ اور سیکرٹ سروس ہمیں ہسپتال سے یہاں لے آئی ہو گی" ـــــ جینی نے کہا اور ورتھا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ اُٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے جینی اور ورتھا دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

www.urdukorner.com

عمران بانو کے ساتھ جب اس جگہ پہنچا جہاں جینی کو لینے کی کار کو بانو نے الٹایا تھا تو وہاں کار اور لاشیں موجود تھیں۔ لیکن ان لاشوں میں جینی شامل نہ تھی۔ پولیس نے کار اور لاشوں کو گھیرا ہوا تھا۔

عمران نے بانو کو اشارہ کر کے کار ایک طرف رکوائی اور خود نیچے اُتر کر جائے حادثہ کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر تھوڑی سی پوچھ گچھ کے بعد اُسے معلوم ہو گیا کہ کار میں موجود ایک عورت زخمی تھی جسے سنٹرل ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔

عمران سمجھ گیا کہ جینی مری نہیں بلکہ زخمی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس نے سنٹرل ہسپتال جانے کا فیصلہ کیا اور بانو کی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"مر گئی وہ" ـــ بانو نے عمران کے بیٹھتے ہی بڑے اشتیاق آمیز

لہجے میں پوچھا۔

"عورت ہو ـــ اور اتنی جلدی مر جائے ـــ وہ صرف زخمی ہوئی ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب! ـــ کیا جینی زندہ بچ گئی ہے" ـــ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"یہی تو بتا رہا ہوں کہ کار میں موجود سب مرد مر گئے ہیں۔ لیکن عورت زندہ بچ گئی ہے ـــ نجانے اللہ تعالیٰ نے عورت ذات کو کونسی مٹی سے پیدا کیا ہے کہ مردوں کو مار کر بھی نہیں مرتی" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تمہیں خوشی ہو رہی ہے اس کے زندہ بچ جانے پر" ـــ بانو نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے ـــ ورنہ شادی کا ایک اور چانس ختم ہو جاتا۔ بہرحال اب سنٹرل ہسپتال چلو تاکہ چانس کا مکمل حشر معلوم کیا جا سکے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر وہ زندہ ہوئی تو میں اسے ہسپتال میں ہی گولی مار دوں گی"۔ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔

"یعنی دونوں چانس ختم" ـــ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب! ـــ میں سمجھی نہیں" ـــ ؟ بانو نے چونک کر پوچھا۔

"ایک تو تم عورتوں کو اُلٹی باتیں تو جلدی سمجھ آ جاتی ہیں۔ لیکن سیدھی بات سمجھ میں نہیں آتی ـــ تم اسے گولی مار دو گی تو ظاہر ہے

www.urdukorner.com

SAFDER SAEED

وہ مر جائے گی ۔۔۔ یعنی ایک چانس ختم ۔۔۔ اور تم اُسے گولی مارنے کے الزام میں پھانسی لگ جاؤ گی ۔۔۔ یعنی دوسرا چانس بھی ختم" ۔۔۔ عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ میرے سامنے اپنی یہ چونچ بند رکھا کرو مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ تم جیسے احمق سے شادی کروں گی" بانو نے بری طرح جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر سنٹرل ہسپتال چلنے کی بجائے پہلے وٹرنری ہسپتال چلو۔ کوئی نہ کوئی پاگل کتا وہاں لازماً زیر علاج ہو گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہوں! ۔۔۔ تو تم بکواس کرنے سے باز نہیں آؤ گے" ۔۔۔ بانو نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار کو یکلخت سائیڈ میں کرتے ہوئے پوری قوت سے بریک لگائے اور عمران اگر سنبھل کر نہ بیٹھا ہوتا تو لازماً اس کا سر پوری قوت سے ڈلیش بورڈ سے ٹکرا جاتا۔

"یہیں نظر آگیا ہے ۔۔۔ چلو ٹھیک ہے۔ وٹرنری ہسپتال نہ جانا پڑا ۔۔۔ ویسے مجھے تو پاگل کتے سے ڈر لگتا ہے۔ تم خود ہی جا کر کٹوا آؤ" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بانو اس بار بجائے جھلانے کے یکلخت کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تو تم مجھ سے شادی کرنے کے لئے واقعی پاگل ہو رہے ہو" ۔۔۔ بانو کے لہجے میں غرور کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"لل ۔ لیکن مجھے تو پاگل کتے تو کیا ۔۔۔ عام کتے نے بھی نہیں کاٹا" عمران نے خوفزدہ انداز میں کہا۔

"نہیں ۔۔۔ میں ابھی فیصلہ کرنا چاہتی ہوں ۔۔۔ ہاں یا ناں میں جواب دو ۔۔۔ کیا تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو یا نہیں" بانو پر ایک بار پھر جھلاہٹ کا دورہ پڑ گیا۔

"ارے ارے ۔۔۔ کچھ شرم و حیا کرو ۔۔۔ شادی کی بات اور اس طرح کھلے عام" ۔۔۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"میں کہتی ہوں ۔۔۔ ہاں یا ناں میں جواب دو ۔۔۔ ابھی اور اسی وقت" ۔۔۔ بانو نے زور سے ڈلیش بورڈ پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ جذبات کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے جولیا سے ڈر لگتا ہے" ۔۔۔ عمران نے بری طرح خوفزدہ ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"جولیا ! ۔۔۔ تم نے پہلے بھی ایک بار اس کا نام لیا تھا ۔ کون ہے یہ ۔۔۔ اور تم اس سے کیوں ڈرتے ہو" ۔۔۔ بانو اور زیادہ جھلا گئی۔

"سخت وحشی قسم کی عورت ہے ۔۔۔ اگر میں نے اس سے پوچھے بغیر ہاں کر دی ۔۔۔ تو وہ مجھے کچا چبا جائے گی ۔۔۔ اور اگر نہ کروں تو ہو سکتا ہے کہ پکا کر کھا جائے ۔۔۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ تم اس سے مل لو ۔۔۔ اس کے بعد مجھے بتاؤ کہ میں ہاں کہوں یا ناں" ۔۔۔ عمران نے بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتی ہے وہ ۔۔۔ پتہ بتاؤ ۔۔۔ میں دیکھتی ہوں کہ آخر وہ

www.urdukorner.com

کیا چیز ہے“ ۔۔۔ بانو کی ذہنی رو بدل گئی۔

”پہلے ہسپتال چلو ۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ وہ جینی زندہ بچ جائے“ ۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں ۔۔۔ بالکل پہلے اس کا خاتمہ ضروری ہے“ ۔۔۔ بانو نے کہا اور کار کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔

”کوئی اسلحہ وغیرہ ہے ۔۔۔ یا راستے سے خریدتے جائیں“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

”تم خاموش بیٹھے رہو ۔۔۔ اب اگر تم نے زبان ہلائی تو جینی سے پہلے میں تمہیں گولی مار دوں گی ۔۔۔ تم نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے“ ۔۔۔ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران اس طرح سہم کر ایک کونے میں سمٹ گیا جیسے واقعی وہ بے حد خوفزدہ ہو گیا ہو۔

چند لمحوں بعد کار سنٹرل ہسپتال کے مین گیٹ میں داخل ہو گئی اور پھر بانو نے جیسے ہی کار پارکنگ میں روکی، عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر اس طرح ہسپتال کی طرف بھاگ پڑا جیسے اگر وہ ایک لمحے کے لئے بھی رک گیا تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

عمران کو اپنے پیچھے بانو کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ چیخ چیخ کر اسے رکنے کے لئے کہہ رہی تھی۔ لیکن ظاہر ہے عمران بھلا اب کہاں رکنے والا تھا۔

وہ ہسپتال کے استقبالیہ میں داخل ہوا تو استقبالیہ پر بیٹھی ہوئی لڑکی اسے اس طرح دوڑ کر اندر آتے دیکھ کر چونک پڑی۔

”کیا بات ہے ۔۔۔ کیا ہوا“ ۔۔۔؟ استقبالیہ پر بیٹھی ہوئی لڑکی عمران کا چہرہ دیکھ کر متوحش انداز میں بولی۔

”ش ش ۔۔۔ ش ش ۔۔۔ شادی ۔۔۔ بچاؤ ۔۔۔ پلیز ۔۔۔ وہ پاگل کتا“ ۔۔۔ عمران نے اس طرح کہا جیسے وہ واقعی بری طرح گھبرایا ہوا ہو۔

”شادی ۔۔۔ پاگل کتا“ ۔۔۔ لڑکی عمران کی بات سن کر اور زیادہ بوکھلا گئی۔

اسی لمحے عمران نے دور سے دوڑتی ہوئی بانو کی طرف اشارہ کیا۔ وہ ادھر ہی آ رہی تھی۔

”دیکھو ۔۔۔ اسے روکو ۔۔۔ یہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے کہتی ہے کہ اسے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے ۔۔۔ پلیز“ ۔۔۔ عمران نے جلدی سے کہا اور پھر غڑاپ سے ساتھ والے دروازے میں گھس گیا۔

”پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ یہ تو بے حد خطرناک ہے“ ۔۔۔ لڑکی بری طرح گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر جب تک بانو کاؤنٹر تک پہنچتی۔ اس نے جلدی سے کاؤنٹر پر رکھی ہوئی گھنٹی پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔

”کہاں گیا وہ نانسنس! ۔۔۔ کہاں گیا ہے ۔۔۔ آج میں اس کا وہ حشر کروں گی“ ۔۔۔ بانو نے انتہائی تیز لہجے میں کہا وہ چونکہ غصے میں دوڑتی ہوئی آئی تھی اس لئے اس کا چہرہ پسینے سے شرابور اور آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

www.urdukorner.com

گھنٹی کی آواز سنتے ہی اسی لمحے دو گارڈ تیزی سے استقبالیہ لڑکی کے پاس پہنچے۔

"اسے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے ___ جلدی سے اسے لے جاؤ سپیشل وارڈ میں ___ جلدی" ___ لڑکی نے گارڈز کے آتے ہی بری طرح چیختے ہوئے بانو کی طرف اشارہ کیا جو اسی لمحے کاؤنٹر پر پہنچی تھی۔ اور گارڈز بانو پر اس طرح جھپٹ پڑے جیسے اگر بانو ان کے ہاتھوں سے نکل بھاگی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"کک ___ کک ___ کیا کہہ رہی ہو نانسنس ___ تمہیں پاگل کتے نے کاٹا ہو گا ___ چھوڑو مجھے ___ ورنہ میں تمہیں کچا چبا جاؤں گی" ___ بانو اس اچانک افتاد پر بری طرح بوکھلا گئی۔ لیکن گارڈز اسے بازو سے پکڑے تیزی سے سپیشل وارڈ کی طرف گھسیٹنے لگے۔

اب تو بانو کا غصے کی شدت سے برا حال ہو گیا۔ وہ بری طرح چیخنے چلانے لگی۔ اور جیسے جیسے وہ چیختی جاتی، ویسے ویسے ہی گارڈز اور وہاں موجود لوگوں کو یقین ہوتا گیا کہ واقعی اسے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے۔

بانو نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن گارڈز بھلا اس قدر سیریس کیس کو اتنی آسانی سے کیسے چھوڑ دیتے چنانچہ وہ اسے گھسیٹتے ہوئے سپیشل وارڈ کی طرف لیتے گئے۔

"شش ___ شش ___ شکریہ مس ___ لیکن وہ پاگل نہیں ہے ___ اس نے تو مجھے کہا تھا کہ پاگل کتے نے کاٹا ہے جو تم سے

شادی کروں" ___ عمران نے بانو کے جاتے ہی اس دروازے سے باہر نکلتے ہوئے جس میں وہ پہلے گھس گیا تھا بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ یہ سٹور روم تھا اس لئے عمران اس کے دروازے کے اندر کھڑا ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔

"کک ___ کک ___ کیا مطلب! ___ کیا اسے کتے نے نہیں کاٹا" ___ اب تو استقبالیہ لڑکی اور زیادہ بوکھلا گئی۔

"ارے کاٹ لیتا تو اب تک شادی نہ ہو چکی ہوتی ___ ویسے یہ بتا دوں کہ وہ نواب شہریار خان کی اکلوتی لڑکی بانو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے ہسپتال پر بھی قیامت ٹوٹ پڑے" ___ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

نواب شہریار خان کا نام سنتے ہی لڑکی کا رنگ زرد پڑ گیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ نواب شہریار خان سنٹرل ہسپتال کو عطیات دینے والوں میں نہ صرف سرفہرست ہیں بلکہ وہ ہسپتال کی اعزازی کونسل کے تاحیات صدر بھی ہیں۔ چنانچہ دوسرے لمحے وہ تیر کی طرح کاؤنٹر سے نکل کر بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی سپیشل وارڈ کی طرف لپکی۔ ساتھ ساتھ وہ لاشعوری طور پر چیختی جا رہی تھی کہ وہ پاگل نہیں ہے ___ وہ پاگل نہیں ہے" ___ اور ہسپتال کے اس حصے میں موجود ہر شخص حیرت بھرے انداز میں یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔

عمران اب بڑے مطمئن انداز میں آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ بانو کو پاگل کتے کے کاٹنے والے انجکشن لگنے سے پہلے ہی استقبالیہ لڑکی سپیشل وارڈ میں پہنچ جائے گی۔ ورنہ اسے خطرہ تھا

www.urdukorner.com

کہ ڈاکٹروں نے فوراً ہی اُسے انجکشن لگانا شروع کر دیئے ہیں۔ اور اس کے بعد ظاہر ہے بانو کا جو حشر ہونا تھا وہ اظہرمن الشمس تھا۔

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہو کر عمران سیدھا ڈاکٹر بلال کے کمرے میں پہنچ گیا۔ ڈاکٹر بلال ایمرجنسی شعبے کا انچارج تھا اور عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔

"اوہ عمران صاحب آپ اور یہاں"___ ڈاکٹر بلال اچانک اپنے سامنے عمران کو دیکھ کر بوکھلا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں ___ مجھے ایکسٹو نے بھیجا ہے ___ یہ بتاؤ کہ انگلٹن روڈ پر کار کے حادثے میں زخمی ہو کر کوئی لڑکی آئی ہے تمہارے شعبے میں"___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں ___ آئی ہے ___ لیکن وہ ابھی تک بیہوش ہے مگر اس کی حالت خطرے سے باہر ہے"___ ڈاکٹر بلال نے بھی سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے ایکسٹو کا نام درمیان میں آنے کے بعد سنجیدہ ہونا لازمی تھا۔

"کہاں ہے ___ مجھے دکھاؤ"___ عمران نے کہا اور ڈاکٹر بلال سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اور پھر وارڈ میں پہنچتے ہی عمران کی نظریں ایک بستر پر لیٹی ہوئی ورتھا پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ ورتھا کی آنکھیں بند تھیں۔

"یہ کون ہے"___ عمران نے ڈاکٹر بلال کی توجہ ورتھا کی طرف کراتے ہوئے پوچھا۔

"اسے کوئی ٹیکسی ڈرائیور چھوڑ گیا ہے یہاں ___ اس کا جسم خاصا

زخمی تھا ___ یوں لگتا تھا جیسے یہ کسی تباہ شدہ عمارت کے ملبے میں دفن رہی ہو ___ ابھی یہ بیہوش ہے ویسے اس کی حالت بھی خطرے سے باہر ہے"___ ڈاکٹر بلال نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ پھر جینی کو دیکھ کر وہ واپس پلٹا اور اس کے بعد اس نے ڈاکٹر بلال کو کہا کہ وہ کمرے سے باہر چلا جائے۔ کیونکہ اس نے سیکرٹ سروس کے سربراہ سے سرکاری بات چیت کرنی ہے تو ڈاکٹر بلال خاموشی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

چونکہ ڈاکٹر بلال کا ٹیلیفون ہسپتال ایکس چینج سے منسلک نہ تھا بلکہ ڈائریکٹ نمبر تھا اس لئے عمران کو تسلی تھی کہ بات چیت کہیں چیک نہ ہو سکے گی۔ اس نے دانش منزل کا نمبر ملایا۔

"ایکسٹو"___ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ___ میری بات غور سے سن لو۔ تفصیلات وہیں آ کر بتاؤں گا"___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی فرمایئے"___ بلیک زیرو نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اُسے ہدایات دیں کہ وہ ڈاکٹر بلال کو فون کر کے جینی کولینز اور ورتھا دونوں لڑکیوں کو دانش منزل بلوا کر انہیں سپیشل گیسٹ روم میں رکھے اور ڈاکٹر بلال سے کہہ دے کہ وہ انہیں طویل بیہوشی کے انجکشن لگا دے۔ اس کے علاوہ دانش منزل میں جب وہ پہنچیں تو انہیں ایف۔ آر بھری کے

www.urdukorner.com

انجکشن لگا دیئے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیبنی اور ورتھا کے بیڈ نمبر بلیک زیرو کو بتا دیئے۔ اور پھر رسیور رکھ کر وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔

ڈاکٹر بلال شاید راؤنڈ پر چلا گیا تھا۔ کیونکہ وہ باہر کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ ویسے اب عمران کو اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔ بلیک زیرو اب خود ہی سارا کام سنبھال لے گا۔ چنانچہ وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایک لمحے کے لیے اُسے خیال آیا کہ وہ بانو کا پتہ کر لے۔ لیکن پھر اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ کیونکہ بانو خوامخواہ گلے پڑ رہی تھی۔ اس لئے عمران سیدھا مین گیٹ سے نکل کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ باہر سے ٹیکسی حاصل کر سکے۔ لیکن ابھی وہ گیٹ تک پہنچا نہ تھا کہ اُسے اپنے پیچھے انتہائی تیز رفتاری سے آتی ہوئی کار کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز یکلخت اس کے عین پیچھے سنائی دی اور عمران نے مڑ کر دیکھنے کی بجائے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے سائیڈ میں چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے کار کے بریک لگنے کی تیز آواز سنائی دی اور عمران جب چھلانگ لگا کر سیدھا ہوا تو اس نے دیکھا کہ یہ بانو کی کار تھی۔

" تم بچ گئے ___ کاش تم نیچے آ جاتے " ___ بانو نے کار کی کھڑکی سے چیختے ہوئے کہا۔

" تو پھر تمہارا چانس ختم ہو جاتا ___ میرا کیا جاتا " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ادھر آؤ بیٹھو ___ ابھی مجھے تم سے سارا حساب چکانا ہے۔

تم نے مجھے بہت ذلیل کیا ہے " ___ بانو نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا اور عمران اس کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ بانو اب اُسے آسانی سے نہ چھوڑے گی ___ اس لئے وہ کندھے اچکاتا آگے بڑھا اور کار کی دوسری طرف سے گھوم کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

بانو کی کار نے چونکہ گیٹ کو گھیرا ہوا تھا اور دونوں طرف سے ٹریفک تقریباً رک گئی تھی اس لئے بانو نے عمران کے بیٹھتے ہی تیزی سے کار آگے بڑھائی اور پھر گیٹ کراس کر کے آگے بڑھنے کی بجائے اس نے کار سائیڈ پر روکی اور انجن بند کر کے وہ عمران کی طرف اس طرح مڑ کر بیٹھ گئی جیسے استانی کسی نالائق بچے کو سزا دینے کے لئے اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ بانو کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے۔

" مم ___ مم ___ مجھے معاف کر دو ___ مم ___ میرا کوئی قصور نہیں ہے ___ وہ لڑکی ہی پاگل تھی ___ کہتی تھی کہ مجھے پاگل کتے نے کاٹ رکھا ہے اس لئے مجھ سے شادی کر لو ___ مم مم ___ میں نے تو کہا تھا کہ بانو آ رہی ہے اس سے پوچھ لو " ___ عمران نے بُری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم نے مجھے ذلیل کرایا ہے عمران! ___ اگر وہ لڑکی میرے والد کو نہ جانتی ہوتی تو ڈاکٹر لازماً میرے پیٹ میں انجکشن لگانا شروع کر دیتے ___ وہ میری ایک بات بھی نہ سن رہے تھے "۔ بانو نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

www.urdukorner.com

"لگ جاتے تو اچھا تھا ــــ میں نے سنا ہے کہ جدید ریسرچ کے مطابق اب شادی سے پہلے عورتوں کو یہ انجکشن لازماً لگانے کے لئے قانون پاس ہو رہا ہے ــــ تاکہ مرد بیچارے شادی کے بعد کچھ دن تو سکون سے گذار سکیں ــــ ویسے ایک بات ہے بانو! ــــ اگر یہ کورس سالانہ ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے ــــ کیا خیال ہے تم اور میں مل کر اس بارے میں ایک پریس کانفرنس نہ کر دیں ــــ کیونکہ آجکل پریس کانفرنس بھی فیشن میں شامل ہو گئی ہے" ــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا بات تھی کہ بانو کا غصے سے بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔

"تم یقیناً دنیا کے سب سے بڑے اداکار بن سکتے ہو۔ ایسی اداکاری کرتے ہو کہ سارا غصہ ہی ختم ہو جاتا ہے" ــــ بانو نے اس بار کھل کھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

"خدایا تیرا لاکھ شکر ہے ــــ تم نے مس بانو کو کچھ دیر کے لئے سہی، اتنی عقل تو دے ہی دی کہ بغیر مطلب پوچھے وہ بات سمجھ گئی" ــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس جیینی کا کیا ہوا ــــ؟ میں تو غصے کے مارے واپس آ گئی اور میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں کار کے نیچے دے کر کچل دوں گی" ــــ بانو نے کہا۔

"اسے ہسپتال سے بیہوشی کے عالم میں اغوا کر لیا گیا ہے۔ اس لئے وہ چانس تو ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ــــ لیکن اب بھی

دو چانس رہ گئے ہیں ــــ تمہارا اور جولیا کا ــــ ویسے مس بانو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم دونوں ٹاس کرا دو۔ تاکہ میں بھی دنیا کے مظلوم ترین مردوں کی صف میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کر ہی لوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر جولیا کا حوالہ دیا تھا کیونکہ بانو سے جان چھڑانے کا اسے فی الحال یہی راستہ نظر آیا تھا کہ وہ اسے جولیا کے گلے ڈال کر خود فرار ہو جائے۔

"ایسا کرو کہ تم اس جولیا سے ہی شادی کر لو" ــــ بانو نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"تو کر لوں ــــ اجازت ہے" ــــ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے مجھے دکھاؤ تو سہی ــــ آخر یہ جولیا ہے کون ــــ کوئی بوڑھی میم ہو گی" ــــ بانو نے دانت پیستے ہوئے کہا اور عمران عورت کی نفسیات پر دل ہی دل میں ہنس پڑا۔

"ارے تم نے کہاں دیکھا ہے اسے" ــــ؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا واقعی وہ بوڑھی ہے ــــ پھر آخر تمہیں کیا مصیبت پڑی ہے اس سے شادی کرنے کی" ــــ بانو نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ارے تو وہ مانتی تھوڑی ہے کہ وہ بوڑھی ہے ــــ کہتی ہے کہ میری عمر صرف سولہ سال ہے ــــ یہ تو میک اپ کے جعلی سامان کی وجہ سے چہرے پر جھریاں پڑ گئی ہیں۔ اور بازاری

www.urdukorner.com

ہیئر کریمیں لگانے کی وجہ سے سر کے بال جھڑ گئے ہیں۔ اور زیادہ ورزش کرنے کے ردعمل کی وجہ سے جسم بوڑھا ہو گیا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور بانو بے اختیار ہنس پڑی اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک دیکھتے ہی عمران کو بے اختیار اپنے سر پر ایک بار پھر ہاتھ پھیرنا پڑا۔ کیونکہ چمک بتا رہی تھی کہ مذاق مذاق میں ایک اور مستقل عذاب اس کے گلے پڑنے والا ہے۔

"اب تو میں اس سے ضرور ملوں گی ـــــ کہاں ہے اس کا گھر" ـــــ بانو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بیک مرر میں بار بار اپنا چہرہ بھی دیکھتی جا رہی تھی۔

"ہاں بالکل ملو ـــــ اور ضرور ملو ـــــ میں ساتھ نہیں جاؤں گا ورنہ وہ تمہیں میرے ساتھ دیکھتے ہی گولی مار دے گی ـــــ بس ایسی ہی جذباتی عورت ہے وہ" ـــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بانو کو جولیا کے فلیٹ کا پتہ بھی بتا دیا۔

"مجھے گولی مار دے گی ـــــ اس بڑھیا کی یہ جرات ـــــ میں اس کا خون نہ پی جاؤں گی" ـــــ بانو کو ایک بار پھر غصہ آنے لگا

"ارے ارے تم خون بھی پیتی ہو ـــــ مم ـــــ مم ـــــ میرا خون تو بہت کڑوا ہے ـــــ مجھے ممی نے بچپن میں نیم کا عرق بہت پلایا ہے" ـــــ عمران نے سہمے ہوئے انداز میں کہا اور بانو ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"میں اس بوڑھی میم کی بات کر رہی ہوں" ـــــ بانو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بانو! ـــــ پلیز مجھ پر احسان کرو کہ کسی طرح میری جان اس سے چھڑا دو" ـــــ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے وہاں پہنچنے تو دو ـــــ پھر دیکھو کہ میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں ـــــ آئندہ تمہارا نام بھی لے جائے تو میرا نام بدل دینا" ـــــ بانو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری طرف سے ہاں ہو ہی گئی ـــــ خدایا تیرا شکر ہے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"کیا مطلب ـــــ کیسی ہاں" ـــــ ؟ بانو نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہی نام بدلنے والی ـــــ واہ! ـــــ کیا مہذب انداز ہے شادی کے لئے ہاں کرنے کا ـــــ میرا مطلب ہے کہ تمہارا نام بدل کر مسز علی عمران رکھا جائے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بانو نے ایک بار پھر آنکھیں نکالیں۔

"تم باز نہیں آؤ گے ان حرکتوں سے ـــــ جب میں نے ایک بار کہہ دیا ہے کہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی ـــــ نہیں کر سکتی پھر تم کیوں بار بار مجھے تنگ کر رہے ہو" ـــــ بانو نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو ـــــ تو میں مایوس ہو جاؤں" ـــــ عمران کا چہرہ یکلخت لٹک گیا اور آنکھوں کی چمک مدھم پڑ گئی۔

"ارے ارے مایوسی تو گناہ ہے" ـــــ بانو نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا ذہن واقعی عجیب و غریب تھا۔

www.urdukorner.com

گھڑی ماشہ، گھڑی تولہ۔ اور چونکہ عمران اس کی نفسیات اچھی طرح سمجھ گیا تھا اس لئے وہ اُسے اسی طرح ہی ڈیل کر رہا تھا۔

"گناہ ہے — اوہ توبہ توبہ! — اماں بی کہتی ہیں کہ گناہ گار کو دوزخ کے فرشتے آگ کے کوڑے ماریں گے — میری توبہ! میں اب بالکل مایوس نہ ہونگا — تو پھر کوئی مولوی ڈھونڈیں"۔ عمران نے آخر میں بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور بانو جواب دینے کی بجائے ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ اس کے چہرے پر عجیب سی مسرت تھی۔

"پہلے مجھے اس بوڑھی میم کے ہوش ٹھکانے لگانے دو — اس کے بعد سوچوں گی" — بانو نے کہا اور عمران نے اس انداز میں سر ہلانا شروع کر دیا جیسے اس مسئلے کا صحیح حل بھی یہی ہو۔

تھوڑی دیر بعد کار جولیا کے فلیٹ کے سامنے پہنچ گئی تو عمران نے بانو کو کار روکنے کے لئے کہا۔

"وہ دیکھو سامنے جولیا کا فلیٹ ہے — اب تم جاؤ — بس خیال رکھنا کہ زندہ سلامت واپس آجانا — ویسے اگر کہو تو میں ایمبولینس منگوا لوں" — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے کیا سمجھتے ہو عمران! — یہ تو میں تمہارا لحاظ کر جاتی ہوں ورنہ میں نے بڑے بڑے ماہرین سے مارشل آرٹ کی تربیت لی ہوئی ہے" — بانو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اُتر آئی۔

"تم بھی میرے ساتھ چلو" — بانو نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا۔

"م — م — میں — ارے نہیں — مجھے ساتھ مت لے جاؤ — ورنہ مجھے دیکھتے ہی جولیا یکلخت جوان ہو جائے گی" — عمران نے سمٹتے ہوئے کہا۔

"نہیں! — میں تمہارے سامنے اس کا حشر کرنا چاہتی ہوں" بانو نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر پہلے مجھے فون کر کے ہسپتال میں ایک بستر ریزرو کرانے کی مہلت دو" — عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو — اور سیدھی طرح کار سے اُتر کر میرے ساتھ چلو" — بانو نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا — چلو ٹھیک ہے" — عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر خود ہی کار سے اُتر آیا۔ اُسے یکلخت خیال آگیا تھا کہ بانو جس ذہن کی لڑکی ہے اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کوئی لمبا ہنگامہ ہی نہ کھڑا کر دے۔ اور پھر فوری طور پر اس کے سامنے کوئی اہم کام بھی نہ تھا۔ صرف جینی اور ورتھا سے پوچھ گچھ کرنی تھی کہ ان کا یہاں آخر مشن کیا ہے اور اس نے اس کا بندوبست پہلے ہی کر دیا تھا۔ اس نے بلیک زیرو کو ہدایات دے دی تھیں کہ ورتھا اور جینی دونوں کو الف آرتھری کے انجکشن لگا دیئے جائیں۔

ان انجکشنوں کی یہ خاصیت تھی کہ جسے بیہوشی کے عالم میں

www.urdukorner.com

لگا دیا جائے تو وہ ہوش میں آتے ہی خود بخود لاشعور میں موجود ساری باتیں اُگل دیتا ہے۔

عمران کو معلوم تھا کہ وُرتھا اور جینی ہوش میں آتے ہی جیسے ایک دوسرے کو دیکھیں گی تو پھر خود بخود ان کے منہ سے سب کچھ نکلنا شروع ہو جائے گا۔ اور ظاہر ہے سپیشل گیسٹ رُوم میں ہونے والی تمام بات چیت ٹیپ ہو جاتی ہے۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ جب وہ دانش منزل پہنچے گا تو اسے پوچھ گچھ کی ضرورت ہی نہ پڑے گی۔

چنانچہ وہ بانو کے ساتھ جولیا کے فلیٹ کی طرف چل پڑا۔ لیکن سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ کر جب اس نے دروازے پر پڑا ہوا تالا دیکھا تو اس کا منہ بن گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی دلچسپ تماشے سے اچانک محروم ہو جانے پر منہ بناتے ہیں۔

"یہاں تو تالا لگا ہوا ہے" ـــــ بانو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تالا ہے تو تالا ہی رہنے دو ـــــ بس سمجھو کہ فیصلہ ہو گیا جولیا کا چانس ختم ہو گیا ـــــ تم میرے ساتھ میرے فلیٹ پر چلو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس گندے سے فلیٹ میں ـــــ لاحول ولا ـــــ وہ بھی کوئی رہنے کی جگہ ہے ـــــ میں تو اپنے ہوٹل شبستان میں رہوں گی ـــــ تم ہی جاؤ اپنے گندے فلیٹ میں" ـــــ بانو

نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ـــــ تم ہوٹل شبستان میں رہو ـــــ میں یہاں بیٹھ کر انتظار کرتا ہوں ـــــ جیسے ہی جولیا آئے گی میں اسے لے کر اپنے فلیٹ میں چلا جاؤں گا ـــــ جولیا کو تو میرا فلیٹ بے حد پسند ہے ـــــ جولیا مجھے کہہ رہی تھی کہ کاش میں تمام عمر اس فلیٹ میں ہی رہ جاؤں" ـــــ عمران نے ایسے انداز میں کہا جیسے وہ اب بانو سے پیچھا چھڑانے کا حتمی فیصلہ کر چکا ہو۔

"اب مجھے معلوم ہو گیا ہے ـــــ تم انتہائی بدمعاش آدمی ہو۔ احمق! ـــــ تم نے مجھے بھی آوارہ سمجھ رکھا ہے" ـــــ بانو کو عمران کی توقع کے مطابق ہی غصہ آ گیا اور وہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی سیڑھیاں اترنے لگی۔

"ارے ارے ـــــ پلیز ـــــ" عمران نے اس ـــــ کے پیچھے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ! ـــــ اب مجھ سے بات بھی نہ کرنا ـــــ ورنہ گولی مار دوں گی ـــــ میں واپس حویلی جا رہی ہوں" ـــــ بانو نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ اچھل کر کار میں بیٹھی اور جب تک عمران کار تک پہنچتا، کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

"یا اللہ تو واقعی رحیم ہے ـــــ اتنی آسانی سے میرا پیچھا چھڑا دیا ـــــ ورنہ یہ تو پیر تسمہ پا کی طرح گلے ہی پڑ گئی تھی" ـــــ عمران نے وہیں سڑک پر کھڑے کھڑے دعائیہ انداز میں ہاتھ اٹھا دیئے۔

www.urdukorner.com

اور پاس سے گزرنے والے لوگ حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔

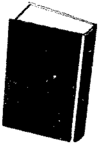

"چیف باس آپ اور یہاں" ـــــ ورتھا اور جینی دونوں کے منہ سے بیک وقت چیخی چیخی آوازیں نکلیں۔ کیونکہ کھلے دروازے سے اندر آنے والا سوئٹزرلینڈ کی ٹاپ ایجنسی کا چیف باس ڈی۔فور تھا ـــــ ڈی۔فور جو ان دونوں کا چیف باس تھا۔

"میرے پیچھے آؤ ـــــ جلدی" ـــــ ڈی۔فور کے حلق سے غراتی ہوئی آواز نکلی اور وہ ایک جھٹکے سے واپس مڑ گیا۔ ورتھا اور جینی دونوں نے ایک دوسرے کو عجیب سی نظروں سے دیکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئیں ان دونوں کے دماغ حیرت سے پھٹے پڑ رہے تھے۔ کیونکہ ڈی۔فور کی اس طرح اور اچانک یہاں آمد کو وہ ذہن کے کسی خانے میں بھی فٹ نہ کر پا رہی تھیں لیکن بہرحال ڈی۔فور ان کے سامنے تھا اس کا قدوقامت۔ چال ڈھال۔ چلنے کا انداز۔ بولنے کا انداز اور لہجہ سب

کچھ ڈی۔فور جیسا ہی تھا۔

کمرے سے باہر نکلتے ہی وہ ایک بڑے سے برآمدے میں پہنچے اور پھر برآمدہ کراس کر کے وہ عمارت کے وسیع لان میں آ گئے۔ پوری عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ برآمدے کے سامنے سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار موجود تھی۔

ڈی۔فور نے آگے بڑھ کر خود ہی کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور ان دونوں کو پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں ہپناٹزم کے کسی معمول کی طرح خاموشی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔ دوسرے لمحے کار نے حرکت کی اور پھر وہ جیسے ہی عمارت کے بڑے پھاٹک کے پاس پہنچی۔ پھاٹک خود بخود کھل گیا اور کار تیزی سے باہر نکل آئی ڈی۔فور نے کار کو دائیں طرف موڑا اور دوسرے لمحے کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ ڈی۔فور چونکہ خاموش بیٹھا ہوا تھا اس لئے وہ دونوں بھی خاموش تھیں۔ کیونکہ وہ ڈی۔فور کی عادت جانتی تھیں۔ وہ فضول باتیں کرنا قطعاً پسند نہیں کرتا تھا۔

کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ ڈی۔فور نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو دوسرے لمحے پھاٹک خود بخود کھلتا گیا اور ڈی۔فور کار اندر لے گیا۔ یہ بھی خاصی وسیع و عریض کوٹھی تھی اور پہلی عمارت کی طرح یہاں بھی کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

ڈی۔فور نے کار پورٹیکو میں روکی اور پھر خاموشی سے دروازہ

www.urdukorner.com

کھول کر نیچے اتر آیا۔ وہ دونوں بھی نیچے اتریں تو ڈی. فور نے بجائے ان سے بات کرنے کے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر عمارت کے اندر ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا۔

کمرے میں صوفے اور اونچی نشست کی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں ڈی. فور نے انہیں سامنے صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر خود بھی سامنے رکھی ہوئی اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو! ___ تم دونوں انتہائی احمق ___ ناکارہ ___ اور فضول ثابت ہوئی ہو ___ تم دونوں کو ایک ہی مشن پر علیحدہ علیحدہ اس لئے بھیجا گیا تھا تاکہ اگر کسی وجہ سے ایک مشن میں کامیاب نہ ہو سکے تو دوسری کامیاب ہو جائے ___ لیکن جو مجھے رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق تم دونوں ہی اب تک بری طرح ناکام رہی ہو ___ اس لئے مجھے فوری طور پر یہاں خود آنا پڑا ___ کیونکہ تم پاکیشیا کے خطرناک ترین انسان علی عمران سے ٹکرا گئی تھیں اور علی عمران سے ٹکرانے کا مطلب تھا کہ نہ صرف مشن میں ناکامی ___ بلکہ تم دونوں کے ساتھ ساتھ تمہارے پورے گروپ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہتھے چڑھ جاتے ___ اور پھر یہاں پہنچ کر میرا خدشہ درست ثابت ہوا ___ تم دونوں کو سیکرٹ سروس نے ہسپتال سے اغوا کر کے اس بڑی عمارت میں پہنچا دیا تھا تاکہ تم سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جا سکے ___ سوئٹزرلینڈ اور پاکیشیا کے درمیان چونکہ بہترین سفارتی تعلقات موجود ہیں اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو میرا بہترین دوست ہے ___ میں نے فوری طور

پر اس سے ملاقات کی اور اسے ایک کہانی سنا کر مطمئن کر دیا کہ یہ سب کچھ غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے ___ ورنہ تم دونوں کسی صورت بھی پاکیشیا کے خلاف کسی مشن پر نہیں آئیں ___ میں نے اسے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ میں دہشت گردی کرنے والے کچھ دہشت گردوں کے متعلق یہ اطلاعات ملی تھیں کہ وہ پاکیشیا میں دیکھے گئے ہیں ___ اس لئے تم دونوں کو یہاں ان دہشت گردوں کی گرفتاری کے لئے بھیجا گیا تھا ___ بہر حال میں نے اسے ہر طرح سے مطمئن کر دیا ہے ___ اور اس طرح مجھے اجازت مل گئی کہ میں تم دونوں کو اپنے ساتھ لے جاؤں ___ لیکن اس کے ساتھ ہی ایکسٹو نے یہ شرط لگا دی ہے کہ تم دونوں اپنے گروپس سمیت آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر پاکیشیا سے واپس چلی جاؤ ___ میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے تاکہ ہمارا اصل مشن بچ جائے"۔ ڈی. فور نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جینی اور وریتھا کو تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ ہمیں واپس بھجوا دیں گے" ___ جینی نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں! ___ مجھے وعدہ پورا کرنا ہے ___ کیونکہ میں کسی صورت بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ٹکرانا چاہتا۔ لیکن میں مشن سے بھی دستبردار نہیں ہو سکتا ___ اس لئے میں نے اس کا انتظام بھی کر لیا ہے کہ تم دونوں کی عدم موجودگی میں ایک سپیشل گروپ مشن پر کام کرتا رہے گا ___ اور تمہارے جانے

www.urdukorner.com

کی وجہ سے چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مطمئن ہو کر خاموش ہو جائے گی تو پھر تم دونوں کو دوبارہ نئے میک اپ میں اور نئی منصوبہ بندی کے ساتھ یہاں بھیج دیا جائے گا تاکہ سارا مشن مکمل رازداری کے ساتھ پورا ہو جائے" ——— ڈی۔ فورنے کہا۔

"اوہ باس! ——— واقعی یہ بہترین منصوبہ بندی ہے" ——— جینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ جبکہ ورتھا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے ——— اب تم دونوں مجھے مشن کے بارے میں اب تک ہونے والی تمام تفصیلات بتا دو ——— تاکہ اسے سامنے رکھ کر میں سپیشل گروپ کو تفصیلی ہدایات دے سکوں ——— پہلے ورتھا بتائے گی" ——— ڈی۔ فورنے اسی طرح ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس! ——— جان نے تجربہ کر لیا تھا کہ شمالی پہاڑیوں میں کے، ون کی کثیر مقدار موجود ہے ——— اور اس نے انہیں عام پتھروں سے علیحدہ کرنے کا فارمولا بھی تیار کر لیا تھا۔ لیکن وہ اس تجربے میں شدید زخمی ہو گیا ——— میں اس کے علاج کے لئے ایک ڈاکٹر کو وہاں لیبارٹری میں لے گئی ——— لیکن وہ ڈاکٹر مشکوک ہو گیا جس پر مجھے اسے قتل کرنا پڑا ——— ادھر جان اس قدر زخمی تھا کہ اس کی حالت بچنے والی نہ رہی تھی۔ وہ شدید تکلیف میں مبتلا تھا ——— اس لئے مجبوراً مجھے اسے بھی گولی مارنی پڑی ——— پھر جان کے زخموں کی نوعیت کچھ اس قسم کی تھی کہ اگر وہ سامنے آجاتے تو شناخت کے۔ ون کے متعلق انکشافات

ہو جاتے ——— اس لئے میں نے پہاڑیوں پر بنی ہوئی لیبارٹری کو آکس الیون کی مدد سے جلا کر راکھ کر دیا ——— اس کے بعد میں یہاں دارالحکومت میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں آگئی ——— لیکن یہاں آتے ہی مجھے اطلاع ملی کہ جینی کا خاص آدمی ڈان ایک ہوٹل میں دیکھا گیا ہے ——— مجھے چونکہ جینی کی یہاں آمد کا علم نہ تھا اس لئے میں حیرت زدہ رہ گئی اور پھر میں ڈان سے ملنے اس کے ہوٹل گئی تاکہ تفصیلات معلوم کر سکوں ——— لیکن وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ ڈان کو ایک حبشی نے قتل کر دیا ہے ——— میں اس حبشی کا پیچھا کرتی ہوئی ایک بڑی سی عمارت میں پہنچی لیکن وہاں مجھے اور میرے ساتھیوں کو قید کر لیا گیا ——— ان حبشیوں کا ماسٹر عمران نامی ایک نوجوان تھا اس کے آنے کے بعد ابھی میں اسے یقین ہی دلا رہی تھی کہ میں تو ایک صحافی ہوں۔ اور میں یہاں کسی بری نیت سے نہیں آئی کہ یکلخت دھماکے اور فائرنگ شروع ہو گئی ——— عمران اور اس کے حبشی ساتھی تو نکل گئے لیکن وہ کمرہ جس میں میں موجود تھی تباہ ہو گیا ——— لیکن کرسی میرے اوپر آجانے کی وجہ سے میں زخمی تو ضرور ہوئی مگر زندہ بچ گئی ——— پھر کسی نہ کسی طرح میں وہاں سے نکل کر اس عمارت سے باہر آئی اور ایک ٹیکسی میں بیٹھی ——— اس کے بعد مجھے ایک بار ہسپتال میں ہوش آیا ——— وہاں سامنے والے بلاک میں میں نے جینی کو بھی دیکھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر نے مجھے انجکشن لگایا تو میں بیہوش ہو گئی ——— اس کے بعد جب مجھے ہوش آیا

www.urdukorner.com

تو میں اسی عمارت میں جینی کے ساتھ موجود تھی جہاں سے آپ ہمیں لے آئے ہیں" ——— ورتھا نے پوری تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"ورتھا! ——— میں نے تم سے یہ تفصیلات نہیں پوچھیں کہ تم کہاں گئیں اور کس طرح ہسپتال پہنچیں ——— میں نے تم سے مشن کے بارے میں تفصیلات پوچھی تھیں ——— کے۔ وَن کے متعلق، جان کے تجربات ——— اور کے۔ وَن کو علیحدہ کرنے کے بارے میں تفصیلات بتاؤ" ——— ڈی۔ فور نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا باس! ——— جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ میرا یہاں مشن دارالحکومت سے قریبی پہاڑیوں سے کے۔ وَن کی تلاش تھا۔ جان اور میں نے اس مقصد کے لئے وہیں پہاڑیوں میں ایک ہٹ تعمیر کر کے اس کے اندر لیبارٹری قائم کر لی ——— اور پھر جان نے اپنی مخصوص صلاحیتوں کی بنا پر کے۔ وَن کو ان پہاڑیوں میں تلاش کر لیا۔ وہ پتھر محفوظ کر لئے گئے ——— لیکن اب مسئلہ تھا کے۔ وَن کو ان پتھروں سے علیحدہ کرنے کا ——— کیونکہ بظاہر کے۔ وَن کی ان پتھروں سے علیحدگی ناممکن نظر آتی تھی چنانچہ جان نے کے۔ وَن کو علیحدہ کرنے کے لئے تجربات شروع کر دیئے ——— اور پھر اس نے آکس پوائنٹ تھری کیمیکل استعمال کیا ——— لیکن تیز مقدار استعمال ہونے کی وجہ سے وہ پھٹ گیا اور جان شدید زخمی ہو گیا ——— مگر پھر اس کی موت سے پہلے میں نے اس سے کے۔ وَن کو پتھروں سے علیحدہ کرنے کا

فارمولا بھی معلوم کر لیا ——— پہلے آکس پوائنٹ ٹو کا سپرے اور اس کے بعد الیون سکس پی کا سپرے کیا جائے تو کے۔ وَن آسانی سے ان پتھروں سے علیحدہ ہو جائے گا" ——— ابھی ورتھا بول ہی رہی تھی کہ اچانک دروازے سے باہر کھٹکا سا ہوا اور ڈی۔ فور، ورتھا اور جینی تینوں بری طرح چونک پڑے۔ ظاہر ہے ورتھا خاموش ہو گئی تھی۔

"خبردار! ——— اگر کسی نے حرکت کی تو" ——— اچانک دروازے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بانو تم" ——— جینی نے بری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ دونوں ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی تھیں۔

"میں کہتی ہوں کہ تم حرکت نہ کرنا" ——— بانو نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ وہ ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ ڈی۔ فور اسی طرح دروازے کی طرف پشت کئے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اس نے ایک بار بھی مڑ کر نہ دیکھا تھا۔

"تم بھی کھڑے ہو جاؤ" ——— بانو نے اس کی پشت پر پہنچتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے ڈی۔ فور یکلخت فرش کی طرف یوں جھکا جیسے اچانک سر پر ضرب کھا کر گرا ہو اور پھر بانو چیختی ہوئی پشت کے بل فرش پر جا گری۔ ڈی۔ فور نے بڑے عجیب سے انداز میں وار کیا تھا۔ جس کرسی پر بیٹھا ہوا تھا وہ کرسی اس کے اچانک نیچے جھکتے ہی یوں فضا میں بلند ہو کر پیچھے کھڑی بانو کے جسم سے ٹکرائی تھی جیسے اس میں اچانک سپرنگ نکل آئے ہوں اور اس کرسی کی وجہ

www.urdukorner.com

سے ہی بانو جھٹکا کھا کر نیچے گری تھی۔
بانو کے نیچے گرتے ہی ورتھا اور جینی دونوں نے بیک وقت ہی اس پر چھلانگیں لگا دیں۔ ریوالور بانو کے ہاتھ سے نکل کر پہلے ہی دور جا گرا تھا۔

"ورتھا! ـــ تم ہٹ جاؤ ـــ جینی اکیلی ہی اس کے لئے کافی ہے" ـــ ڈی۔ فور نے مخصوص لہجے میں کہا اور فرش پر گری ہوئی بانو کے جسم پر چڑھی ہوئی ورتھا یکلخت اٹھ کر تیزی سے پیچھے ہٹ گئی۔

اسی لمحے جینی کی چیخ سنائی دی اور وہ یوں چیختی ہوئی الٹ کر پیٹ کے بل فرش پر گری جیسے فرش پر پڑی ہوئی بانو نے اس کے چہرے پر تیزاب پھینک دیا ہو۔

جینی کے نیچے گرتے ہی بانو اچھل کر کھڑی ہوئی اور اس نے جینی پر چھلانگ لگانی چاہی۔ لیکن درمیان میں کھڑے ڈی۔ فور کا ہاتھ اچانک گھوما اور بانو بری طرح چیختی ہوئی سائیڈ کی دیوار سے ٹکرائی اور نیچے گر گئی۔

"خبردار! ـــ ڈی۔ فور اور بانو! ـــ تم دونوں ہی ہاتھ اوپر اٹھا دو" ـــ اچانک ورتھا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس نے ڈی۔ فور کے بانو سے الجھتے ہی بھاگ کر ایک طرف پڑا بانو کا ریوالور اٹھا لیا تھا۔

"کیا کر رہی ہو ورتھا" ـــ جینی نے اٹھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ کیونکہ ورتھا کا ریوالور اپنے چیف باس کی طرف بھی اٹھا ہوا تھا۔

"ڈی۔ فور نہیں ہے یہ ـــ میں اسے پہچان گئی ہوں" ـــ ورتھا نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"ورتھا! ـــ کیا تم پاگل ہو گئی ہو" ـــ ڈی۔ فور نے غرا کر کہا۔

"ہاں! ـــ میں پہلے پاگل ہو گئی تھی ـــ لیکن اب نہیں ـــ تم کسی طور بھی ڈی۔ فور نہیں ہو سکتے ـــ ڈی۔ فور کے دائیں بازو میں یہ پیدائشی نقص ہے کہ وہ کسی صورت بھی کندھے سے اوپر نہیں اٹھ سکتا ـــ لیکن تم نے بانو پر ہاتھ چلاتے ہوئے اسے کندھے سے اوپر اٹھایا ہے" ـــ ورتھا نے تیز لہجے میں کہا اور اس بار جینی بھی بوکھلاہٹ کے سے انداز میں ناچ کر رہ گئی۔

ڈی۔ فور بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا اور بانو بھی دیوار سے ٹکرا کر اٹھنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

"کون ہو تم ـــ بتاؤ" ـــ ورتھا نے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو احمق" ـــ ڈی۔ فور نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم اب بھی مجھ پر رعب جھاڑ رہے ہو ـــ تمہاری یہ ہمت۔" ورتھا جو شاید ردعمل کے طور پر پاگل پن کے قریب پہنچ گئی تھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ لیکن ڈی۔ فور اس کے ٹریگر دباتے ہی پارے کی طرح تڑپ کر ایک طرف ہوا اور ورتھا کے ریوالور سے نکلنے والی گولی پیچھے دیوار سے جا ٹکرائی۔ پھر تو جیسے ورتھا پر واقعی دورہ سا پڑ گیا۔ وہ مسلسل ٹریگر دباتی چلی گئی لیکن ڈی۔ فور کے جسم میں بھی شاید خون کی جگہ پارہ بھرا ہوا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بھی گولی اس کے جسم کو نہ چھو سکی۔ اس دوران بانو اور جینی

www.urdukorner.com

لاشعوری طور پر سمٹ کر ایک طرف ہو گئی تھیں۔ وہ دونوں انتہائی حیرت بھرے انداز میں ڈی۔ فور کو دیکھ رہی تھیں۔

ڈی۔ فور گولیوں سے بچنے کے لئے اتنی تیزی سے حرکت کر رہا تھا کہ اس پر نظریں ہی نہ ٹھہر رہی تھیں

اور پھر اچانک ورتھا کے ریوالور سے ٹرچ کی آواز نکلی اور وہ یوں حیرت بھرے انداز میں ریوالور کو دیکھنے لگی جیسے اُسے یقین آ رہا ہو کہ ریوالور کا میگزین ختم ہو گیا ہے اور اس کی ایک بھی گولی نشانے پر نہیں لگی۔

"بس ۔۔۔ ختم ہو گیا تمہارا یہ پاگل پن ۔۔۔ اب بولو تمہیں کیا سزا دی جائے" ۔۔۔ ڈی۔ فور نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں یقین نہیں کر سکتی ۔۔۔ مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں پاگل ہو جاؤں گی" ۔۔۔ ورتھا نے کہا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت فضا میں اچھلی اور جیسے کوئی عقاب کسی پرندے پر جھپٹتا ہے اس طرح وہ اچھل کر کھلے دروازے کی دہلیز پر جا گری۔ ڈی۔ فور چونکہ دروازے سے کافی قریب تھا اور پھر شاید اُسے ورتھا کے اس طرح فرار ہونے کا تصور بھی نہ تھا اس لئے وہ بھی ورتھا کو نہ روک سکا۔

اور ورتھا پلک جھپکنے میں دروازے سے غائب ہو گئی۔ ڈی۔ فور اس کے پیچھے لپکا۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی وہ واپس کمرے میں آ گیا۔ جینی اور بانو دونوں کھڑی ایک دوسرے کو زہر بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں لیکن دونوں میں سے حرکت کوئی نہ کر رہی تھی۔

"یہ بانو اس نواب شہریار خان کی لڑکی ہے" ۔۔۔ ڈی۔ فور نے واپس آتے ہوئے جینی کے قریب پہنچ کر کہا۔

"میں آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتی ۔۔۔ پہلے آپ اپنی پوری شناخت کرائیے ۔۔۔ مشن پر بھیجنے سے پہلے آپ نے مجھ سے ایمرجنسی حالات میں بات کرنے کے لئے ایک مخصوص کوڈ طے کیا تھا ۔۔۔ وہ کوڈ بتائیے ۔۔۔ ورنہ ورتھا نے جو نشانی بتائی ہے وہ بالکل درست ہے" ۔۔۔ جینی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"بانو! ۔۔۔ تمہیں کس حکیم نے کہا تھا کہ تم اچانک یہاں آ ٹپکو" ۔۔۔ اس بار ڈی۔ فور بدلی ہوئی آواز میں بولا اور بانو کے ساتھ ساتھ جینی بھی اچھل پڑی۔

"تم ۔۔۔ تم ۔۔۔ علی عمران" ۔۔۔ ان دونوں کے حلق سے بیک آواز نکلا۔ ان دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی پڑ رہی تھیں۔

"میرے سوال کا جواب دو" ۔۔۔ عمران کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں تو اس جینی سے بدلہ لینے آئی تھی" ۔۔۔ بانو نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر لے لو بدلہ ۔۔۔ میں جا رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑا لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور جینی کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ کسی گیند کی طرح اچھل کر

www.urdukorner.com

فضا میں بلند ہوئی اور پھر مردہ چھپکلی کی طرح پٹ سے زمین پر گر گئی۔ عمران کی ہتھیلی پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑی تھی۔

جینی نیچے گرتے ہی صرف چند لمحوں کے لئے تڑپی اور اس کے بعد اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔ اور اب بانو یوں آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھ رہی تھی۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ ڈی فور واقعی وہی عمران ہو سکتا ہے جو احمق نظر آتا ہے اور جسے بانو ہر لمحے جھاڑیں پلاتی رہی تھی۔ یہاں اس نے عمران کی جو پھرتی اور مارشل آرٹ میں جو مہارت دیکھی تھی اس کا تو وہ تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔

"اٹھاؤ اسے ——— اور میرے پیچھے آؤ" ——— عمران نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اس کا موڈ بے حد آف تھا اور بانو نے بڑی فرمانبرداری سے جھک کر فرش پر بیہوش پڑی ہوئی جینی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور عمران کے پیچھے چل پڑی۔

"کیا وہ ورتھا نکل گئی" ——— بانو نے عمران کے پیچھے چلتے ہوئے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں! ——— وہ حد سے زیادہ ہی پھرتیلی ثابت ہوئی ہے۔ چند لمحوں میں ہی غائب ہو گئی ہے" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

پورٹیکو میں کار کھڑی تھی۔ عمران نے کار کی پچھلی نشست کا دروازہ کھولا اور جینی کو پچھلی سیٹ پر لٹانے کا اشارہ کیا اور بانو نے جینی کو پچھلی سیٹ پر لٹا دیا اور عمران نے دروازہ بند کر دیا۔

"اگلی سیٹ پر آ جاؤ" ——— عمران نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور پھر ڈرائیونگ پر بیٹھ گیا۔ جب کہ بانو گھوم کر سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی اور عمران نے کار کا انجن سٹارٹ کیا اور پھر کار کو بیک کر کے اس نے اسے تیزی سے موڑا اور پھر اس کا رخ پھاٹک کی طرف کر دیا۔ بانو خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم یہاں تک پہنچی کیسے" ——— عمران نے پہلی بار نرم لہجے میں پوچھا تو بانو نے لاشعوری طور پر ایک طویل سانس لیا۔

"تم ——— مم ——— میں نے بیک مرر میں تمہیں دعا مانگتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے کار سائیڈ روڈ کی طرف موڑ دی تاکہ گھوم کر واپس آ سکوں ——— لیکن اتنی دیر میں تم ایک ٹیکسی میں بیٹھ چکے تھے اور پھر میں اس ٹیکسی کا تعاقب کرتے ہوئے اس قلعہ نما عمارت میں پہنچی جہاں تم ٹیکسی سے اتر کر چلے گئے تھے ——— میں تمہارے باہر نکلنے کا انتظار کرتی رہی ——— لیکن پھر میں نے کافی دیر بعد اس کار کو عمارت سے باہر نکلتے دیکھا ——— تمہیں تو ظاہر ہے میں پہچان نہ سکتی تھی اور نہ ہی ورتھا کو میں جانتی تھی ——— البتہ جینی مجھے نظر آ گئی چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑی۔ تم نے مجھے بتایا تھا کہ جینی ہسپتال سے غائب ہو گئی ہے ——— چنانچہ میں نے سوچا کہ اب یہ مجھے نظر آ گئی ہے تو میں اس سے حساب کتاب پورا کر لوں ——— چنانچہ میں اس کی کار کا تعاقب کرتی ہوئی اس کوٹھی تک پہنچ گئی۔ پھر کوٹھی کے اندر داخل ہونے کا راستہ تلاش کرتی رہی۔ لیکن کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا ——— پھر مجھے ایک

www.urdukorner.com

گنز لائن اندر سے باہر آتی ہوئی دکھائی دی۔ چنانچہ میں اس کے ذریعے اندر آگئی ـــــ یہ لائن برآمدے کے قریب کونے میں نکلی اس طرح میں اندر پہنچ گئی ـــــ بانو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ اب سمجھا کہ وہ تھا یکلخت کیسے غائب ہو گئی ہے ـــ اس کے بھاگنے کا راستہ تم نے تیار کر رکھا تھا ـــــ وہ لازماً اس گنز لائن کے ذریعے نکل گئی ہے ـــــ اور میں دیواروں اور عقبی طرف ہی دیکھتا رہ گیا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور بانو خاموش رہی۔

"تمہاری کار کہاں ہے" ـــــ؟ اچانک عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ـــ وہ تو ـــ اسی کوٹھی کے پاس کھڑی ہے" ـــ بانو نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے ـــ تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا" ـــــ عمران نے ایک بار پھر غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کار کو سائیڈ پر کرتے ہوئے روک دیا۔

"کیا مطلب! ـــ تم نے اسے کیوں روک دیا ہے" ـــ؟ بانو نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"دروازہ کھول کر خاموشی سے نیچے اتر جاؤ ـــ اور واپس جا کر اپنی کار میں بیٹھو ـــ اور سیدھی اپنے والد کے پاس حویلی میں چلی جاؤ ـــ سمجھیں ـــ اب اگر تم دارالحکومت میں مجھے کہیں نظر آئیں تو گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ـــ عمران

کے لہجے میں یکلخت بے پناہ غراہٹ ابھر آئی۔

"مم ـــ میں ـــــ" بانو نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کچھ کہنا چاہا۔

"اترو" ـــ عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا بات تھی کہ بانو اس طرح دروازہ کھول کر نیچے اتری جیسے کسی نے اسے سیٹ سے اٹھا کر باہر کھڑا کر دیا ہو۔ دوسرے لمحے عمران نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

"آج پتہ چلا ہے کہ مذاق بھی بعض اوقات نقصان پہنچا دیتا ہے" ـــ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور پھر ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھا دیا۔

www.urdukorner.com

"دیکھو جینی کولینز! ۔۔۔ میں اگر چاہوں تو تم پر بے پناہ تشدد بھی کیا جاسکتا ہے ۔۔۔ اور تم اس کی مستحق بھی ہو ۔۔۔ کیونکہ تم نے انتہائی قیمتی عمارت پر حملہ کر کے اسے شدید نقصان پہنچایا ہے اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو قتل کرنے کی سازش کی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود میں اس لئے تم پر تشدد نہیں کرنا چاہتا کہ سوئٹزرلینڈ کے ساتھ پاکیشیا کی کوئی دشمنی نہیں ہے ۔۔۔ اور تم بہر حال سوئٹزرلینڈ کی سرکاری ایجنٹ ہو ۔۔۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا چیف باس ڈی۔ فور میرے مریدوں میں شامل ہے ۔۔۔ عمران نے سپاٹ اور سرد لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت تباہ شدہ رانا ہاؤس کے تہہ خانے میں موجود تھے۔ جینی عمران کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر موجود لوہے کے کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اسی طرح اس کے دونوں پیر بھی

کرسی کے پائے کے ساتھ جکڑ دیئے گئے تھے۔ عمران اس وقت اپنی اصل شکل میں تھا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں نے یہ عمارت ضرور تباہ کی ہے ۔ تم اس کی سزا مجھے دے سکتے ہو ۔۔۔ لیکن میں نے اس کے علاوہ اور تو کوئی جرم نہیں کیا" ۔۔۔ جینی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"بس تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ یہ کے۔ وَن کیا ہے ۔۔۔ اگر بانو عین موقع پر مداخلت نہ شروع کر دیتی تو میں ورتھا سے اس بارے میں بھی اگلوا لیتا" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے واقعی ہمیں زبردست دھوکہ دیا ہے ۔۔۔ تمہارا میک اپ قد و قامت ۔۔۔ چلنے اور بولنے کا انداز بالکل ڈی۔ فور جیسا تھا ۔۔۔ کیا تم اس کے بے حد نزدیک رہے ہو" ۔۔۔ جینی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"میرے سوال کا جواب دو جینی! ۔۔۔ یہ کے۔ وَن کیا ہے؟" عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"مجھے نہیں معلوم" ۔۔۔ جینی نے بھی ضدی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں! ۔۔۔ تو پھر تمہارا مشن کیا تھا ۔۔۔ کیا تم بھی کے۔ وَن کے لئے آئی تھیں ۔۔۔ یہ سن لو کہ ورتھا اور تم دونوں نے ہوش میں آ کر جو باتیں کی تھیں ۔۔۔ ان باتوں کا ٹیپ میں نے سنا ہے اس کے مطابق تم دونوں ایک ہی مشن پر آئی ہو ۔۔۔ لیکن تمہیں ایک دوسرے سے بے خبر رکھ کر بھیجا گیا ہے ۔۔۔ اگر ورتھا کا مشن

www.urdukorner.com

کے۔ وَن کا حصول تھا ـــــ تو تمہارا مشن بھی یقیناً یہی ہوگا ـــــ اور اب میں اس فضول بک بک سے اُکتا گیا ہوں۔ اس لئے ہاں یا نہ میں جواب دو ـــــ ورنہ میں تمہارا خاتمہ کر کے اس کے بعد ورمھا کو تلاش کروں گا اور اس کی گردن توڑ کر تم دونوں کی لاشیں ڈی۔ فور کو بطور تحفہ بھیج دوں گا" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یقین کرو ـــــ مجھے کے۔ وَن کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اور میں مشن پر بھی نہیں آئی ـــــ میں تو یہاں تفریح کے لئے آئی ہوں" ـــــ جینی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ جان دینے پر تُل گئی ہے۔

"ٹھیک ہے" ـــــ عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا پھر وہ دروازے کی طرف مڑا اور اس نے زور سے جوزف کو پکارا۔ دوسرے لمحے جوزف اس طرح دروازے میں نمودار ہوا کہ جیسے چراغ رگڑنے سے جن اچانک نمودار ہو جاتا ہے ـــــ وہ شاید پہلے سے ہی دروازے کے پاس موجود تھا

"جوزف! ـــــ جب شموٹی کے جنگل میں آگ لگتی ہے ـــــ تو مقدس دیوتاؤں کے حضور کیا قربانی پیش کی جاتی ہے" ـــــ عمران نے گہرے لہجے میں پوچھا۔

"اوہ باس! ـــــ شموٹی کی آگ ـــــ فار گاڈ سیک باس! یہ بات دوبارہ نہ دوہرانا ـــــ یہ دیوتاؤں کا سب سے بڑا قہر ہوتا ہے" ـــــ جوزف کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگا۔

"میں کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ شموٹی کے سبز درختوں

کے پتوں کے کنارے سُرخ پڑتے جا رہے ہیں ـــــ درختوں پر کوُونے والے سُرخ ٹڈے اُلٹے ہو رہے ہیں اور ـــــ" عمران کا لہجہ خوابناک ہو گیا۔

جینی حیرت بھرے انداز میں یہ عجیب و غریب ڈائیلاگ سن رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے عمران کی دماغی صحت پر شبہ ہونے لگ گیا ہو۔

"بب ـــــ بب ـــــ باس! ـــــ فار گاڈ سیک خاموش ہو جاؤ۔ ورنہ یہاں دیوتاؤں کو قربانی دینے کے لئے حسینہ کہاں سے آئے گی" ـــــ جوزف نے بُری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا

"پہلے بتاؤ کہ یہ قربانی کیسے دی جاتی ہے ـــــ اس کے بعد حسینہ بھی مہیا کر دی جائے گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"باس! ـــــ شموٹی کی آگ کا عذاب دُور کرنے کے لئے بستی کی سب سے حسین لڑکی کی قربانی دی جاتی ہے ـــــ اور یہ قربانی زندہ حسینہ کی کھال اتار کر دی جاتی ہے ـــــ لڑکی کو زمین پر لٹا کر باندھ دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کے پیروں سے اس کی کھال اتارنی شروع کی جاتی ہے ـــــ لیکن کھال بالکل صحیح سالم اترنی چاہئے ـــــ اگر اس کا ایک ٹکڑا بھی صحیح نہ اترا تو دیوتا یہ قربانی قبول نہیں کرتے" ـــــ جوزف نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا

"تم کھال اتار سکتے ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں باس! ـــــ ہمارے آباؤ اجداد کے ذمہ یہی کام تھا۔ اور میرے باپ نے مجھے بچپن سے ہی اس بات کی تربیت دی تھی۔

www.urdukorner.com

اور باس! ___ میں کھال اتارنے کے مقابلے میں پورے قبیلے میں اوّل آیا تھا" ___ جوزف نے کہا۔

"تو پھر اپنا یہ فن استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ___ میں کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ شمونی کی بڑی دلدل میں سرخ آنکھوں والے مینڈک ایک دوسرے کی دم پکڑے ہوئے ہیں" ___ عمران نے کہا۔

"بب ___ بب ___ باس آگ ___ شمونی کی آگ ___ خوفناک آگ ___ اوہ باس! ___ پورا قبیلہ ختم ہو جائے گا ___ سب تباہ ہو جائیں گے ___ اوہ باس! ___ میں اب قبیلے میں کیسے جاؤں اب تو وہاں میرے علاوہ اور کوئی کھال اتارنے والا بھی نہیں رہا" جوزف نے بری طرح چیخنا اور رونا شروع کر دیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"دیوتا ہر جگہ موجود ہوتے ہیں جوزف! ___ اس کے لئے جنگل میں جانے کی ضرورت نہیں ___ تمہیں اگر قربانی کے لئے حسینہ یہاں ہی پیش کر دی جائے تو ___ دیکھو سامنے دیکھو ___ اس میں کیا عیب ہے ___ کیا اس کی قربانی نہیں دی جا سکتی" ___؟ عمران نے سامنے کرسی پر بندھی بیٹھی جینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ اوہ باس! ___ تم گریٹ ہو ___ تم واقعی گریٹ ہو۔ یہ حسینہ واقعی بے عیب ہے ___ بالکل بے عیب ___ اوہ باس! اب قبیلہ بچ جائے گا ___ مجھے میرے باپ نے بتایا تھا کہ سفید فام

حسینہ کی قربانی دیوتا زیادہ خوش ہو کر قبول کرتے ہیں ___ باس! آج چاند کی کونسی رات ہے" ___ جوزف نے گہری اور ٹٹولتی ہوئی نظروں سے جینی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آج چاند کی بارہ ہے ___ اور تمہیں معلوم ہے کہ چاند کی بارہ کی رات کو چڑیل اپنے پر سمیٹ لیتی ہے ___ اس لئے آج قربانی کی رات ہے" ___ عمران نے کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ ___ تھینک گاڈ" ___ جوزف نے فوراً ہی پجاریوں کے سے انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ میں جا رہا ہوں ___ اب تم جانو اور تمہارے دیوتا ___ یہ سن لو کہ اگر یہ حسینہ نکل گئی تو پھر شمونی جنگل کو کوئی نہ بچا سکے گا" ___ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ عمران! ___ پلیز رک جاؤ ___ یہ تم کیا ڈرامہ کرنا چاہتے ہو" ___ اچانک جینی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یہ ڈرامہ نہیں ہے ___ مقدس رسم ہے ___ اور تم دیکھنا کہ جوزف کس طرح تمہارے جسم کی کھال اتارتا ہے ___ مجبوری ہے اس کے پورے قبیلے کی بقا کا مسئلہ ہے" ___ عمران نے مڑ کر خشک لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا دروازہ کراس کر گیا اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اب جوزف جینی کا نفسیاتی طور پر ایسا حشر کرے گا کہ جینی کے فرشتے بھی بولنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اسے اب در تھا کی فکر تھی۔ چنانچہ اس نے

www.urdukorner.com

اب سیکرٹ سروس کو ورمتھا کی تلاش کے لئے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے دانش منزل کی طرف اڑی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب! ——— یہ آخر چکر کیا ہے ——— کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے کہ آپ کرتے کیا پھر رہے ہیں" ——— دانش منزل میں پہنچتے ہی بلیک زیرو نے سوال جڑ دیا۔

"شادی کی کوشش میں لگا ہوا ہوں یار! ——— لیکن ہر چانس آخر میں آکر ختم ہو جاتا ہے" ——— عمران نے بڑے مایوس سے لہجے میں کہا۔ اور میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکا لیا۔ بلیک زیرو ہونٹ چباتا ہوا خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے اب وہ عمران کو مجبور تو نہ کر سکتا تھا کہ وہ اسے سب کچھ بتا دے۔

"یس سپیشل ڈیفنس لیبارٹری" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز ابھری۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں ——— سرداؤد سے بات کرائیے" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا! ——— ہولڈ آن کیجئے" ——— دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد سرداؤد کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"ہیلو عمران بیٹے! ——— آج کیسے یاد کر لیا" ——— سرداؤد کی آواز میں شفقت تھی۔

"دراصل مجھے آپ کا نام بھول گیا تھا ——— یاد ہی نہ آ رہا تھا ———

بس بار بار کے۔ وَن ——— کے وَن ہی ذہن پہ آ رہا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— تو اب تمہاری حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ بزرگوں کے نام ہی بھولتے جا رہے ہو ——— لیکن یہ کے۔ وَن کا کیا مطلب ہے ——— میرے نام کے ساتھ یہ کے۔ وَن کا تو کسی طرح جوڑ نہیں بنتا" ——— سرداؤد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کے۔ وَن کا کیا مطلب ہے؟ مجھے خود سمجھ میں نہیں آ رہا" ——— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم نے کے۔ وَن کا مطلب پوچھنے کے لئے فون کیا ہے۔ لیکن اس طرح میں کیا بتا سکتا ہوں" ——— سرداؤد نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جواب میں عمران نے انہیں پتھروں سے کے۔ وَن علیحدہ کرنے اور اس پر کیمیکل کے استعمال کے بارے میں ورمتھا کی بتائی ہوئی ساری باتیں بتا دیں۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو ——— مجھے اپنا نمبر بتا دو ——— مجھے اس کی تھوڑی سی چیکنگ کرنی پڑے گی اس کے بعد ہی شاید یہ سمجھ میں آئے ——— یا پھر ایسا کرو کہ شیرازی صاحب سے پوچھ لو۔ وہ ماہر معدنیات ہیں ——— انہیں شاید زیادہ معلومات ہوں" ——— سرداؤد نے جواب دیا۔

"شیرازی صاحب! ——— وہ کون ہیں" ——— ؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

www.urdukorner.com

"تم شیرازی کو نہیں جانتے ــــ بین الاقوامی شہرت کے ماہر معدنیات ہیں ــــ لیکن ہاں! ــــ وہ پاکیشیا میں رہے نہیں اس لئے تم انہیں نہیں جانتے ہو گے ــــ ویسے وہ کچھ عرصہ سے واپس آگئے ہیں ــــ اس سے پہلے وہ ایکریمیا میں رہتے تھے ان کا فون نمبر نوٹ کر لو ــــ میں ان سے بات کر کے تمہارے متعلق بتا دیتا ہوں ــــ تم تھوڑی دیر بعد انہیں فون کر لینا" ــــ سرداؤد نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــ نمبر بتا دیں" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جواب میں چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سرداؤد نے نمبر بتا دیا۔ انہوں نے شاید ڈائری دیکھ کر نمبر بتایا تھا اس لئے انہیں چند لمحے خاموش رہ کر اسے تلاش کرنا پڑا تھا۔ اور پھر عمران نے شکریہ کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"عمران صاحب! ــــ کیا اس بار معدنیات کا کوئی سلسلہ سامنے آگیا ہے" ــــ بلیک زیرو سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"تمہارا تجسس اب باقاعدہ خارش کا روپ اختیار کر گیا ہو گا اچھا ٹھیک ہے ــــ بتا دیتا ہوں" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر نواب شہریار خان کی حویلی میں جیپی کے جانے کے بعد کے واقعات سے لے کر اب تک کی باتیں بتا دیں۔

"یہ کیا مشن ہوا ــــ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا ــــ البتہ ایک بات ہے کہ یہ کے۔ون کوئی مخصوص دھات ہے جسے یہ لوگ

شمالی پہاڑیوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر اتنی سی بات ہوتی تو ایکریمیا اور روسیاہ، سوئٹزرلینڈ میں اپنے حامی ایجنٹوں کو یہاں نہ بھیجتے ــــ اور نہ اس کے لئے اتنا لمبا چوڑا چکر چلانے کی ضرورت پیش آتی ــــ یہاں ایکریمیا اور روسیاہ کے ماہرین اکثر معدنیات کے سروے پر باقاعدہ معاہدوں کے تحت آتے ہیں ــــ کے۔ون کے لئے بھی آ سکتے ہیں ــــ ظاہر ہے پہاڑیوں کو توڑنا ــــ ان سے پتھر نکال کر انہیں کیمیکل کے ذریعے علیحدہ کرنا ــــ یہ سارا کام خفیہ طور پر تو سرانجام نہیں دیا جا سکتا ــــ اس کے لئے تو بڑی بھاری مشینری اور وقت کی ضرورت ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ ورتھا نے جھوٹ بولا ہے ــــ مشن کچھ اور ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں! ــــ جس پوزیشن میں اس نے یہ سب کچھ بتایا ہے اس میں جھوٹ بولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ــــ ورتھا کو اپنے چیف باس کے سامنے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ ویسے مجھے ڈی۔فور کی اس کمزوری کا علم نہ تھا کہ اس کا بازو کاندھے سے اوپر نہیں جا سکتا" ــــ عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ کا کیا خیال ہے ــــ یہ کے۔ون کیا ہے" ــــ؟ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے ــــ لیکن میں پہلے شیرازی

www.urdukorner.com

"سے بات کر لوں" ـــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر ریسیور اٹھا کر سرداؤد کے بتاتے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ شیرازی سپیکنگ" ـــ رابطہ قائم ہونے کے بعد دو تین بار گھنٹی کی آواز سنائی دی اور پھر کسی نے ریسیور اٹھا کر کہا۔

"شیرازی صاحب! ـــ سرداؤد نے آپ کو فون کیا ہو گا۔ میرا نام علی عمران ہے" ـــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ ایک تو وہ شیرازی کی طبیعت سے واقف نہ تھا اور دوسرا مسئلہ انتہائی اہم تھا۔

"اوہ اچھا اچھا! ـــ ٹھیک ہے فرمایئے! ـــ آپ نے کیا پوچھنا ہے ـــ سرداؤد نے مجھے ابھی فون کیا تھا" ـــ شیرازی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے جواب میں کے۔ون کے متعلق مختصر تفصیلات بتا دیں۔

"دارالحکومت کی شمالی پہاڑیوں میں کے۔ون ـــ یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــ ساری پہاڑیاں میری دیکھی ہوئی ہیں۔ اور پھر کے۔ون ایسی دھات نہیں ہے جس کے لئے اتنا بڑا کھڑاک پھیلایا جائے ـــ یہ تو عام سی دھات ہے۔ بس ذرا کم ملتی ہے"۔ شیرازی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یہ کونسی دھات ہے شیرازی صاحب" ـــ عمران نے پوچھا۔

"نائٹرم جانتے ہو" ـــ شیرازی نے کہا۔

"ہاں ـــ اچھی طرح جانتا ہوں" ـــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے نائٹرم کا فارمولا بھی بتا دیا۔

"اوہ ویری گڈ ـــ تمہاری معلومات بہترین ہیں ـــ کیا تم بھی ماہر معدنیات ہو" ـــ شیرازی کے لہجے میں تعریف کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی۔

"جی نہیں! ـــ میرا نام ماہر معدنیات نہیں ـــ بلکہ علی عمران ہے" ـــ عمران باوجود کوشش کے پٹڑی سے اترنے سے باز نہ رہ سکا تھا۔

"اوہ ـــ اچھا اچھا! ـــ تو تم مذاق کر رہے تھے ـــ نائٹرم کے فارمولے کو الٹ دو تو کے۔ون بنتا ہے" ـــ شیرازی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہ آرگیم گروپ کی دھات ہوئی" ـــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بالکل ٹھیک سمجھے ہو" ـــ شیرازی نے کہا۔

"شکریہ جناب! ـــ تھینک یو" ـــ عمران نے جواب دیا اور ریسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"کیا نتیجہ نکلا ـــ کچھ مجھے تو بتایئے" ـــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے لڑکی ہوئی ہے ـــ ویسے مجھے امید بھی پہلے سے لڑکی کی ہی تھی ـــ کیونکہ مجھے یہ لیڈیز مشن لگتا ہے ـــ ہر طرف سے لڑکیاں ہی سامنے آرہی ہیں ـــ ورنہ تھا ـــ جینی

www.urdukorner.com

اور بانو" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنسنے لگا۔

"بات کو گول کرنا تو کوئی آپ سے سیکھے عمران صاحب" ——— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس یہی مسئلہ ہے کہ تم اسے چوکور کرتے رہتے ہو ——— اور میں گول ——— نتیجہ یہ کہ بات ہی آخر کار غائب ہو جاتی ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس جوانا سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی جوانا کی آواز سنائی دی۔

"جوانا ——— وہ جوزف نے جس حسینہ کی قربانی دیوتاؤں کو پیش کرنی تھی اس کا کیا حال ہے" ——— عمران نے کہا۔

"وہ جینی ——— جوزف نے اس کا بُرا حشر کر رکھا ہے ——— وہ فی الحال قربانی دینے سے پہلے کی رسومات پوری کرنے میں مصروف ہے" ——— جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو تم اسے پیغام دے دو کہ دیوتاؤں نے فی الحال شموئی جنگل میں آگ لگانے کا فیصلہ ملتوی کر دیا ہے ——— اس لئے یہ قربانی بے کار ہو گئی ہے ——— اسے جانے دو" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب ——— آپ نے جینی کو رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے" ——— بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— اب صورت حال بدل گئی ہے ——— جیسا کہ میرا

پہلے سے آئیڈیا تھا ——— یہ چکر اتنا سیدھا سادھا نہیں ہے جتنا کہ بظاہر دکھایا گیا ہے ——— کے ۔ وِن جب شمالی پہاڑیوں میں ملتا ہی نہیں تو پھر کے ۔ وِن یقیناً کوئی اور چیز ہے جسے یہ لوگ حاصل کرنا چاہتے ہیں ——— اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ لوگ اپنی مطلوبہ چیز حاصل کر لیں ——— اس کے بعد ان سے وہ چیز ہم حاصل کر کے دیکھیں گے کہ اصل کے ۔ وِن کیا چیز ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا

"تو کیا آپ ان کی نگرانی کریں گے" ——— بلیک زیرو نے کہا

"اس کی ضرورت نہیں پڑے گی ——— ان کا ٹارگٹ شمالی پہاڑیاں ہیں ——— اس لئے ہمیں ان پہاڑیوں کی نگرانی کرنی ہو گی ——— تم ایسا کرو کہ صفدر اور کیپٹن شکیل کو شمالی پہاڑیوں میں موجود ایئر فورس ٹاور میں ایڈجسٹ کرا دو ——— انہیں کہو کہ وہ اپنے ساتھ ریچ چیک سپیشل لے جائیں ——— انہیں ورمھا کا حلیہ بتا دینا ——— جینی کو تو انہوں نے پہلے ہی دیکھا ہوا ہے ——— یہ لازماً ان پہاڑیوں میں جائیں گی اور ریچ چیک سپیشل آسانی سے ان کی حرکت چیک کر لے گا۔ پھر اصل مشن کا پتہ چلے گا" ——— عمران نے کہا۔

"آپ نے بالکل درست سوچا ہے ——— اصل مشن کے لئے ان دونوں کو اطمینان ہونا چاہئے کہ انہیں کوئی چیک نہیں کر رہا ——— اور یہ کام ریچ چیک سپیشل سے آسانی سے کیا جا سکتا ہے" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم سمجھے نہیں ——— اصل مشن کا تو ان دونوں کو بھی علم نہیں ہو گا

www.urdukorner.com

اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے ــــ ڈی۔ فور کو بھی اصل مشن کا علم نہیں ہے ــــ اس نے بھی کے۔ وَن کو اصل مشن ہی سمجھ کر انہیں بھیجا ہے۔ اصل مشن کے پیچھے کوئی سُپر پاور ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"سُپر پاور ــــ لیکن اس کو اتنا بڑا کھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی" ــــ بلیک زیرو نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میرا آئیڈیا ہے اس کی ضرورت تھی تاکہ اگر ہم آگاہ بھی ہو جائیں تو کے۔ وَن کے چکر میں ہی سر پھوڑتے پھریں۔ اور پتھروں سے دھاتیں علیحدہ کرتے رہ جائیں" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آپ خود ہی تو بتا رہے تھے کہ ان میں سے ایک ایکریمیا کی ایجنٹ ہے ــــ اور دوسری روسیاہ کی ــــ پھر ان دونوں کو بیک وقت بھیجنے کا مقصد کیا ہوا" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو مجھے کھٹک رہی ہے ــــ جہاں تک میرا خیال ہے ان میں جیتی ــــ اوہ ــــ اوہ" ــــ اچانک عمران بوکھلا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا" ــــ ؟ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

لیکن عمران اُسے کوئی جواب دینے کی بجائے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا آپریشن روم سے نکل کر لائبریری کی طرف دوڑ پڑا۔ اور بلیک زیرو حیرت بھرے انداز میں اُسے اس طرح دوڑتا ہوا دیکھتا رہ گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سُرخ رنگ کی ایک فائل تھی اور چہرے پر بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔ وہ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ کر فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کی اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"تو بھئی یہ مسئلہ حل ہو گیا ــــ میری خود سمجھ میں یہ چکر نہ آ رہا تھا کہ اچانک مجھے اس فائل کا خیال آ گیا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بلیک زیرو نے خاموشی سے فائل اپنی طرف کھسکائی اور پھر اُسے کھول کر پڑھنے لگا۔

"اس میں تو روسیاہ کے خلائی جہاز کے شمالی پہاڑیوں میں گرنے کی تفصیلات درج ہیں ــــ اور یہ پچھلے سال کا واقعہ ہے۔ تو کیا یہ اس جہاز کو تلاش کرنا چاہتے ہیں" ــــ ؟ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاز کا ملبہ تو انہی دنوں اٹھا لیا گیا تھا ــــ اصل چکر اور ہے اس جہاز میں روسیاہ نے ایک بالکل نیا ایندھن استعمال کیا تھا۔ جسے انہوں نے کنگ کا نام دیا تھا ــــ یہ ایندھن انتہائی معمولی مقدار میں استعمال کرنے کے باوجود اس خلائی جہاز کو سینکڑوں سال تک گردش میں رکھا جا سکتا تھا ــــ دوسرے لفظوں میں کنگ ایٹمی توانائی سے کروڑوں بلکہ اربوں گنا زیادہ طاقتور ایندھن تھا۔ اور اس جہاز میں اسے پہلی بار استعمال کیا گیا تھا ــــ اور اس کی تیاری میں روسیاہ کے سائنسدانوں کو بیس سال محنت کرنی پڑی تھی۔

www.urdukorner.com

اس خلائی جہاز میں اسے آزمائشی طور پر استعمال کیا جا رہا تھا کہ ایک اور فنی خرابی کی وجہ سے یہ جہاز تباہ ہو گیا ——— ایکریمیا کو بھی اس ایندھن کی سُن گُن تھی اور وہ بھی اس کی تفصیلات معلوم کرنے کے چکر میں تھا۔ لیکن اس جہاز کے گرتے ہی روسیاہ کے ایجنٹ فوری حرکت میں آ گئے اور انہوں نے ملبے کے ساتھ ساتھ اس ایندھن کا باکس بھی حاصل کر کے واپس روسیاہ بھجوا دیا ——— لیکن یہ باکس شائد کچھ کریک ہو گیا تھا اور اس ایندھن کی معمولی مقدار پہاڑیوں میں گر کر ضائع ہو گئی ——— اس بارے میں ایک علیحدہ رپورٹ اس فائل میں موجود ہے اس نئے ایندھن کو کوڈ ورڈز میں کے۔ وَن کہتے ہیں اور ایکریمیا اب اس کے۔ وَن کی اس معمولی سی مقدار کو حاصل کرنا چاہتا ہے جو پہاڑی پتھروں میں مل گئی ہو گی ——— چنانچہ اب بات سمجھ میں آ رہی ہے ——— بین الاقوامی ماہر معدنیات جان کو یہاں باقاعدہ خفیہ لیبارٹری کھول کر دی گئی تاکہ وہ ان پتھروں کو شناخت کر سکے جن میں کے۔ وَن شامل ہو چکا ہے اور اس کے بعد کے۔ وَن کو ان سے علیحدہ کرنے کا پروسیس پورا کرے ——— اور پھر یہ کے۔ وَن ایکریمیا پہنچ جائے گا یہاں اس پر ریسرچ شروع ہو جائے گی ——— لیکن روسیاہ کو بھی اس مشن کا پتہ چل گیا۔ چونکہ وہ یہ ظاہر نہ کرنا چاہتے تھے کہ کے۔ وَن کی کوئی مقدار وہاں موجود ہے اس لئے انہوں نے نیا کھیل کھیلا اور اپنی ڈبل ایجنٹ کو یہاں بھجوا دیا تاکہ اگر کے۔ وَن حاصل ہو جائے تو وہ یکلخت حملہ کر کے اسے ایکریمین ایجنٹ سے

حاصل کر کے روسیاہ بھجوا دے ——— اور چونکہ دونوں ہی سُپر پاورز ایک دوسرے کو اندھیرے میں رکھنا چاہتی تھیں اس لئے سوئٹزرلینڈ جیسے غیر جانبدار ملک کے ایجنٹوں کو سامنے لایا گیا ——— دونوں کا مشن کے۔ وَن کا ہی حصول ہے لیکن مقاصد علیحدہ علیحدہ ہیں انہیں بھی اصل بات سے لاعلم رکھا گیا ہے ——— اصل بات جان جانتا تھا جسے شائد جان بوجھ کر ہلاک کر دیا گیا ہے تاکہ یہ راز راز ہی رہے" ——— عمران نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی ——— یہ تو بہت گہری سازش ہے ——— لیکن یہ جینی ادھر نواب شہریار خان کی حویلی میں کیوں ڈیرہ جمانا چاہتی تھی ——— ؟ بلیک زیرو نے کہا۔

"نواب شہریار خان اور بانو کے روپ میں وہ آسانی سے وَرتھا کی تمام کارروائیاں چیک کرا سکتی تھی بغیر سامنے آئے ——— لیکن اس سے حماقت یہ ہوئی کہ وہ ہوٹل شبستان کے سبزہ زار کی افتتاحی پارٹی میں جو لیا اور اس کے ساتھیوں سے ٹکرا گئی اور پھر تنویر نے اس کی گفتگو چیک کی ——— اس طرح حویلی پر قبضہ کرنے کی بات سامنے آ گئی اور اس کے بعد یہ سارا معاملہ ہی الجھتا چلا گیا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے الجھنا ہی تھا ——— آپ سے جو ٹکراؤ ہو گیا جینی کا" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"مجھ سے زیادہ کام جوانا نے کیا ہے ——— جینی نے نواب

www.urdukorner.com

شہر یار خان کے ساتھ ساتھ دوسرے بڑے جاگیردار سر رحمان کا خاتمہ بھی کرنا چاہا ۔۔۔ تاکہ وہ اطمینان سے ساری صورت حال کو کنٹرول کر سکے ۔۔۔ اور پھر یہی چکر الٹا اس کے گلے میں فٹ ہو گیا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو اب کیا کرنا ہے ۔۔۔ کیا صفدر اور کیپٹن شکیل کو وہاں بھجوانا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب اس کی ضرورت نہیں ۔۔۔ ورتھا نے جان کو قتل کیا ہے تو لازماً ورتھا کو اس جگہ اور ان پتھروں کا پوری طرح علم ہو چکا ہے کہ وہ کہاں موجود ہے ۔۔۔ اسے شاید جیبنی کے متعلق سن گن مل گئی تھی اس لئے وہ رک گئی اور اس نے پہلے جیبنی کا خاتمہ کرنے کی پلاننگ کی۔ اس لئے وہ اس کے آدمی ڈان کے پاس گئی تھی ۔۔۔ لیکن پھر وہ جوانا کے چکر میں پھنس کر الجھ گئی ۔۔۔ اب مجھے الٹا چکر چلانا پڑے گا۔ تب یہ سارا معاملہ سیدھا ہو گا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"الٹا چکر کیسے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"الٹا چکر بھی نہیں جانتے ۔۔۔ بس میرا الٹا لٹکا دیا۔ اسے الٹا چکر کہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے بعد اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کوئی فیصلہ کر چکا ہے۔

"جولیا سپیکنگ" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیا! ۔۔۔ ایک لڑکی کا حلیہ نوٹ کرو ۔۔۔ تم نے اس کو تلاش کرنا ہے اور اپنے تمام ممبرز کو اس کی تلاش میں لگا دو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ورتھا کا حلیہ۔ قد و قامت اور مخصوص نشانیاں بتا دیں۔

"ٹھیک ہے سر! ۔۔۔ میں ابھی اس مشن پر کام شروع کر دیتی ہوں۔ لیکن سر! ۔۔۔ اس کی تلاش کے بعد کیا صرف اس کی نگرانی کرنی ہے یا کوئی مزید حکم بھی ہے" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تم نے صرف نگرانی کرنی ہے اور سنو ۔۔۔ وہ لڑکی سوئٹزرلینڈ کی سیکرٹ ایجنٹ ہے اس لئے نگرانی انتہائی ہوشیاری سے ہونی چاہیے" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر! ۔۔۔ ایسا ہی ہو گا" ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور دوسرے لمحے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب آپ فلیٹ پر جائیں گے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے بھی احتراماً کرسی سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! ۔۔۔ فی الحال میں وہیں جا رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

www.urdukorner.com

عمران کے کار آگے بڑھا لے جانے کے بعد بانو کو عمران پر
اس قدر غصہ آیا کہ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ لپک کر کار تک پہنچے ا
اس کی گردن مروڑ دے۔ لیکن ظاہر ہے عمران تو جا چکا تھا۔ و
چند لمحے وہیں کھڑی پیر پٹختی رہی پھر واپس مڑی۔ اسی لمحے ایک
خالی ٹیکسی اس کے قریب آکر رکی تو اس نے جلدی سے پچھلی نشست
کا دروازہ کھولا اور اچھل کر ٹیکسی میں سوار ہو گئی۔ اور ساتھ ہی اس
نے ٹیکسی ڈرائیور کو اس کوٹھی کا پتہ دیا جہاں سے وہ عمران کے سا
آئی تھی۔ اس کی کار وہیں موجود تھی۔ اور ظاہر ہے اب اسے اپ
کار تک پہنچنا تھا۔

ٹیکسی نے چند لمحوں بعد اسے اس کوٹھی تک پہنچا دیا۔ اس کی ک
اس کوٹھی کی سائیڈ گلی میں کھڑی تھی۔ بانو ٹیکسی سے اتر کر تیز تیز قد
اٹھاتی کار کی طرف بڑھی لیکن ابھی وہ کار تک پہنچی ہی تھی کہ اچانک

اس نے اپنی کار سٹارٹ ہونے کی آواز سنی تو وہ بری طرح چونک پڑی۔ اسی لمحے اس کی کار کمان سے نکلنے والے تیر کی طرح آگے بڑھی اور پھر ابھی بانو چیخنے کے لئے منہ کھول ہی رہی تھی کہ کار یکلخت اس کے قریب سے مڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ بانو نے جب ڈرائیونگ سیٹ پر ورتھا کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو وہ حیرت کی شدت سے چیخنا ہی بھول گئی۔ لیکن دوسرے لمحے اسے اپنی سپورٹس کار کا خیال آیا تو وہ غصے کے مارے ناچ اٹھی۔ اس نے تیزی سے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے دور دور تک کوئی ٹیکسی نظر نہ آئی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کی نظریں ایک کوٹھی کے گیٹ پر کھڑے ہوئے ایک ہیوی موٹر سائیکل پر پڑ گئیں۔ موٹر سائیکل سوار اسے سائیڈ میں کھڑا کر کے کال بیل بجانے کے لئے آگے بڑھا موٹر سائیکل کا انجن سٹارٹ تھا۔

بانو یکلخت تیر کی طرح اس موٹر سائیکل کی طرف لپکی نوجوان موٹر سائیکل سوار بانو کے دوڑنے کی آواز سن کر تیزی سے مڑا اور پھر بانو کو اس طرح دوڑتا ہوا دیکھ کر حیران ہو رہا تھا لیکن جب بانو اچھل کر موٹر سائیکل پر سوار ہوئی تو نوجوان ارے ارے تو کرتا رہ گیا لیکن بوکھلاہٹ میں وہ ایک قدم آگے بڑھ کر موٹر سائیکل کے ہینڈل پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ اور جب تک اس کے ذہن میں یہ خیال آیا، بانو موٹر سائیکل دوڑاتی ہوئی نجانے کتنی دور نکل گئی تھی بانو نے اس ہیوی موٹر سائیکل کو ٹاپ گیئر میں ڈال کر اس کا فل ایکسیلیٹر گھما دیا اور موٹر سائیکل کی رفتار اس قدر تیز ہو گئی کہ اس

www.urdukorner.com

پر نظریں نہ ٹھہرتی تھیں۔ بانو جس جس جگہ سے گذر رہی تھی وہا
دُور دُور تک لوگ مُڑ مُڑ کر حیرت سے اُسے دیکھتے رہ جاتے۔ شائ
ان کے تصوّر میں بھی نہ تھا کہ کوئی لڑکی اس قدر ہیوی موٹر سائیکل کو
اس قدر رفتار سے بھی بھگا سکتی ہے۔ لیکن بانو کے ذہن میں ت
اپنی سپورٹس کار سوار تھی۔

اس کالونی سے شہر تک سڑک بالکل سیدھی تھی اور فاصلہ بھی
کافی سے زیادہ تھا۔ اس لئے بانو کو یقین تھا کہ اگر ورتھا نے سپورٹ
کار کے خصوصی انجن چالو نہ کر دیئے تو وہ اسے پکڑ لے گی۔ لیکن
انتہائی رفتار سے موٹر سائیکل دوڑانے کے باوجود وہ شہر والی لنک
روڈ تک تو پہنچ گئی مگر سپورٹس کار اُسے نظر نہ آئی تو اس نے
موٹر سائیکل کا رُخ شہر کی طرف موڑ دیا۔

بانو دانت بھینچے موٹر سائیکل پر تقریباً آدھی سے زیادہ جھک
ہوئی تھی۔ آنکھوں پر عینک نہ ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھو
سے اب مسلسل پانی بہنا شروع ہو گیا تھا اور اُسے یوں محسوس
ہو رہا تھا جیسے وہ تیز بارش میں موٹر سائیکل دوڑا رہی ہو۔ لیک
اس نے رفتار کم نہ کی۔

اور پھر اچانک ایک موڑ گھومتے ہی بانو کو دُور سے اپنی سپورٹ
کار ایک پٹرول پمپ کی سائیڈ سے نکل کر آگے جاتی دکھائی دی
اس کا دل بلیوں اچھل پڑا۔ لیکن موٹر سائیکل کی انتہائی رفتار کے
باوجود کار اور موٹر سائیکل کا درمیانی فاصلہ کم نہ ہو رہا تھا۔ ورتھا
بھی سپورٹس کار کو شائد انتہائی رفتار سے دوڑائے لئے جا رہی

تھی اور اگر وہ پٹرول پمپ پر نہ رُک جاتی تو شائد بانو اُسے دیکھ بھی نہ
سکتی۔ اور پھر اس قدر گنجان آباد شہر میں تو اُسے تلاش کرنا
ناممکن ہو جاتا۔ لیکن اب بانو اس کا پیچھا تو نہ چھوڑ سکتی تھی۔ اس
لئے وہ موٹر سائیکل دوڑاتی ہوئی اس کے تعاقب میں لگی رہی۔

تھوڑی دُور آگے جانے کے بعد کار اس روڈ پر مڑ گئی جو شمالی
پہاڑیوں کی طرف جاتی تھی۔ بانو نے بھی اپنا موٹر سائیکل ادھر ہی
موڑ دیا۔

پہاڑی سڑک ظاہر ہے بل کھاتی ہوئی آگے جا رہی تھی اس لئے
اب کار بانو کو نظر نہ آ رہی تھی۔ لیکن کسی نہ کسی موڑ پر گھومتے ہوئے
اُسے دُور سے کار نظر آ جاتی تو وہ ایک نئے جذبے سے آگے
بڑھنا شروع ہو جاتی۔ لیکن کافی اوپر جانے کے بعد اچانک اُسے
احساس ہوا کہ اب کافی دیر سے کار اُسے نظر نہیں آئی تو اس
نے موٹر سائیکل کی رفتار کم کی اور پھر اُسے روک کر سٹینڈ کرتے ہوئے
نیچے اتر آئی۔ چند لمحے تو وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے ادھر اُدھر دیکھتی
رہی لیکن کار کا کہیں نام و نشان بھی اُسے نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ
کچھ سوچتی ہوئی پیدل آگے بڑھی اور پھر ایک اونچی چٹان پر
چڑھ کر دیکھا تو اس کی نظریں کافی نیچے لیکن سائیڈ پر ایک چٹان
کی اوٹ میں کھڑی اپنی کار پر پڑ گئیں۔ اس چٹان سے ذرا آگے
اترائی سی نظر آ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے یہاں سے پہاڑی سڑک
اچانک نیچے کو اترنے لگ گئی ہو۔ کار کو دیکھتے ہی بانو نے تیزی
سے چٹان سے نیچے اترنا شروع کر دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ

www.urdukorner.com

موٹرسائیکل پر سوار واپس اترتی جا رہی تھی۔ اس نے اندازہ کر لیا تھا کہ کار کہاں موجود ہے اور اس کا اندازہ درست ثابت ہوا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اس کی موٹرسائیکل کار تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی۔ کار خالی تھی۔ ورتھا اس میں موجود نہ تھی۔ بانو نے جلدی سے ہاتھ اندر کر کے اس کا سپیشل لاک لگا دیا۔ یہ خصوصی لاک تھا جس کے لگنے کے بعد گاڑی کسی صورت بھی سٹارٹ نہ ہو سکتی تھی۔ عمران کے پیچھے کوٹھی میں چلتے ہوئے وہ یہ لاک لگانا بھول گئی تھی۔ ورنہ ورتھا چاہے کتنی ہی کوشش کرتی، کار سٹارٹ نہ کر سکتی تھی۔

سپیشل لاک لگ جانے کے بعد بانو مطمئن ہو گئی کہ اب ورتھا کسی صورت ـــ بھی کار نہ لے جا سکے گی۔ چنانچہ اب اُسے ورتھا کو چیک کرنے کا خیال آیا کہ آخر ورتھا یہاں کار روک کر کہاں گئی ہے وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس پہاڑی ڈھلوان پر پہنچ گئی جہاں سے پگڈنڈی یکلخت نیچے کو اتر رہی تھی۔ اس نے اپنے جسم کو ذرا سا آگے کر کے نیچے کی طرف جھانکا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت پیچھے کو ہٹ گئی۔ کیونکہ اس نے ورتھا کو کافی گہرائی میں ایک غار سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔ ورتھا کا رُخ اوپر کی طرف تھا۔ بانو تیزی سے پیچھے ہٹی اور نے آکر موٹرسائیکل کو ہینڈل سے پکڑ کر سٹینڈ سے نیچے اتارا اور پھر اُسے گھسیٹتی ہوئی کافی پیچھے ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں روک دیا تاکہ ورتھا کی نظر موٹرسائیکل پر نہ پڑ سکے۔ اور پھر وہ اس چٹان کے پیچھے سے

نکلی اور تیزی سے دوڑتی ہوئی اس ڈھلوان کے قریب ہی ایک چٹان کے پیچھے رُک گئی۔ وہ اب ورتھا کو کار اڑا کر لے آنے کی سزا دینا چاہتی تھی۔ اس لئے اس نے ایسی جگہ منتخب کی تھی جہاں سے وہ آسانی سے ورتھا پر حملہ کر سکتی تھی۔ جاگیردارانہ ذہن رکھنے کی وجہ سے اُسے ورتھا پر شدید غصہ تھا کہ وہ اس کی کار کیوں لے اُڑی تھی۔ اور یہی انتقامی جذبہ اس وقت اس کے ذہن میں موجود تھا۔ ورنہ اُسے ورتھا سے اور کوئی تعلق نہ تھا۔ وہ اگر چاہتی تو اپنی کار واپس لے کر جا سکتی تھی لیکن اسی انتقامی جذبے نے اُسے وہیں ٹھہرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ورتھا ڈھلوان پر اوپر چڑھ آئی اور تیزی سے کار کی طرف بڑھنے لگی۔ بانو خاموشی سے چٹان کے پیچھے چھپی اُسے دیکھتی رہی۔ اُسے معلوم تھا کہ ورتھا اب کار چلانے میں ناکام رہے گی۔

لیکن ورتھا کار کے قریب پہنچ کر یکلخت ٹھٹھک کر رُک گئی۔ اور پھر اس نے تیزی سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس کے ہاتھ میں ریوالور آ گیا۔ اور خود وہ اچھل کر کار کی سائیڈ میں ہو گئی۔

"یہاں کون موجود ہے ـــ باہر آ جائے ـــ میں نے اُسے دیکھ لیا ہے" ـــ ورتھا کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی اب یہ اتفاق تھا کہ اس کے ریوالور کا رُخ اسی چٹان کی طرف تھا جس کے پیچھے بانو چھپی ہوئی تھی یا پھر واقعی ورتھا نے اُسے

www.urdukorner.com

دیکھ لیا تھا۔ لیکن بانو نے یہی سمجھا کہ ورتھا نے اُسے دیکھ لیا ہے۔

"تم میری کار لے کر کیوں آئی تھی —— جانتی نہیں ہو کہ یہ میری کار ہے —— اور میں اپنی کار میں کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتی" —— بانو نے چٹان کے پیچھے سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باہر آ کر بات کرو —— ورنہ میں گولی مار دونگی —— باہر آجاؤ —— میں صرف تین تک گنوں گی —— ایک —— دو ——" ورتھا نے اور زیادہ کرخت لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے بانو چٹان کے پیچھے سے باہر آگئی۔

"اچھا! —— تو یہ تم ہو —— نواب شہریار خان کی بیٹی بانو —— دونوں ہاتھ اونچے کر لو —— جلدی" —— ورتھا نے اس بار طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیوں کر توں اوپر ہاتھ —— ایک تو تم نے میری کار چوری کی ہے —— اوپر سے رُعب بھی جما رہی ہو" —— بانو نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے ہی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور بانو بے اختیار چیخ کر ایک طرف ہٹی۔ گولی اُس کے کان کے پاس سے سائیں کرتی ہوئی نکل گئی تھی۔

"میں کہتی ہوں کہ ہاتھ اٹھا دو —— ورنہ دوسری گولی کھوپڑی میں گھسے گی" —— ورتھا نے چیختے ہوئے کہا اور اس بار نہ چاہنے کے باوجود لاشعوری طور پر بانو کے دونوں ہاتھ فضا میں اُٹھتے چلے گئے۔

"شاباش! —— اب چٹان کی طرف رُخ پھیر لو —— میں صرف تمہاری تلاشی لوں گی —— اگر تم نے مُڑ کر دیکھنے کی کوشش کی تو پشت میں گولی مار دُوں گی" —— ورتھا نے کار کی اوٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور بانو نے مُڑ کر چٹان کی طرف منہ کر لیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور اس کا چہرہ چٹان سے ٹکرایا۔ اچانک اس کی کھوپڑی پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔ اس نے چوٹ کھا کر تیزی سے مڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ایک اور ضرب اس کی کھوپڑی پر پڑی اور بانو کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کھوپڑی میں جیسے یکلخت سورج سا طلوع ہوا اور پھر اندھیرے کی سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

www.urdukorner.com

"ھیلو ۔۔ ہیلو ۔۔ جینی کولینز کالنگ ایچ ۔ پی ۔ اوور" ۔۔ جینی کولینز نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہی تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا ۔

"یس ۔۔ ایچ ۔ پی سپیکنگ ۔ اوور" ۔۔ چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

"سر ۔۔ میں جینی کولینز ایس ایجنٹ تھرٹی زیرو بول رہی ہوں ۔ اوور" ۔۔ جینی نے قدرے مودبانہ لہجے میں کہا ۔

"یس ۔ اوور" ۔۔ دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا گیا ۔ شاید اس کی آواز کو دوسری طرف سے چیک کیا جا رہا تھا ۔

"باس ! ۔۔ یہاں انتہائی عجیب صورت حال پیدا ہو گئی ہے" ۔۔ جینی نے کہنا شروع کیا اور پھر شروع سے آخر تک ساری تفصیلات

بتا دیں ۔

"تو تمہیں اس عمران کے ساتھیوں نے اچانک رہا کر دیا بغیر کچھ کہے ۔ اوور" ۔۔ ایچ ۔ پی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"یس باس ! ۔۔ اس حبشی نے مجھے کہا کہ قربانی ملتوی ہو گئی ہے اس لئے میں جا سکتی ہوں ۔۔ چنانچہ میں اس عمارت سے باہر آ گئی ۔۔ پہلے تو میں یہی سمجھی کہ میری نگرانی کرنے کے لئے مجھے رہا کیا گیا ہے ۔۔ لیکن میں نے انتہائی چیکنگ کے باوجود کسی کو نگرانی پر نہ پایا تو میں یہاں اپنے خفیہ ہیڈ کوارٹر میں آ گئی ہوں ۔ اوور" ۔۔ جینی نے جواب دیا ۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اصل کام ورتھا کر رہی ہے ۔۔ اور تم ان کے لئے ناکارہ ہو ۔۔ اب وہ ورتھا کو تلاش کریں گے اور اس سے اصل مشن معلوم کر لیں گے ویری بیڈ ۔۔ یہ بہت برا ہوا ہے ۔۔ پاکیشیا کے شوگران سے انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں ۔۔ اگر کے ۔ ون پاکیشیا کے ہتھے چڑھ گیا تو وہ لازماً اسے شوگران کے حوالے کر دیں گے ۔ اوور" ۔۔ ایچ ۔ پی نے تیز لہجے میں کہا ۔

"پھر کیا حکم ہے سر ! ۔۔ سر ! ۔۔ میری تجویز یہ ہے کہ میں ورتھا کو تلاش کر کے اس کا خاتمہ کر دوں ۔۔ کیونکہ رپورٹ کے مطابق ورتھا نے جان کو ختم کر کے لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے ۔۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے اصل مشن میں کامیاب ہو چکی ہے ۔۔ ورنہ وہ کبھی بھی جان کو ہلاک نہ

www.urdukorner.com

کرتی۔ اوور" ——— جینی نے کہا۔

"تمہارا تجزیہ بالکل درست ہے ——— جان نے لازماً وہ پتھر ڈھونڈ نکالے ہوں گے جن میں کے۔ وَن موجود ہوگا ——— اور پھر اس نے ان پتھروں سے کے۔ وَن کو علیحدہ کرنے کا فارمولا بھی تلاش کر لیا ہوگا ——— اور اب ورتھا ——— عمران کے درمیان میں آجانے کے بعد نیا کھیل کھیلے گی ——— وہ بجائے وہیں ان پتھروں سے کے۔ وَن علیحدہ کرنے کے ان پتھروں کو براہ راست ہی کسی طرح ایکریمیا پہنچانے کی کوشش کرے گی ——— تمہارے پاس اب گروپ میں کتنے افراد موجود ہیں۔ اوور" ——— ایچ۔ پی نے کہا۔

"مین آدمی تو ختم ہو گئے ہیں ——— صرف یہاں ہیڈ کوارٹر میں چار افراد موجود ہیں۔ اوور" ——— جینی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— ایک فون نمبر نوٹ کرو ——— اس نمبر پر آرتھر سے بات کرو اور آرتھر کو تم ایچ۔ پی کے الفاظ کہہ دینا ——— آرتھر پاکیشیا میں ہمارے روسیاہ کے ایک خفیہ گروپ کا انچارج ہے ——— میں اُسے ابھی ہدایات دے دیتا ہوں ——— اب تم نے آرتھر سے مل کر ورتھا کو فوری طور پر تلاش کرنا ہے۔ اُسے تلاش کر کے اس سے ان پتھروں کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں ——— اور پھر یہ پتھر اس سے حاصل کر کے تم نے انہیں روسیاہ سفارت خانے میں پہنچا دینا ہے ——— یہاں بھی ایچ۔ پی کوڈ استعمال ہوگا ——— اس طرح وہ پتھر ہم تک

پہنچ کر محفوظ ہو جائیں گے ——— لیکن یہ سارا کام انتہائی تیز رفتاری سے ہوگا ——— ڈبل ایکشن میں ——— کیونکہ معمولی سی غفلت سے یا تو کے۔ وَن ایکریمیا کے ہتھے چڑھ جائے گا ——— یا پھر پاکیشیا اسے لے اڑے گا ——— اور یہ دونوں صورتیں ہی ہمارے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ اوور" ——— ایچ۔ پی کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"یہ آرتھر گروپ کی تیزی پر منحصر ہے باس ——— کہ وہ کس طرح کام کرتا ہے۔ اوور" ——— جینی نے کہا۔

"وہ انتہائی تیز لوگ ہیں اس کی فکر مت کرو ——— لیکن منصوبہ بندی ایسی ہونی چاہئے کہ کام کم سے کم وقت میں مکمل ہو جائے ——— تم آرتھر کو ہیڈ کوارٹر بلا کر ساری تفصیلات اسے بتا دینا۔ وہ یہاں سے اچھی طرح واقف ہے اور انتہائی تیز ذہن کا مالک بھی ——— اس طرح تم دونوں جو منصوبہ بندی کرو گے وہ کامیاب رہے گی ——— لیکن تم اب مستقل طور پر نئے میک اپ میں رہو گی ——— اور تم نے ہر قیمت پر عمران اور سیکرٹ سروس سے بچ کر کام کرنا ہے ——— آرتھر کو عمران کے متعلق بتا دینا ——— وہ اُسے جانتا ہے ——— اوور اینڈ آل" ——— ایچ۔ پی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ جینی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور خود کرسی کی پشت سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں اس کا ذہن عمران کے متعلق ہی سوچ رہا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ

www.urdukorner.com

یہ کیسا آدمی ہے جس سے روسیاہ کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کا سربراہ ایچ۔ پی بھی خوفزدہ ہے اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ اس سے بڑی حماقت ہوئی۔ اگر اُسے عمران کے متعلق پہلے سے علم ہوتا تو وہ نواب شہریار خان کی حویلی میں بڑی آسانی سے اس کے سینے میں گولیاں اتار سکتی تھی۔ اسی لمحے اس کے ذہن پر اچانک بانو کی تصویر ابھری تو اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ ہاں! ـــ بانو کا میک اپ ـــ بالکل ٹھیک ـــ مجھے بانو کا میک اپ کرنا چاہیئے ـــ اس طرح نہ صرف عمران سے محفوظ رہ سکوں گی ـــ بلکہ مشن کے خاتمے کے بعد اسی میک اپ میں عمران سے بھی آسانی سے انتقام لیا جا سکتا ہے" ـــ جینی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اس طرح کندھے اچکائے جیسے وہ اپنے اس ارادے کو حتمی فیصلے کا درجہ دے چکی ہو۔

اس کے بعد اس نے جلدی سے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کو اپنی طرف کھینچا اور رسیور اٹھا کر ایچ۔ پی کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ آرتھر فارورڈنگ اینڈ کلیئرنگ ایجنسی" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ کاروباری ہی تھا۔

"آرتھر سے بات کراؤ ـــ ایک اہم کاروباری معاملہ ہے" جینی نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ اپنا نام و پتہ اور فون نمبر نوٹ کرا دیں ـــ باس ایک ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں ـــ جیسے ہی فارغ ہوں گے ـــ میں آپ کو فون کر کے ان سے بات کرا دوں گی" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ! ـــ اٹ از ایمرجنسی ـــ تم فوراً بات کراؤ ـــ جلدی۔ ورنہ تمہاری فرم کا تختہ ہو جائے گا ـــ سمجھیں" ـــ جینی نے غصے سے حلق پھاڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ـــ ہولڈ کریں ـــ میں باس سے بات کرتی ہوں" ـــ دوسری طرف سے بولنے والی لڑکی نے گھبرا کر کہا وہ شاید ایمرجنسی اور جینی کے لہجے سے گھبرا گئی تھی۔

"یس آرتھر سپیکنگ ـــ کون بول رہی ہے" ـــ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"مسٹر آرتھر! ـــ میں جینی کولینز بول رہی ہوں ـــ ایچ۔ پی سے بات ہو گئی ہو گی تمہاری" ـــ جینی نے تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ بہرحال ایچ۔ پی نے اُسے ہی اس گروپ کا باس بنایا تھا۔

"اوہ یس میڈم! ـــ ابھی چند لمحے پہلے ہوئی ہے ـــ حکم میڈم" ـــ آرتھر کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"آرتھر! ـــ تم گلشن کالونی کی کوٹھی نمبر ننانوے میں آ جاؤ ـــ دروازے پر ایچ۔ پی کا نام لے دینا ـــ تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا" ـــ جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کیا۔ دوسرے

www.urdukorner.com

ملحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"جانسن!۔۔۔۔ ابھی ایک آدمی آئے گا۔۔۔۔ کوڈ ایچ۔ پی ہو گا اُسے فوراً میرے پاس لے آنا"۔۔۔۔ جینی نے اندر آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔۔ جانسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

پھر تقریباً دس منٹ کے بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا لیکن سمارٹ جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نوجوان کے پیچھے جانسن اندر داخل ہوا۔

"میرا نام آرتھر ہے میڈم"۔۔۔۔ نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس۔۔ کم اِن۔۔۔۔ اِدھر کرسی پر بیٹھ جاؤ"۔۔۔۔ جینی نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا

"جانسن!۔۔۔ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔۔۔۔ جینی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔۔ جانسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر باہر نکل گیا اور دروازہ بند کر دیا۔

جینی نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں آرتھر"۔۔۔۔؟ جینی نے پوچھا

"خاصا بڑا گروپ ہے میڈم!۔۔۔۔ لیکن ہم کسی خاص موقعہ

پر ہی ایکشن میں آتے ہیں ورنہ نہیں۔۔۔۔ کیونکہ ہم یہاں کی سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ ایکریمین ایجنٹوں کے سامنے بھی ظاہر نہیں ہونا چاہتے"۔ آرتھر نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔۔ اب ساری باتیں غور سے سُن لو۔۔۔۔ انتہائی اہم مشن درپیش ہے اور ہم نے انتہائی تیز رفتاری سے اس مشن کو مکمل کرنا ہے ورنہ روسیاہ نقصان میں چلا جائے گا اور یہ نقصان ایسا ہو گا جس کا مداوا نہ ہو سکے گا"۔۔۔۔ جینی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور پھر اس نے شروع سے لیکر اب تک کی صرف ضروری تفصیلات آرتھر کو بتا دیں اور ساتھ ہی اس نے عمران سے ٹکراؤ کا ذکر بھی کر دیا۔

"اوہ!۔۔۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم مسئلہ ہے میڈم!۔۔۔ عمران کی عادت میں جانتا ہوں وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے اور ایچ۔ پی کا خیال درست ہے کہ ورتھا ہی اب اس سارے مشن میں مرکزی کردار ادا کر رہی ہے۔۔۔۔ چنانچہ سب سے پہلے ہمیں ورتھا کو ٹریس کرنا ہے"۔۔۔۔ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے ذہن میں ورتھا کو تلاش کرنے کا کوئی لائحہ عمل موجود ہے"۔۔۔۔ جینی نے بغور آرتھر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے گروپ کو اس سلسلے میں فوری کام کرنا ہو گا۔۔۔۔ ورتھا کے بارے میں سرکاری طور پر ہمارے پاس تفصیلات موجود ہیں اور اس کے یہاں ممکنہ ساتھیوں کے بارے میں بھی ہم جانتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہم فوری طور پر ورتھا کو تلاش کر لیں گے"۔۔۔۔ آرتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم ورتھا کو تلاش کر کے اُسے کسی ایسی جگہ پہنچا دو

www.urdukorner.com

جہاں اس سے تمام معلومات حاصل کی جا سکیں ـــــ یہ معلومات میں خود حاصل کروں گی" ـــــ جینی نے کہا۔

" او کے میڈم! ـــــ میں ابھی جا کر کام شروع کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم چند گھنٹوں کے اندر ہی ورتھا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے" ـــــ آرتھر نے اٹھتے ہوئے کہا اور جینی کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

آرتھر کے جانے کے بعد جینی کچھ دیر تک بیٹھی سوچتی رہی پھر اسے خیال آیا کہ آرتھر کے مطابق اگر عمران انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے تو پھر ورتھا کی تلاش کے لئے کیوں نہ عمران کی نگرانی کی جائے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اسے عمران کی کسی رہائش گاہ کا علم نہ تھا اس لئے اس نے کافی دیر تک سوچ بچار کرنے کے بعد یہی فیصلہ کیا کہ اسے عمران کے پیچھے بھاگنے کی بجائے ورتھا کی تلاش پر ہی انحصار کرنا چاہیئے البتہ یہ فیصلہ اس نے ضرور کر لیا تھا کہ مشن کے اختتام کے بعد وہ عمران کو سبق ضرور سکھائے گی۔

www.urdukorner.com

درد کی شدید لہر نے بانو کو ہوش میں آنے پر مجبور کر دیا تھا اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے اس نے تیزی سے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن پھر اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ کیونکہ اس کا جسم بندھا ہوا تھا اور وہ اٹھنے سے معذور تھی۔

" تمہیں ہوش آ گیا بانو" ـــــ اسی لمحے ورتھا کی آواز سنائی دی اور بانو نے چونک کر سر گھمایا تو اسے اپنے قریب ہی ورتھا کھڑی نظر آئی۔

" تم نے میرے سر پر ضرب کیوں لگائی ـــــ تم نے تو کہا تھا کہ صرف تلاشی لو گی" ـــــ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ! ـــــ کیا تم واقعی اتنی سادہ سی لڑکی ہو ـــــ حالانکہ میرا خیال ہے کہ عمران کی ساتھی ہونے کی وجہ سے تم بھی عمران کی طرح

www.urdukorner.com

عیار لڑکی ہو گی ــــــ بہرحال اب تم یہ بتاؤ گی کہ تم میرے پیچھے آنے سے پہلے عمران کو کہاں چھوڑ آئی ہو" ــــــ ورتھا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اس سے تو میں نمٹوں گی ــــــ اس نے مجھے اچانک کار سے نیچے اتار دیا اور خود چلا گیا ــــــ لیکن تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے ایک تو تم نے میری کار چوری کر لی ــــــ پھر مجھے باندھ بھی دیا" بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران کو معلوم نہیں ہے کہ تم میرے پیچھے آئی ہو" ــــــ ورتھا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اُسے کیا معلوم ــــــ وہ تو چلا گیا تھا" ــــــ بانو نے کہا۔

لیکن پھر اس سے پہلے کہ ورتھا کوئی جواب دیتی اچانک ایک سائیڈ سے ایسی آواز سنائی دی جیسے دو بلیاں آپس میں لڑ پڑی ہوں اور ورتھا تو یہ آواز سنتے ہی چونک کر مڑی، جب کہ بانو کے حلق سے یکلخت ڈری ڈری سی چیخ نکل گئی۔

"یہ ــ یہ کیا ہے" ــــــ بانو نے خوفزدہ لہجے میں کہا لیکن ورتھا نے اُسے جواب نہ دیا۔

بانو نے گردن موڑ کر دیکھا تو ورتھا ایک کونے کی طرف بڑھ رہی تھی اور اب بانو نے پہلی بار اس جگہ کا جائزہ لیا۔ کیونکہ اب تک اس کا ذہن ہی اس طرف نہ گیا تھا۔ وہ ایک بڑی سی غار میں پڑی ہوئی تھی۔

اسی لمحے بانو نے غار کی ایک سائیڈ میں پتھروں کا ایک ڈھیر سا

دیکھا۔ یہ ڈھیر غار کی چھت تک چلا گیا تھا۔ گو یہ عام سے پتھر تھے لیکن انہیں اس طرح سیٹ کر کے رکھا گیا تھا جیسے وہ عام پتھر نہ ہوں بلکہ ہیرے جواہرات ہوں۔

"یس ورتھا اٹنڈنگ۔ اوور" ــــــ اسی لمحے ورتھا کی آواز بانو کے کانوں میں پڑی اور بانو بے اختیار گردن موڑ کر اس کونے کی طرف متوجہ ہو گئی۔ کیونکہ ورتھا کے اوور کہنے سے وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ کوئی ٹرانسمیٹر کال ہے۔

"آر۔ ایس۔ ون ــــــ کیا پوزیشن ہے ــــــ ابھی تمہاری ایمرجنسی کال آئی تھی۔ اوور" ــــــ ایک بھاری لیکن انتہائی کرخت آواز غار میں گونج اٹھی۔

"لیکن مجھے بتایا گیا تھا کہ آر۔ ایس۔ ون کل سے پہلے اٹنڈ نہیں کر سکتا ــــــ پھر یہ اتنی جلدی ہی کال ــــــ اوور" ــــــ ورتھا کا لہجہ بھی سخت ہو گیا تھا۔

"اوہ یس ــــــ میں ایک اہم مشن پر گیا تھا لیکن خلاف توقع واپسی ہو گئی اور میں نے سوچا کر کال کر لوں۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے وضاحتی لہجے میں جواب دیا گیا۔

"میں اس وضاحت سے مطمئن نہیں ہوں اس لئے سپیشل کوڈ دوہرایا جائے۔ اوور" ــــــ ورتھا نے کہا۔

"اوکے ــــــ اصول کے مطابق تم صحیح کہہ رہی ہو ــــــ سپیشل کوڈ ــــــ این۔ آر سکائی۔ سیون لینڈز۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس بار ورتھا کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

www.urdukorner.com

"ٹھیک ہے باس! ۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ناراض نہیں ہوئے ہوں گے ۔۔۔ کیونکہ حالات ایسے ہیں کہ میرا ہر لحاظ سے مطمئن ہونا ضروری تھا۔ اوور" ۔۔۔ ورمھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اب کال کا مقصد بتاؤ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار سرد لہجے میں کہا گیا اور جواب میں ورمھا نے تفصیل سے سارے حالات بتا دیئے۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ تو انتہائی خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے ۔۔۔ کے۔ ون سٹونز کہاں ہیں۔ اوور" ۔۔۔ آر۔ ایس۔ ون نے پوچھا۔

"یہ اس مخصوص غار میں ہیں جو ہمارا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ صرف جان اور میں اس سے واقف ہوں اس لئے یہ محفوظ ہیں لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور جینی کولینز بھی کام کر رہی ہے ۔۔۔ جب کہ ان پتھروں سے کے۔ ون کی علیحدگی کا کام خاصا لمبا ہے اس کے لئے طویل وقت بھی چاہیئے اور لیبارٹری بھی ۔۔۔ گو میں نے جان سے مل کر دارالحکومت میں ایک خفیہ لیبارٹری تیار کر لی تھی تاکہ ان پتھروں کو وہاں منتقل کر کے ان سے کے۔ ون علیحدہ ہو سکے ۔۔۔ لیکن اب جو حالات ہیں ایسی صورت میں ان پتھروں کو شہر منتقل کرنا خطرے سے خالی نہیں ۔۔۔ اس لئے ہمیں فوری طور پر کوئی نیا لائحہ عمل تیار کرنا ہو گا۔ اوور" ۔۔۔ ورمھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پتھر کتنی تعداد میں ہیں۔ اوور" ۔۔۔ آر۔ ایس۔ ون نے پوچھا۔

"یہ خاصی بڑی تعداد میں ہیں ۔۔۔ ان کا وزن تقریباً دو ٹن کے برابر ہو گا۔ اوور" ۔۔۔ ورمھا نے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ تو بہت بڑی تعداد ہے ۔۔۔ اس کو تو منتقل کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے ۔۔۔ اس کا تو یہی حل ہے کہ اسی غار میں کام کر کے ان میں سے کے۔ ون علیحدہ کیا جائے لیکن یہ کام لیبارٹری کے بغیر نہیں ہو سکتا ۔۔۔ اور یقیناً وہ عمران اور سیکرٹ سروس اب تمہارے پیچھے ہو گی ۔۔۔ اس لئے اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ تم کچھ عرصہ کے لئے اس غار کو بند کر کے غائب ہو جاؤ تاکہ تمام پارٹیاں تمہاری تلاش میں سر ٹکرا ٹکرا کر تھک جائیں ۔۔۔ اس کے بعد باقی کارروائی کی جائے۔ اوور" ۔۔۔ آر۔ ایس۔ ون نے کہا۔

"نہیں باس! ۔۔۔ جہاں تک میں نے یہاں کے حالات دیکھے ہیں ۔۔۔ یہ غار زیادہ عرصے تک نہیں چھپ سکتی ۔۔۔ ہمیں فوراً ان پتھروں کو کسی محفوظ جگہ منتقل کرنا ہو گا ۔۔۔ آپ کی کال کے بعد ایک نئی صورت حال پیدا ہوئی ہے ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اوور" ۔۔۔ ورمھا نے کہا۔

"وہ کیا ہے۔ اوور" ۔۔۔ آر۔ ایس۔ ون نے چونکتے ہوئے پوچھا اور جواب میں ورمھا نے بانو کے متعلق تفصیلات بتائیں اور ساتھ ہی بانو کے کار کے پیچھے یہاں تک پہنچنے کا بھی بتا دیا۔

www.urdukorner.com

”اوہ ویری گڈ ——— ویری گڈ ! ——— یہ تو واقعی انتہائی شاندار موقع ہے ——— تم نے بتایا ہے کہ نواب شہریار خان کی حویلی ان پہاڑیوں کے عقبی طرف ہے اور بانو اس کی اکلوتی لڑکی ہے تم اپنی کسی ایجنٹ کو بانو کے میک اَپ میں لے آؤ ——— اور پھر ہماری ایجنٹ بانو کے روپ میں حویلی پر قبضہ کرے اور مخصوص آدمیوں کے ذریعے ان پتھروں کو اس غار سے نکال کر نواب شہریار خان کی حویلی میں منتقل کر دیا جائے اس طرح یہ روسیاہی اور مقامی سیکرٹ سروس کی زد سے بالکل محفوظ ہو جائیں گے ——— وہاں سے انہیں آسانی سے لیبارٹری تک منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اوور۔“ آر۔ ایس۔ ون نے جوشیلے اور جذبات بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں خود بانو کا روپ دھار سکتی ہوں ——— کیونکہ اس کا قد و قامت بالکل میرے جیسا ہے ——— اور اس کے رُوپ میں عمران کو بھی آسانی سے چکر دیا جا سکتا ہے۔ اوور۔“ ——— ورمتا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ ویری گڈ ! ——— اگر ایسا ہو جائے تو یہ سب سے زیادہ شاندار ترکیب ہے ——— لیکن بانو پر ہاتھ سوچ سمجھ کر ڈالنا ——— ایسا نہ ہو کہ عمران نے تمہاری تلاش کے لئے اسے چارہ بنایا ہوا ہو۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے ——— اس طرف سے مار دیتا ہے جدھر سے توقع بھی نہیں ہوتی۔ اوور۔“ ——— آر۔ ایس۔ ون نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں باس ! ——— میں نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلیں۔

یہ مشن مکمل ہو جائے اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ میں عمران کے جسم میں اتنی گولیاں مار دُوں گی کہ اس کا ایک ایک ریشہ علیحدہ ہو جائے گا۔ اوور۔“ ——— ورمتا نے بڑے پُراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب تم مجھے کب رپورٹ دو گی ——— کیونکہ حالات توقع سے زیادہ نازک ہو چکے ہیں ——— اس لئے اب تم نے مجھے ہر قدم پہ رپورٹ دینی ہے۔ اوور۔“ ——— آر۔ ایس۔ ون نے سخت لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے ——— جب یہ پتھر نواب شہریار خان کی حویلی میں منتقل ہو جائیں گے ——— تب میں رپورٹ دونگی اور اس میں زیادہ سے زیادہ ایک دو روز ہی لگیں گے“ ——— ورمتا نے کہا اور پھر دوسری طرف سے او۔ کے اینڈ اوور اینڈ آل کا سُن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔ کیونکہ اب کونے میں سے کوئی آواز سُنائی نہ دے رہی تھی۔

بانو خاموش پڑی یہ ساری گفتگو سنتی رہی اور اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ جسے عام سا سلسلہ سمجھ رہی تھی یہ عام نہیں ہے۔ بلکہ یہ انتہائی گہری سازش ہے ——— اور اس سازش میں سپر طاقتوں کے ایجنٹ ملوث ہیں ——— اس گفتگو سے اس نے جو اندازہ لگایا تھا اس سے اُسے پتہ چل گیا تھا کہ ورمتا ایکریمین ایجنٹ ہے۔ جب کہ جینی رُوسیاہی ایجنٹ ہے ——— اور سارا سلسلہ انہی پتھروں کے متعلق ہی ہے ——— اور عمران کا تعلق نہ صرف مقامی

www.urdukorner.com

سیکرٹ سروس سے ہے ــــ بلکہ عمران دونوں سپر طاقتوں کی نظروں میں انتہائی اہمیت بھی رکھتا ہے ــــ وہ اس سے بےحد خوفزدہ ہیں ــــ اس لئے فیصلہ کر لیا کہ وہ اب اس سلسلے میں عمران کی پوری مدد کرے گی ــــ کیونکہ بہرحال پاکیشیا بھی تو اس کا اپنا ملک ہے ــــ اور ویسے بھی وہ فارغ رہ رہ کر اب بور ہو چکی تھی ۔

"ہاں تو مس بانو! ــــ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ ــــ کیونکہ اب مس بانو میں خود بنوں گی ــــ ورتھا نے اس کے قریب آتے ہوئے انتہائی سرد اور سفاکانہ لہجے میں کہا ۔

"سنو ورتھا! ــــ میرا تمہارے ان سارے دھندوں سے کوئی تعلق نہیں ہے ــــ میں تو ایک عام سی گھریلو لڑکی ہوں ۔ اور عمران سے بھی میرا کوئی تعلق نہیں ہے ــــ بلکہ عمران سے میری واقفیت کو بھی ابھی ایک دو روز ہوتے ہیں اس سے پہلے تو میں اسے جانتی تک نہیں تھی ــــ اس لئے کیا ایسا ہی ہو سکتا کہ تم مجھے قتل نہ کرو ــــ اس کے بدلے میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرنے کا وعدہ کرتی ہوں ــــ تمہیں ان پتھروں کو منتقل کرنے کا مسئلہ درپیش ہے ــــ یہ کام میں آسانی سے کرا سکتی ہوں" ــــ بانو نے بڑے نرم لہجے میں کہا ۔

"وہ کس طرح ــــ مجھے بھی تو کچھ پتہ چلے" ــــ ورتھا نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

"وہ اس طرح کہ ان پہاڑیوں کے عقب میں ہماری حویلی ہے اور ان پہاڑیوں میں ایک ایسی قدرتی لیکن خفیہ سرنگ موجود ہے جس کے

ذریعے کسی کے نوٹس میں لائے بغیر یہ پتھر حویلی تک پہنچائے جا سکتے ہیں ــــ اور پھر حویلی کے ذاتی ٹرک میں انہیں لدوا کر جہاں تم چاہو ۔ انہیں پہنچایا جا سکتا ہے ــــ اس ٹرک کو کوئی چیک نہیں کر سکتا ــــ اباجان کا نام ہی اس پر لکھا ہوا کافی ہوتا ہے" ــــ بانو نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ تم رہا ہوتے ہی مجھے بھی پکڑوا دو ــــ اور یہ پتھر بھی عمران کے قبضے میں چلے جائیں" ــــ ؟ ورتھا نے کہا ۔

"بانو جو کہتی ہے ــــ وہ پورا بھی کرتی ہے ــــ تم بےفکر رہو" ۔ بانو نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا ۔

"اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی گھریلو لڑکی ہو ــــ ورنہ تم اتنی آسانی سے وہ سب کچھ نہ بتا دیتیں جو میں معلوم کرنا چاہتی تھی ۔ لیکن مس بانو! ــــ مجبوری یہ ہے کہ تمہاری موت ہی میرے لئے ضمانت ہے" ــــ ورتھا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا ۔

"سنو سنو! ــــ پلیز ــــ مجھے مت مارو ــــ تم مجھے یہیں قید بھی کر سکتی ہو" ــــ بانو نے خوفزدہ لہجے میں کہا ۔

"یہ جگہ ہمارا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے ــــ اس لئے تمہارا یہاں رہنا ہمارے لئے نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے موت بہرحال تمہاری مقدر ہے ــــ لیکن میرے خیال میں پہلے میں تمہارا میک اپ کر لوں ــــ اس کے بعد تمہیں مرنا چاہئے ۔ کیونکہ مرنے

www.urdukorner.com

کے بعد تمہارا رنگ بدل جائے گا ——— اور میں نہیں چاہتی کہ میر
میک اَپ میں معمولی سا فرق بھی آئے" ——— ورمھا نے کہا اور پھ
تیز تیز قدم اٹھاتی وہ غار کے ایک کونے کی طرف بڑھ گئی۔

"اوہ ——— میک اَپ باکس تو موجود نہیں ہے" ——— دوسر
لمحے ورمھا کی آواز غار کے کونے سے اُبھری اور پھر وہ واپس با
کی طرف آگئی۔

"ٹھیک ہے ——— مجھے میک اَپ باکس جا کر شہر سے لے آنا ہو
تب تک تم یہیں رہو گی" ——— ورمھا نے کہا اور پھر وہ غار کے
دھانے کی طرف بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد بانو کو محسوس ہوا کہ غار میں اندھیرا سا پھیل گیا
وہ سمجھ گئی کہ ورمھا نے باہر سے غار کا دھانہ بند کر دیا گیا ہوگا۔ لیک
یہ پوری طرح بند نہ ہوا ہوگا اس لئے ہلکی ہلکی روشنی بہرحال موجو
تھی۔ بانو جانتی تھی کہ سپیشل لاک کی وجہ سے ورمھا کار نہ چلا
گی۔ اس لئے لازماً وہ واپس آئے گی اور اس وقت تک اُسے
آزاد ہو جانا چاہئے ——— لیکن کس طرح ——— ؟ اس کا جسم تو رسیو
سے بندھا ہوا تھا۔ بانو نے بہرحال کوشش شروع کر دی اس نے
اپنے بندھے ہوئے جسم کو کروٹ بدل کر الٹا کیا اور پھر اپنی ٹانگیں
اپنے سر کی طرف موڑنی شروع کر دیں۔ رسیاں اس طرح بندھی ہو
تھیں کہ وہ پشت کے بل لیٹے ہوئے ٹانگیں نہ سکیڑ سکتی تھی۔ لیکن
الٹا ہونے کے بعد ٹانگیں الٹی طرف کو سکیڑی جا سکتی تھیں۔ اس
کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے اس لئے جیسے

اس کی ٹانگیں مڑ کر اس کی پشت کے درمیان پہنچیں۔ بانو نے ہاتھوں سے ٹانگوں پر بندھی ہوئی رسیاں ٹٹولنا شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد وہ پنڈلیوں پر بندھی ہوئی گانٹھ ٹٹولنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے جلدی سے پتلی انگلیوں کی مدد سے گانٹھ کو کھولنا شروع کر دیا اور چند لمحوں میں ہی وہ گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گئی۔

گانٹھ کھلتے ہی رسی پنڈلیوں پر ڈھیلی پڑ گئی اور بانو نے جلدی سے کروٹیں بدلنی شروع کر دیں اس طرح رسی کے بل کھلتے چلے گئے۔ چونکہ ایک ہی رسی سے اُسے باندھا گیا تھا اس لئے چند لمحوں میں ہی اس کا نچلا دھڑ رسیوں کی بندش سے آزاد ہو چکا تھا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اب صرف اس کے ہاتھ ہی پشت پر بندھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی رسی اوپر والے جسم پر موجود تھی۔

بانو کے کھڑے ہوتے ہی اوپر والے جسم پر بھی رسی قدرے ڈھیلی پڑ گئی۔ اس کا ایک سرا نیچے زمین پر لٹک رہا تھا۔ بانو نے اس سرے پر اپنا پیر رکھا اور پھر کسی لٹو کی طرح اس نے گھومنا شروع کر دیا اس طرح گھومنے سے اوپر والے جسم سے بھی اس رسی کے بل کھل گئے اور اب صرف ہاتھ بندھے ہوئے رہ گئے تھے۔ اور وہ بھی کھل جاتے اگر کلائیوں کے گرد گانٹھ نہ بندھی ہوتی۔

اسی لمحے اُسے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور بانو انتہائی پھرتی سے اچھلی اور اس نے ٹانگیں سکوڑ کر اپنے ہاتھ پیروں کے نیچے سے نکال کر آگے کر لئے وہ چونکہ ورزش کی

www.urdukorner.com

عادی تھی اور پھر اس نے باقاعدہ مارشل آرٹ کی تربیت لی ہوئی تھی اس لئے ظاہر ہے یہ اس کے لئے معمولی کام تھا۔ دونوں بازو تو اس کے ضرور مڑ گئے تھے لیکن اس کے ہاتھ اب پشت کی بجائے سامنے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے جسم کو تیزی سے نیچے کی طرف جھکایا اور ساتھ ہی بازوؤں کو اور زیادہ موڑ کر کلائیاں اوپر کیں۔ دوسرے لمحے اس کے دانت گانٹھ تک پہنچ گئے اور اس نے جلدی جلدی دانتوں کی مدد سے گانٹھ کھولنی شروع کر دی۔

اسی لمحے غار میں اجالا ہو گیا اور بانو سمجھ گئی کہ ورمھا نے غار کا دہانہ کھول دیا ہے۔ بانو تیزی سے ایک کونے میں ہٹتی چلی گئی اور پھر جب ورمھا غار کے اس حصے میں داخل ہوئی جہاں بانو موجود تھی تو اسی لمحے بانو بھی گانٹھ کھول کر اپنے دونوں ہاتھ آزاد کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

"اوہ! ___ تو تم آزاد ہو گئی ___ کمال ہے" ___ ورمھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں نجانے کہاں سے پستول نمودار ہو گیا تھا۔ ظاہر ہے اس کا رخ بانو کی طرف ہی تھا۔ ورمھا کے انداز میں اطمینان تھا۔ شائد اسے یقین تھا کہ بانو اس کا مقابلہ کسی طرح بھی نہیں کر سکتی۔

"ہاں! ___ میں بندھے بندھے تنگ آ گئی تھی ___ اس لئے میں نے کوشش کی اور میری کوشش کامیاب ہو گئی" ___ بانو نے سر ہلاتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"چلو ___ کوئی بات نہیں ___ گولی اس بات کا فرق ملحوظ نہیں

دیکھتی کہ اس کا شکار بندھا ہوا ہے یا نہیں" ___ ورمھا نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کی انگلی ٹریگر کی طرف بڑھنے لگی۔

"رک جاؤ ___ پہلے تو تم کہہ رہی تھی کہ میک اپ سے پہلے نہیں مارو گی" ___ بانو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم بندھی ہوئی تھی ___ لیکن اب تمہیں مہلت دینا حماقت ہے ___ لیکن ہاں! ___ تمہاری کار سٹارٹ نہیں ہو رہی۔ اور یہ اچھا ہوا کہ سٹارٹ نہ ہونے کی وجہ سے مجھے واپس آنا پڑا۔ ورنہ تم نکل جاتی" ___ ورمھا نے جواب دیا۔

"میں نے اسے سپیشل لاک کر دیا تھا ___ اب سوائے میرے اور کوئی اسے سٹارٹ نہیں کر سکتا ___ لیکن اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے مارو گی نہیں ___ تو میں اس کا سپیشل لاک کھول دیتی ہوں۔ یقین کرو میں تمہارے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گی" ___ بانو نے کہا۔

"اوکے! ___ چلو دہانے کی طرف" ___ ورمھا نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا اور بانو سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی۔ ورمھا بڑے محتاط انداز میں کھڑی تھی۔ لیکن بانو نے جو حرکت کی وہ شائد اس کے تصور میں بھی نہ تھی۔ جیسے ہی بانو ورمھا کے سامنے سے گزری وہ ایک جھٹکے سے منہ کے بل زمین پر گری جیسے اس کا پھسل گیا ہو اور دوسرے لمحے ورمھا چیختی ہوئی اچھل کر پشت کے بل جا گری ریوالور بھی اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ بانو نے نیچے گرتے ہی دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائے اور پھر اس کی ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے اوپر اٹھی تھیں اور اس طرح وہ پلک جھپکنے میں ورمھا کے جسم پہ ضرب لگا کر

www.urdukorner.com

اُسے پُشت کے بل نیچے گرانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ لیکن اُسے اچھالنے کے بعد وہ اپنے طور پر تو تیزی سے اٹھی تھی لیکن ورمھا اس سے زیادہ تیز نکلی۔ وہ نیچے گرتے ہی اس طرح اوپر کو اٹھی تھی جیسے اس کے بدن میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوں اور بانو ابھی پوری طرح سنبھلنے بھی نہ پائی تھی کہ ورمھا کا جسم پوری قوت سے اس سے ٹکرا اور وہ چیختی ہوئی پشت کے بل زمین پر گری۔ ورمھا اس کے اوپر تھی۔ اس نے پھرتی سے دونوں گھٹنے جوڑ کر بانو کے پیٹ میں مارنے چاہے لیکن بانو بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدلنے میں کامیاب گئی۔ اور ورمھا کے دونوں گھٹنے پوری قوت سے سخت زمین سے ٹکرائے اور ورمھا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اور اس کے وہ ہاتھ جو اس نے بانو کے کندھوں پر جمائے ہوئے تھے یکلخت ہٹ گئے اور بانو کا لیٹا ہوا جسم یکلخت نیم دائرے کی صورت میں گھوما اور ورمھا بُری طرح چیختی ہوئی ایک دوسرے پر سیٹ کر کے رکھے ہوئے پتھروں سے جا ٹکرائی۔ پتھروں کی سیٹنگ اچانک زور دھکا لگنے سے خراب ہوئی تو دوسرے لمحے سارے پتھر دھڑا دھڑ ورمھا کے جسم کے اوپر بارش کی طرح گرنے لگے اور ورمھا کے حلق سے دبی دبی چیخیں نکلیں اور پھر نہ صرف اس کا پورا جسم ان پتھروں کے نیچے دب گیا بلکہ اس کی چیخیں بھی ڈوب گئی تھیں۔

بانو تیز تیز سانس لیتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ تیزی سے ان پتھروں کے ڈھیر کی طرف لپکی جس کے نیچے ورمھا دب گئی تھی۔ بانو کو ورمھا کے لڑنے کا انداز دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ اگر وہ ان

پتھروں کے ڈھیر کے نیچے اسے نہ دیتی تو اسے شکست دینا بے حد مشکل تھا۔

بانو نے آگے بڑھ کر جلدی سے وہ پتھر ہٹائے تو ورمھا کا جسم پتھروں کے نیچے سے نکل آیا۔ ورمھا کا سر خاصا زخمی تھا اور وہ بیہوش تھی۔ پتھروں نے اس کے جسم کو بھی خاصا زخمی کر دیا تھا۔ بانو نے جلدی سے اس کی نبض چیک کی تو اُسے احساس ہوا کہ ورمھا واقعی شدید زخمی ہے اور اس کی حالت خطرے میں ہے۔ اگر اُسے فوری طور پر طبی امداد نہ دی گئی تو وہ مر بھی سکتی تھی۔ ایک لمحے کو تو بانو کو خیال آیا کہ وہ ورمھا کو مرنے دے کیونکہ وہ بھی تو اُسے مارنے پر تلی ہوئی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے سر جھٹک کر اپنا ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ اسے بچپن سے ہی تربیت ملی تھی کہ انسان اگر زخمی ہو تو اس کی ہر صورت میں مدد کی جائے۔ چاہے وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ انسانیت کا کام ہے اور پھر اس نے سوچا کہ اگر ورمھا مر گئی تو شاید عمران یقین نہ کرے کہ اُسے بانو نے ختم کیا ہے۔ وہ اُسے زندہ حالت میں عمران تک پہنچانا چاہتی تھی تاکہ عمران کو بھی معلوم ہو سکے کہ بانو میں بھی صلاحیتیں موجود ہیں۔ چنانچہ اس نے جلدی سے جھک کر ورمھا کو سمیٹ کر اٹھایا اور پھر ایک جھٹکے سے اسے اپنی پشت پر لادا اور تیزی سے غار کے دھانے کی طرف بڑھنے لگی۔

www.urdukorner.com

"کیا مصیبت ہے ——— میں اسی لئے اس نوکری سے تنگ آچکا ہوں کہ کوئی ڈھنگ کا کام کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا" ——— کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں

"یہ ڈھنگ کا کام نہیں ——— تو اور کیسا ہوتا ہے ڈھنگ کا ک
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ دو
کار میں اکیلے تھے۔ ایکسٹو کی طرف سے ورتھا کی تلاش کا
ملتے ہی جولیا نے تنویر کو اپنے ساتھ ہی رکھ لیا تھا۔

تنویر کی عادت تھی کہ وہ دن میں ایک بار ضرور جولیا سے
آجاتا تھا۔ حالانکہ جولیا نے اُسے کئی بار سختی سے منع بھی کیا تھا
تنویر باز ہی نہ آتا تھا۔ اور پھر جولیا بھی اس لئے خاموش
تھی کہ تنویر نے کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کی تھی یا ایسے الفاظ نہ
تھے جس سے اس کی کسی بُری نیت کی نشاندہی ہو سکتی۔

آکر بیٹھتا۔ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا اور پھر جولیا کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے کی ایک پیالی پی کر واپس چلا جاتا۔ شائد تنویر کے لئے اتنا ہی کافی تھا اور اب تو جولیا بھی اس کی ٹائپ اچھی طرح جان گئی تھی اس لئے وہ بھی اس سے مزے لے لیکر باتیں کرتی۔

انہیں ورتھا کو تلاش کرتے ہوئے دو گھنٹے گزر گئے تھے جولیا نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ہوٹل اور ریستوران چیک کرنے کے لئے کہا تھا۔ صدیقی۔ نعمانی اور خاور کے ذمے اس نے شاپنگ سنٹرز اور بڑے بازار تھے۔ جب کہ جولیا خود تنویر کو ساتھ لئے بڑی سڑکوں پر گشت کرتے ہوئے اُسے تلاش کر رہی تھی۔ لیکن دو گھنٹوں کی مسلسل گشت کے باوجود اب تک کوئی ایسی لڑکی انہیں نظر نہ آئی تھی جس پر انہیں ورتھا ہونے کا شک گزر سکتا۔ اس لئے تنویر اُکتا گیا تھا۔

"یہ ڈھنگ کا کام ہے ——— سڑکوں پر مارے مارے پھرتے رہو" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"شکر کرو کہ کار میں بیٹھے ہو ——— ورنہ ایکسٹو تو یہ حکم بھی دے سکتا تھا کہ پیدل چل کر اُسے تلاش کیا جائے ——— تب کیا کرتے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی! ——— وہ ایسا بھی کر سکتا ہے ——— اُسے کون روک سکتا ہے" ——— تنویر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ اور پھر اس نے ایک چوک پر پہنچتے ہی کار کو بریک لگا دی کیونکہ ٹریفک کی سرخ بتی جل رہی تھی۔

www.urdukorner.com

"ارے یہ ورتھا تو نہیں ـــــ بالکل وہی حلیہ ـــــ ہوبہو وہی"۔ اچانک تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔

"کہاں ـــــ کہاں ہے وہ" ـــــ؟ جولیا نے چونک کر ادھر اُدھر دیکھا۔

"وہ دیکھو! ـــــ وہ سامنے چوک کی دوسری طرف سپورٹس کار میں۔ وہ پچھلی سیٹ پر آنکھیں بند کئے بیٹھی ہے ـــــ اس کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں" ـــــ تنویر نے چوک کی دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل ـــــ بالکل تم نے صحیح شناخت کیا ہے ـــــ میرے خیال میں یہ بےہوش ہے ـــــ لیکن یہ کار چلانے والی لڑکی کون ہے۔ یہ تو مقامی لگتی ہے" ـــــ جولیا نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ کیونکہ بتی سبز ہو چکی تھی۔ اور پھر دونوں کاروں کا چوک کے تقریباً درمیان میں کراس ہوا۔ کیونکہ وہ مخالف سمتوں میں آ جا رہی تھیں۔

جولیا کا جی تو چاہ رہا تھا کہ یہیں چوک کے درمیان سے ہی اپنی کار موڑ لے۔ لیکن ٹریفک کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکتی تھی اور کاریں ایک دوسرے کو کراس کرتی ہوئی مخالف سمتوں میں بڑھ گئیں البتہ تنویر اب گردن موڑ کر پیچھے دیکھ رہا تھا۔

جولیا کو کافی آگے جا کر کار موڑنے کا موقع ملا۔ لیکن جب وہ مڑ کر دوبارہ چوک پر پہنچی تو بتی ایک بار پھر سرخ ہو چکی تھی۔ جولیا کو مجبوراً کار روکنا پڑی۔

"وہ تو نکل جائے گی ـــــ وہ سپورٹس کار ہے" ـــــ تنویر نے بےچین ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس کے نمبر چیک کر لئے ہیں" ـــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد بتی سبز ہوتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ چوک کراس کر کے وہ کار کو انتہائی سپیڈ پر لے آئی اور تھوڑی دیر بعد اس نے سپورٹس کار کو دوبارہ چیک کر لیا۔

"کیا خیال ہے ـــــ اسے یہیں سے نہ آڑا لیں" ـــــ؟ تنویر نے کہا۔

"نہیں ـــــ ہمیں صرف نگرانی کا حکم ملا ہے" ـــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ جولیا کافی فاصلہ دے کر سپورٹس کار کا تعاقب کر رہی تھی۔

مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد جب سپورٹس کار کنگ روڈ پر پہنچ کر عمران کے فلیٹ کے سامنے رک گئی تو جولیا بری طرح چونک پڑی۔ اس کے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ ورتھا والی کار عمران کے فلیٹ کے سامنے رکے گی۔ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کار کافی فاصلے پر روک دی۔

سپورٹس کار رکتے ہی اسے ڈرائیو کرنے والی خوبصورت لڑکی نیچے اتری اور پھر وہ بڑے مطمئن انداز میں فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پہلے بھی فلیٹ میں آتی جاتی رہی ہو اور جولیا بےاختیار دانت پیسنے لگی۔ اسے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ عمران جسے وہ پارسا سمجھتی تھی اتنا پارسا نہیں ہے اس کے اس

www.urdukorner.com

مقامی لڑکی سے ضرور تعلقات ہیں اور یہی بات جولیا کے دل کو آری کی طرح کاٹے جا رہی تھی۔

"مس جولیا! ـــــ یہ لڑکی کون ہے" ـــــ ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے بھی شائد یہی سوچا تھا۔

"ہو گی کوئی طوائف" ـــــ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اور تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی بیزاری کی گرد یکلخت غائب ہو گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد لڑکی واپس آتی دکھائی دی اور جولیا اور تنویر یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کے ساتھ سلیمان بڑے مودبانہ انداز میں نیچے آ رہا تھا۔ پھر سلیمان نے آگے بڑھ کر جلدی سے پچھلی نشست پر موجود ورتھا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ اور لڑکی اس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"اوہ! ـــــ یہ تو کوئی خاص ہی چکر ہے ـــــ سلیمان بھی اس لڑکی سے کافی واقف معلوم ہوتا ہے" ـــــ تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور تنویر کی بات سن کر جولیا کا پہلے سے بگڑا ہوا چہرہ اور زیادہ بگڑنے لگ گیا۔

"میں اس کا خون پی جاؤں گی" ـــــ جولیا نے یکلخت بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار تیزی سے آگے بڑھائی اور پھر اسے سپورٹس کار کے پیچھے روک کر وہ تیزی سے اچھل کر نیچے اتری اور پھر دوڑتی ہوئی اس طرح سیڑھیاں چڑھنے لگی جیسے

اس کی کوشش ہو کہ وہ اڑ کر فلیٹ تک پہنچ جائے۔ وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اوپر چڑھ رہی تھی۔ اور اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

جولیا کی حالت دیکھ کر تنویر کے چہرے پر مسرت کے آثار ابھر آئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب جولیا عمران کا لازماً حشر کر دے گی اور وہ عمران کا یہ حشر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا اس لئے وہ بھی کار سے اتر کر جولیا کے پیچھے لپکا۔

www.urdukorner.com

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی جینی کولینز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جینی سپیکنگ" ——— جینی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میڈم! ——— میں آرتھر بول رہا ہوں ——— ہم نے ورتھا کو ٹریس کر لیا ہے" ——— دوسری طرف سے آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"اچھا! ——— کہاں ہے وہ" ——— جینی کولینز نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم! ——— ہم نے اُسے ایک سپورٹس کار میں چیک کیا ہے۔ اس کار کو ایک مقامی لڑکی چلا رہی تھی جب کہ ورتھا پچھلی سیٹ پر نیم دراز تھی ——— اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی ——— جسم بھی زخمی معلوم ہوتا تھا اور یقیناً وہ بے ہوش تھی ——— وہ لڑکی اُسے کنگ روڈ کے ایک فلیٹ پر لے گئی ہے اس فلیٹ کا نمبر ۲۰۰ ہے

اور مادام! ——— ایک اور کار بھی کچھ دیر بعد وہاں پہنچی ہے اس میں ایک غیر ملکی لڑکی اور ایک مقامی نوجوان اتر کر اوپر فلیٹ میں گئے ہیں ——— اب آپ جیسا حکم کریں" ——— آرتھر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"وہ یقیناً ورتھا کا کوئی خفیہ اڈہ ہوگا ——— تم اس کی مکمل نگرانی کرو ——— میں خود وہیں پہنچ رہی ہوں۔ اس کے بعد صورت حال جیسی ہوگی ——— ویسا ہی حکم دوں گی" ——— جینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا اور کرسی سے اُٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے کنگ روڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

کنگ روڈ پر پہنچ کر وہ ذرا سی آگے بڑھی تو ایک آدمی نے ہاتھ ہلا کر اُسے رکنے کا اشارہ کیا تو جینی نے کار روک دی۔

"مادام! ——— باس آرتھر مجھے آپ کے لئے یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ ورتھا کو پچھلی طرف سے ایک کار میں بٹھا کر کہیں خفیہ طور پر لے جایا گیا ہے ——— ہمارے آدمیوں نے انہیں چیک کر لیا لیکن باس آرتھر آپ کو کال کر چکے تھے اس لئے اب وہ اس کار کے پیچھے گئے ہیں اور مجھے یہاں آپ کو اطلاع دینے کے لئے چھوڑ گئے ہیں" ——— اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں لے گئے ہیں ——— فلیٹ کے سامنے تو دونوں کاریں کھڑی ہیں" ——— مادام نے چونکتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"معلوم نہیں مادام! ـــ شاید ابھی باس کی کال آجائے ـــ آپ کی کار میں ٹرانسمیٹر ہے تو اسے تھری فور تھری ایٹ پر فکس کر دیں۔ باس اسی فریکوینسی پر کال کرے گا" ـــ آرتھر کے آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــ جینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کار آگے بڑھادی۔ اب یہ فلیٹ تو اس کے لئے بے کار ہو گیا تھا اس لئے وہ کار آگے بڑھاتے لے گئی۔

جینی نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر آرتھر کے آدمی کی بتائی ہوئی فریکوینسی سیٹ کی اور پھر تھوڑا ہی آگے بڑھی تھی کہ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھرنے لگیں اور جینی نے کار ایک طرف روکی اور ڈیش بورڈ کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ـ ہیلو ـ آرتھر کالنگ ـ اوور" ـــ بٹن پریس ہوتے ہی آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"جینی اٹنڈنگ یو ـ اوور" ـــ جینی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام! ـــ آپ کو میرے آدمی کا پیغام مل گیا ہے۔ ورتھا کو اس فلیٹ کے عقبی حصے سے ایک کار میں ڈال کر لے جایا جارہا تھا کہ میرے آدمیوں نے چیک کر لیا۔ اوور" ـــ آرتھر نے کہا۔

"مجھے رپورٹ مل چکی ہے ـــ آگے بتاؤ۔ اوور" ـــ جینی نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام! ـــ ورتھا کو ایک کوٹھی میں لے جایا گیا ہے ـــ یہ کوٹھی زیرو روڈ پر واقع ہے۔ اوور" ـــ آرتھر نے بتایا۔

"اچھا تو میں وہیں آرہی ہوں ـــ اوور اینڈ آل" ـــ جینی نے

کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے کار آگے بڑھادی۔

جینی کو شہر کا نقشہ پوری طرح یاد تھا اس لئے تھوڑی ہی دیر بعد وہ زیرو روڈ پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر جاکر روکی ہی تھی کہ نیلے رنگ کی ایک کار تیزی سے چلتی ہوئی اس کے قریب آکر رکی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر آرتھر موجود تھا۔

"اس عمارت میں ورتھا کو لے جایا گیا ہے" ـــ آرتھر نے ایک چھوٹی سی کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ کوٹھی تو مجھے خالی لگ رہی ہے" ـــ جینی نے بغور اس رہائشی کوٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ کار اسی کوٹھی میں گئی ہے" ـــ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے کار میں موجود ورتھا کو خود دیکھا ہے" ـــ جینی نے یکلخت کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"خود تو نہیں دیکھا مادام! ـــ لیکن میرا اندازہ ہے کہ اس میں ورتھا موجود تھی ـــ کار کے شیشے مرکری تھے باہر سے اندر نظر نہ آتا تھا ـــ لیکن میں نے ایک عورت کی جھلک اس میں ضرور دیکھی تھی ـــ اور میرا اندازہ ہے کہ وہ ورتھا تھی" ـــ آرتھر نے جواب دیا۔

"او کے! ـــ کار ایک طرف روک کر میرے ساتھ آؤ" ـــ جینی نے کہا اور آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھادی اور پھر وہ اسے سائیڈ میں روک کر نیچے اتر آیا۔ جینی بھی کار سے

www.urdukorner.com

نیچے اُتری اور پھر وہ دونوں اکٹھے ہی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اس عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی جس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اس کھلے پھاٹک کو دیکھ کر جینی کو شک سا پڑا تھا کہ یہ کوٹھی خالی ہے کیونکہ اس نے یہاں ہر جگہ یہی دیکھا تھا کہ کسی رہائشی کوٹھی کا پھاٹک کبھی کھلا نہیں رکھا جاتا۔

"کیا یہ پھاٹک شروع سے کھلا ہوا تھا ——— یا اس کار کے لئے کھولا گیا تھا" ——— ؟ جینی نے پوچھا۔

"جب ہم یہاں پہنچے تو یہ کھلا ہوا تھا ——— اور ورتھا والی کار اندر مڑ رہی تھی" ——— آرتھر نے جواب دیا اور جینی نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد جینی اور آرتھر دونوں کوٹھی کے پھاٹک تک پہنچ گئے۔ جینی نے ایک لمحے کے لئے رک کر باہر سے جائزہ لیا اور پھر اس نے آرتھر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور کوٹھی کے اندر داخل ہو گئی۔ کوٹھی باہر سے تو چھوٹی معلوم ہو رہی تھی لیکن وہ عمارت کے لحاظ سے چھوٹی تھی جبکہ اس کا خالی رقبہ کافی بڑا تھا۔

"یہاں پورچ میں تو کار نظر نہیں آ رہی" ——— جینی نے کہا۔

"کار سائیڈ میں مڑ گئی تھی مادام ——— شائد ادھر گیراج بنا ہوا ہو گا" ——— آرتھر نے جواب دیا اور جینی خاموشی سے آگے بڑھ گئی۔ لیکن ان کے اندر پہنچ جانے کے باوجود وہاں انہیں کوئی آدمی نظر نہ آیا اور جب جینی عمارت میں داخل ہوئی تو اس کا اندازہ

یقین میں بدل گیا کیونکہ واقعی عمارت خالی پڑی ہوئی تھی اور اندر ہر طرف گرد کی موٹی تہہ بتا رہی تھی کہ کوٹھی نہ صرف خالی ہے بلکہ کافی عرصے سے خالی پڑی ہوئی ہے۔ وہ تیزی سے گھوم کر جب سائیڈ سے ہوتی ہوئی اس کے عقبی طرف گئی تو اس نے لاشعوری طور پر ہونٹ بھینچ لئے جب کہ آرتھر یوں اچھلا تھا جیسے اس کے پیر میں اچانک کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔ کیونکہ عقبی طرف بھی ایک پھاٹک موجود تھا جو سامنے والے پھاٹک کی طرح کھلا ہوا تھا۔

"اوہ ——— اوہ تو وہ کار ادھر سے نکل گئی ——— اوہ! ——— مجھے تو اس کا تصور تک نہ تھا" ——— آرتھر نے کہا۔

"آرتھر ——— یہ جاسوسی کا کھیل ہے ——— فارورڈنگ اینڈ کلیئرنگ کا کاروبار نہیں ہے ——— تمہیں پہلے ہی اس کا خیال رکھنا چاہیئے تھا" ——— جینی نے تلخ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گئی۔

"سوری میڈم! ——— دراصل مجھے اس کی توقع نہ تھی" ——— آرتھر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ انہیں تمہاری نگرانی کا علم ہو گیا ہو گا اس لئے تمہیں باقاعدہ ڈاج دیا گیا ہے اور وہ اس میں کامیاب رہے ہیں" ——— جینی نے کہا۔

"آپ کا اندازہ بالکل درست ہے مادام! ——— لیکن اب ہمیں اُسے ٹریس کرنا ہو گا" ——— آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"اب ہمیں دوبارہ اسی فلیٹ پر جانا ہوگا ——— اب وہیں سے ہی ورتھا کا کوئی کلیو مل سکتا ہے" ——— جینی نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار واپس کنگ روڈ کی طرف بڑھنے لگی۔ لیکن کنگ روڈ پر پہنچتے ہی ڈیش بورڈ کے نیچے فٹ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں ابھرنے لگیں اور جینی نے چونک کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— آرتھر کالنگ۔ اوور" ——— ٹرانسمیٹر پر آرتھر کی آواز ابھری۔

"یس ——— جینی اٹنڈنگ۔ اوور" ——— جینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ آرتھر کی کار اس کی کار کے عقب میں آ رہی تھی۔ اور اس کال کا کوئی مقصد اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا اس لئے آرتھر کی آواز سن کر وہ حیرت زدہ ہو گئی تھی۔

"مادام! ——— وہ سیاہ رنگ کی کار جو آپ کی کار سے آگے جا رہی ہے ——— یہی وہ کار ہے جس میں ورتھا کو لے جایا گیا تھا ——— میں نے اس کے نمبر چیک کر لئے ہیں۔ اوور" ——— آرتھر کی آواز سنائی دی۔

جینی نے چونک کر اپنے آگے دوڑتی ہوئی کاروں کو دیکھا اور پھر اسے سیاہ رنگ کی ایک لمبی سی کار نظر آ گئی جس کے شیشے واقعی بلائنڈ تھے۔ اور ان شیشوں کے اندر نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ یہ کار ایک بائی روڈ سے نکل کر اس کے آگے دوڑ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے ——— تم اسے چیک کرو ——— شاید یہ فلیٹ کے

سامنے کی بجائے اسی خفیہ راستے پر چلے ——— میں فلیٹ کے سامنے جاؤں گی ——— اوور اینڈ آل" ——— جینی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اور پھر واقعی جینی کا اندازہ درست ثابت ہوا۔ سیاہ رنگ کی کار اچانک ایک سائیڈ گلی میں گھوم گئی۔ جینی اپنی کار آگے لے گئی اور پھر چند لمحوں بعد وہ فلیٹ کے سامنے پہنچ گئی۔ فلیٹ کے سامنے ابھی تک وہ دونوں کاریں موجود تھیں۔ جینی نے کار ان کے قریب روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ فلیٹ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی اس کے چہرے پر اب فیصلہ کن تاثر نمایاں تھا۔

www.urdukorner.com

بانو بیہوش اور زخمی ورمتھا کو بڑی مشکل سے اٹھا کر چڑھائی چڑھتی ہوئی اپنی کار تک پہنچی اور پھر چند لمحے تو وہ ورمتھا کو کار کی پچھلی سیٹ پر ڈال کر سانس برابر کرتی رہی۔ اس کے بعد ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آیا کہ اگر وہ اسی حالت میں دارالحکومت کی سڑکوں پر گئی تو لازماً پولیس اسے روک لے گی اور پھر ورمتھا کے سر سے ابھی تک خون رس رہا تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ ایک تو ورمتھا کے سر پر پٹی باندھ دی جائے تاکہ خون مزید نہ رس سکے۔ اور دوسرا ورمتھا کو پچھلی سیٹ پر اس طرح بٹھایا جائے جیسے وہ خود ہی آنکھیں بند کئے بیٹھی ہو۔ چنانچہ وہ پچھلی سیٹ پر گئی۔ اس نے سیٹ پر لیٹی ہوئی ورمتھا کو اٹھا کر سیٹ پر سیدھا بٹھایا اور اسے بلیٹ سے اچھی طرح باندھ دیا اب ورمتھا بلیٹ کی وجہ سے نیچے گر نہ سکتی تھی۔ کار میں ایک چھوٹا سا

فرسٹ ایڈ باکس موجود تھا۔ اس میں سے بانو نے پٹی نکالی اور بڑی مہارت سے ورمتھا کے سر پر اسے اس طرح باندھ دیا کہ خون رسنا لازماً بند ہو گیا تھا۔

اس کے بعد بانو نے سپیشل لاک کھولا اور کار کو موڑ کر پہاڑیوں سے نیچے اترنے لگی۔

دارالحکومت پہنچ کر وہ سیدھی عمران کے فلیٹ پر پہنچی تاکہ ورمتھا کو عمران کے حوالے کر کے سرخرو ہو سکے۔

کار فلیٹ کے سامنے روک کر وہ جب سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر پہنچی تو فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ اس نے کال بیل بجائی تو چند لمحوں بعد ہی دروازے پر سلیمان نمودار ہوا۔

"اوہ مس بانو ۔۔۔ آپ" ۔۔۔ سلیمان نے بانو کو دروازے پر موجود دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ عمران کہاں ہے ۔۔۔؟" بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ وہ تو موجود نہیں ہیں ۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کہیں گئے ہیں" ۔۔۔ سلیمان نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں گیا ہے ۔۔۔ عجیب پاگل آدمی ہے ۔۔۔ میں اس کے لئے ایک تحفہ لے کر آئی ہوں ۔۔۔ اور وہ نجانے کہاں چلا گیا ہے" ۔۔۔ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تحفہ" ۔۔۔ سلیمان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں تحفہ ۔۔۔ وہ جس لڑکی کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہو گا۔

www.urdukorner.com

میں اسے بیہوش کر کے لے آئی ہوں" ـــــ بانو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے وہ لڑکی" ـــــ؟ سلیمان نے اور زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نیچے کار میں ہے ـــــ کیوں" ـــــ؟ بانو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ مس بانو! ـــــ اُسے نیچے نہیں رہنا چاہیئے ـــــ آیئے! میں اُسے اُٹھا کر فلیٹ میں لے آتا ہوں ـــــ پھر میں عمران صاحب کو تلاش کر کے اُس کی اطلاع دیتا ہوں" ـــــ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بانو نے سر ہلا دیا۔ اور مُڑ کر سیڑھیاں اترنے لگی سلیمان اس کے پیچھے پیچھے تھا اور پھر اُس نے بلیٹ کھول کر ورتھا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر فلیٹ میں پہنچ گیا۔

"آپ یہاں ڈرائینگ رُوم میں تشریف رکھیں ـــــ میں عمران صاحب کو تلاش کرتا ہوں" ـــــ سلیمان نے ڈرائینگ رُوم کے ایک صوفے پر بے ہوش ورتھا کو لٹاتے ہوتے بانو سے کہا اور بانو سر ہلاتی ہوئی ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

سلیمان تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ڈرائینگ رُوم سے باہر نکل گیا اور پھر ابھی بانو اطمینان سے بیٹھی عمران کے اُس ڈرائینگ رُوم کا جائزہ لے رہی تھی کہ سلیمان اندر داخل ہوا۔

"مس بانو ـــــ میں نے چیک کیا ہے کہ کچھ لوگ فلیٹ کی نگرانی

کر رہے ہیں ـــــ اس لئے میں اس لڑکی کو ایک محفوظ کمرے میں پہنچا آتا ہوں" ـــــ سلیمان نے اُس صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جس پر ورتھا بیہوش پڑی تھی۔

"اوہ! ـــــ کون لوگ ہیں" ـــــ؟ بانو نے چونک کر پوچھا۔

"ظاہر ہے مخالف لوگ ہی ہوں گے ـــــ بہرحال آپ بے فکر رہیں ـــــ عمران صاحب کے آنے تک یہ لڑکی محفوظ رہے گی" ـــــ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر ورتھا کو اٹھا کر ڈرائینگ رُوم سے باہر نکل گیا۔

ابھی سلیمان کو گئے ہوئے چند ہی لمحے گذرے ہوں گے کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور بانو یہ آواز سنتے ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی اس کے ذہن میں فوری طور پر یہی خیال آیا کہ مخالف لوگوں کا ذکر سلیمان نے کیا ہے وہی آگئے ہیں۔ لیکن دوسرے ہی لمحے اس کو یہ خیال آیا کہ دشمن اس طرح کال بیل بجا کر نہیں آتے۔ تو وہ ایک طویل سانس لیتی ہوئی دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

کال بیل مسلسل بج رہی تھی لیکن چند لمحے تو بانو بیٹھی رہی کہ سلیمان جا کر دروازہ کھول دے گا۔ مگر جب سلیمان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور اب کال بیل بجانے والے نے شائد بٹن پر مستقل انگلی رکھ دی تھی تو بانو خود ہی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ مسلسل بجتی ہوئی کال بیل کا شور اس کے کانوں میں گونج رہا تھا اور اُسے کال بیل بجانے والے پر بے طرح غصہ آرہا تھا۔ اس نے چٹخنی ہٹا کر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔

www.urdukorner.com

"کیا تمہیں تمیز نہیں ہے" ــــــ دروازہ کھولتے ہوئے بانو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہو! ــــ تو دروازہ بھی تم نے ہی کھولا ہے مس تمیز صاحبہ! وہ سلیمان اور عمران کہاں ہیں" ــــــ دروازے پر کھڑی ایک غیر ملکی لڑکی نے بڑے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بانو کو بڑے ہی غور سے دیکھ رہی تھی اور بانو کو ایک لمحے میں ہی اندازہ ہو گیا کہ اس لڑکی کے دیکھنے کا انداز حاسدانہ ہے۔

"میں ان کی ملازم تو نہیں ہوں کہ ان کی آمد و رفت کا حساب رکھتی پھروں ــــ کون ہو تم" ــــــ؟ بانو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ لڑکی اسے بڑے غصیلے انداز میں ایک طرف ہٹاتی ہوئی آگے بڑھ آئی۔ اس لڑکی کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا مقامی آدمی تھا۔ وہ بھی بڑے غور سے بانو کو دیکھ رہا تھا وہ دونوں سیدھے ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گئے۔ ان دونوں کا انداز خاصا جارحانہ تھا جیسے فلیٹ کے مالک وہ خود ہوں اور بانو اس پر زبردستی قبضہ کئے بیٹھی ہو۔

بانو ہونٹ بھینچتی ہوئی دروازہ بند کئے بغیر ان کے پیچھے لپکی۔ اسے اب سلیمان پر غصہ آ رہا تھا جو نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔

"کہاں ہے وہ سلیمان! ــــ وہ بھی نظر نہیں آ رہا ــــ حالانکہ اس بیہوش لڑکی کو وہ ہمارے سامنے اٹھا کر لایا تھا" ــــ غیر ملکی لڑکی نے بانو کے اندر داخل ہوتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"ایک بار بتایا ہے کہ میں ان کی ملازم نہیں ہوں ــــ سمجھیں!

ں لئے اپنا لہجہ درست کر کے میرے ساتھ بات کرو ــــــ ورنہ ں تو تم جیسے لوگوں سے بات کرنا بھی اپنی توہین سمجھتی ہوں" ــــ انو کا غصہ اب پورے عروج پر پہنچ چکا تھا۔ اور اس کا جواب سن ر غیر ملکی لڑکی کا ہاتھ تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ مقامی آدمی نے تیزی سے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"مس جولیا! ــــ کیا کر رہی ہیں آپ! ــــ نجانے یہ کون ہے پہلے پتہ تو چلے" ــــــ مقامی آدمی نے کہا۔

"اوہ! ــــ تو تم ہو وہ جولیا ــــــ جسے عمران بوڑھی میم کہہ رہا تھا" ــــــ بانو نے چونکتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس بار ہ غور سے جولیا کو اس طرح دیکھنے لگی جیسے اندازہ کر رہی ہو کہ کیا ں میں کوئی ایسی بات ہے کہ عمران اس سے شادی کر سکے۔

"کیا کہا ــــ؟ کیا بکواس کر رہی ہو ــــ گھٹیا عورت" ــــ جولیا ڑھی میم کا لفظ سنتے ہی بری طرح بھڑک اٹھی۔

"یو شٹ اپ نانسنس! ــــ تمہیں اندازہ ہے کہ تم کس سے بات ر رہی ہو" ــــــ اس بار بانو نے چیختے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں! ــــ مجھے تم جیسی طوائفوں کا اچھی طرح اندازہ ہے ــــ واہ مخواہ مردوں کے گلے پڑ جاتی ہیں" ــــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے داب دیا۔

"اوہ! ــــ تو تم نے مجھے طوائف کہا ہے ــــ تم نے" ــــ بانو ے تو تن بدن میں آگ لگ گئی اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے ریوالور نکال لیا۔ جولیا کو شاید اس کی طرف سے ایسی حرکت

www.urdukorner.com

کی توقع نہ تھی اس لئے وہ تو فوری طور پر حرکت نہ کر سکی۔ لیکن تنویر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے بڑی پھرتی سے بانو کے اس ہاتھ پر ضرب لگائی جس میں ریوالور تھا۔ لیکن بانو اس دوران ٹریگر دبا چکی تھی اس لئے دھماکے سے ڈرائینگ روم تو گونج اٹھا لیکن تنویر کے بروقت اقدام سے بانو کا ہاتھ اوپر کی طرف اٹھ گیا اور گولی چھت سے ٹکرا کر نیچے آگری۔ اگر تنویر کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو گولی یقیناً جولیا کے سینے پر پڑتی۔ اور تنویر نے دوسری گولی چلنے کی مہلت دیئے بغیر ریوالور بانو کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔

ادھر جولیا نے گولی چلتے ہی لاشعوری طور پر انتہائی پھرتی سے اپنا ریوالور نکال لیا تھا۔ لیکن اس بار بھی تنویر نے ہی عقلمندی کی اور جولیا کا ہاتھ نیچے کر دیا۔

"کیا کر رہی ہیں آپ مس جولیا ۔۔۔ نجانے یہ لڑکی کون ہے" تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ کوئی بھی ہو تنویر! ۔۔۔ لیکن اب یہ میرے ہاتھوں سے زندہ نہیں بچ سکتی" ۔۔۔ جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تم مجھے مارو گی ۔۔۔ تم ۔۔۔ شکل دیکھی ہے کبھی اپنی ۔۔۔ میں کوئی گری پڑی لڑکی نہیں ہوں ۔۔۔ اس ملک کے سب سے بڑے جاگیر دار نواب شہریار خان کی اکلوتی بیٹی بانو ہوں ۔۔۔ تم جیسی لڑکیاں تو میرے جوتے صاف کرنا فخر سمجھتی ہیں" ۔۔۔ بانو نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو تم نواب شہریار خان کی لڑکی ہو" ۔۔۔ تنویر نے

بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اُسے جینی کو لینے والا سارا واقعہ یاد آگیا تھا اور اس بار جولیا کا چہرہ بھی یکلخت بجھ سا گیا تھا۔ جینی والا تمام واقعہ اُسے بھی یاد آگیا تھا اور پھر تنویر کی رپورٹ کہ جینی نواب شہریار خان کی حویلی میں جا رہی ہے اور اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران بھی وہیں گیا ہوا تھا۔

"ہاں! ۔۔۔ میں نواب شہریار خان کی لڑکی ہوں ۔۔۔ اب بولو" بانو نے جولیا کا بجھتا ہوا چہرہ دیکھ کر بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

"وہ ورتھا کو تم کہاں سے لائی ہو ۔۔۔ اور وہ کہاں ہے" ۔۔۔؟ جولیا نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"تم ورتھا کو کیسے جانتی ہو ۔۔۔ کیا عمران نے تمہیں بتایا تھا ۔۔۔ اور ہاں! ۔۔۔ وہ سلیمان کہاں مر گیا ۔۔۔ کہہ رہا تھا کہ دشمن فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہیں ۔۔۔ اس لئے ورتھا کو میں محفوظ کمرے میں چھوڑ آتا ہوں" ۔۔۔ بانو نے چونک کر بیرونی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مس بانو! ۔۔۔ تم نے سوال کا جواب نہیں دیا ۔۔۔ ورتھا کو تم کہاں سے لائی ہو" ۔۔۔؟ اس بار جولیا کی بجائے تنویر نے پوچھا۔

"میں تمہیں بتانے کی پابند ہوں جو تم مجھ سے سوال جواب کر رہے ہو ۔۔۔ میں نے تو عمران کو کبھی گھاس نہیں ڈالی حالانکہ وہ میرے پیچھے پاگل ہو رہا ہے" ۔۔۔ بانو نے ناک چڑھاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے پیچھے پاگل ہو رہا ہے ۔۔۔ ہونہہ! ۔۔۔ تو تمہیں بھی

www.urdukorner.com

غلط فہمی ہو ہی گئی ہے" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس کا انداز اب ایسا تھا کہ جیسے اُسے بانو پر ترس آ رہا ہو۔

"مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہے ——— غلط فہمی تمہیں ہو گی ——— تم خود اس سے پوچھ لینا ——— اس نے ہزار بار میری منت کی ہے کہ میں اس سے شادی کے لئے ہاں کر دوں ——— لیکن میں اس احمق سے شادی کروں گی۔ ہونہہ" ——— بانو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اور اس بار بانو کا جواب سن کر جولیا بے اختیار ہنس پڑی اب تو اسے واقعی بانو پر ترس آ رہا تھا۔

"مجھے تو تم اس کے پیچھے پاگل ہوئی نظر آ رہی ہو ——— اس کے لئے کام کرتی پھر رہی ہو ——— اس کے فلیٹ کے چکر کاٹ رہی ہو ——— وہ گھر میں نہیں ہے پھر بھی تم اس کے فلیٹ میں دھرنا مارے بیٹھی ہو" ——— جولیا نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"میں اس کے پیچھے پاگل نہیں ہو رہی ——— میں تو اُسے بتانا چاہتی ہوں کہ بانو میں کتنی صلاحیتیں ہیں ——— اور تم دیکھ لو کہ میں نے نہ صرف ورتھا کو بے ہوش کر دیا ہے ——— بلکہ میں اس کا وہ خفیہ ہیڈ کوارٹر بھی جانتی ہوں ——— جہاں اس نے وہ پتھر چھپا رکھے ہیں ——— جنہیں وہ ایکریمیا منتقل کرنا چاہتی ہے ——— میں سب کچھ جانتی ہوں ——— سب کچھ" ——— بانو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے وہ خفیہ ہیڈ کوارٹر ——— اب تم مجھے بتاؤ گی" ——— ؟

اچانک دروازے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور بانو کے ساتھ ساتھ جولیا اور تنویر بھی یہ آواز سنتے ہی بُری طرح چونک پڑے۔ اور دونوں دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔

"جینی کوینیز تم" ——— بانو۔ تنویر اور جولیا تینوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔ کیونکہ دروازے پر جینی کوینیز ہاتھ میں ریوالور پکڑے کھڑی تھی۔

"ہاں میں ——— اور سنو! ——— کوئی غلط حرکت نہ کرنا۔ ورنہ" ——— جینی نے تیز لہجے میں کہا۔

لیکن شاید لاشعوری طور پر تنویر اور جولیا دونوں کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے تھے کہ یکلخت کمرہ زوردار دھماکوں سے گونج اٹھا اور دوسرے لمحے تنویر اور جولیا دونوں کے حلق سے زوردار چیخیں نکلیں اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے صوفے سمیت پیچھے اُلٹ گئے جینی کے ریوالور سے نکلنے والی گولیاں نشانے پر پڑی تھیں۔

"مادام ——— مادام" ——— اچانک جینی کے پیچھے آرتھر کی تیز آواز سنائی دی۔ آرتھر شاید بیرونی دروازے پر موجود تھا اور گولیاں چلنے کی آواز سن کر بھاگتا آ رہا تھا۔

بانو حیرت بھرے انداز میں کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ دوسرے لمحے جینی نے بجلی کی سی پھرتی سے یکلخت بانو کی گردن پر کھڑی کلائی کی زوردار ضرب لگائی اور بانو بُری طرح چیختی ہوئی صوفے پر گری۔ وہ نشانے پر پڑنے والی ایک ہی ضرب سے بیہوش

www.urdukorner.com

ہو چکی تھی۔

"اسے اٹھا کر لے چلو —— جلدی! —— یہ سارا راز جانتی ہے۔"
جینی نے چیختے ہوئے کہا اور آرتھر نے بجلی کی سی تیزی سے آگے
بڑھ کر صوفے پر ڈھیر ہوئی بانو کو اٹھا لیا۔

اسی لمحے جینی قدموں کی آواز سن کر تیزی سے مڑی اور دوسرے
لمحے اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور دروازے پر نمودار ہونے والا
سلیمان یکلخت چیختا ہوا پشت کے بل گیلری میں گر پڑا۔

آرتھر اور جینی بانو کو اٹھائے تیزی سے ڈرائینگ روم سے باہر
نکلے اور دوڑتے ہوئے فلیٹ کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ورتھا کی آنکھ کھلی تو چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں
پڑی رہی۔ پھر وہ یکلخت اچھل کر بیٹھ گئی اور حیرت سے اِدھر اُدھر
دیکھنے لگی۔

"اوہ! —— یہ وہ غار تو نہیں" —— ورتھا نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ کیونکہ اُس کا جسم
بندھا ہوا نہ تھا۔

"یہ تو وہی کمرہ لگتا ہے —— جہاں سے وہ نقلی ڈی۔ فور ہمیں لے
گیا تھا —— اس کا مطلب ہے کہ میں عمران کی قید میں ہوں" ——
ورتھا نے کمرے کو دیکھتے ہوئے ہونٹ بھینچ کر کہا اور پھر وہ تیزی
سے دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ دروازہ دوسری طرف سے بند
تھا۔ ورتھا کچھ دیر دروازہ کھولنے کے لئے زور آزمائی کرتی رہی۔ پھر
اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اب اس نے کمرے کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔

www.urdukorner.com

تاکہ فرار ہونے کے لئے کوئی اور راستہ ڈھونڈ نکالے۔ لیکن کمرہ بالکل بند تھا اس میں کوئی کھڑکی یا روشندان تو ایک طرف معمولی سا سوراخ تک نہ تھا۔ اس کے باوجود ورتھا کو سانس لیتے ہوئے گھٹن کا احساس نہ ہو رہا تھا۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ تازہ ہوا کا کوئی خاص انتظام کیا گیا تھا۔ ورتھا کے پورے جسم میں درد کی لہریں دوڑ رہی تھیں اور اسے ہوش میں آتے ہی احساس ہو گیا تھا کہ وہ خاصی زخمی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اُسے اپنی حالت خطرناک محسوس نہ ہو رہی تھی۔ اس نے سر پر ہاتھ پھیرا تو بے اختیار چونک پڑی۔ کیونکہ سر پر باقاعدہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اُسے یاد آ گیا کہ باؤ سے لڑتے ہوئے کے۔ وِن کے پتھروں میں وہ دفن ہو گئی تھی۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اب اُسے اپنے آپ پر بے طرح غصہ آ رہا تھا کہ آخر اس نے باؤ کو فوری طور پر گولی کیوں نہ مار دی۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ باؤ نے عمران کو اس غار کا پتہ بتا دیا ہو گا اور اب وہ پھر لازماً مقامی سیکرٹ سروس کے ہتھے چڑھ گئے ہوں گے۔

ابھی وہ ہونٹ بھینچے یہی سوچ رہی تھی کہ اس نے دروازے کی طرف کھٹکا سا سنا تو وہ بُری طرح چونک کر دروازے کی طرف مڑ گئی۔ کھٹکے کی دوسری آواز واضح تھی اور ورتھا کو یقین ہو گیا کہ کوئی باہر سے دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں لگ کر کھڑی ہو گئی تاکہ دروازہ کھولنے والے پر حملہ کر سکے۔

دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور عمران اندر داخل

ہوا۔ ورتھا نے یکلخت اچھل کر اس پر حملہ کر دیا لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختی ہوئی کمرے کے عین درمیان میں ایک دھماکے سے جا گری تھی۔ حملہ ہوتے ہی عمران نے نہ صرف تیزی سے ایک طرف ہٹ کر اپنے آپ کو بچا لیا تھا بلکہ اس کا ہاتھ ورتھا کی بغل کے نیچے اس قدر قوت سے پڑا تھا کہ ورتھا کسی گیند کی طرح فضا میں اچھلتی ہوئی پشت کے بل کمرے کے وسط میں قالین پر جا گری تھی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی بغل کے نیچے کوئی بم سا پھٹ پڑا ہو۔

نیچے گر کر ورتھا نے اپنی قوت ارادی کے بل پر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا سانس رکنے لگا اور وہ چکرا کر دوبارہ نیچے گر گئی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی بائیں بغل کے نیچے موجود پسلیاں ٹوٹ کر اندر گھس گئی ہوں اور انہوں نے اس کا سانس روک لیا ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے رنگ برنگے ستارے سے ناچنے لگے۔

اسی لمحے عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر یکلخت اُسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کے گال پر زوردار تھپڑ لگا اور ورتھا کا نہ صرف رکا ہوا سانس بحال ہو گیا بلکہ ساتھ ہی اس کے حلق سے خود بخود ایک چیخ سی نکل گئی۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ اُسے اپنا حلق خون سے بھرا ہوا محسوس ہونے لگا۔

سانس بحال ہوتے ہی ورتھا کا جسم تیزی سے تڑپا اور اس نے یکلخت گھٹنے جوڑ کر عمران کے سینے پر ضرب لگانی چاہی۔ لیکن اس

www.urdukorner.com

سے پہلے کہ اس کے جڑے ہوئے گھٹنے پوری قوت سے عمران کے پیٹ پر پڑتے، عمران نے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور ورتھا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم برف کا بن گیا ہو۔ اس کی آنکھیں اتنی تیزی سے پھیلیں کہ جیسے اچھل کر حلقوں سے باہر جا گریں گی۔ اس کا سانس یکلخت رک گیا اور دماغ پر جیسے طوفانی لہروں نے یلغار کر دی ہو۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ لیکن پھر اس کے جسم میں درد کی ایک تیز لہر سر سے پیروں تک دوڑتی چلی گئی اور اس کے ذہن پر پھیلی ہوئی سیاہ چادر یکلخت سمٹ گئی اور پھر وہ دھڑام سے قالین پر گر گئی۔ عمران نے اسے قالین پر اچھال دیا تھا۔ نجانے اس کی گردن کی کونسی رگ دب گئی تھی کہ ورتھا نے چیخنے کی کوشش کی تو اس کے حلق سے آواز نہ نکلی اور اٹھنے کی کوشش کی تو وہ بے اختیار گھومتی ہوئی پھر منہ کے بل قالین پر گر گئی۔ اس کے گھومنے اور گرنے کا انداز ایسا تھا جیسے پاگل کتا اپنی دُم کو پکڑنے کی کوشش میں گھومتا ہے۔

"یہ ہلکا سا سبق ہے مس ورتھا! ــــ میں چاہوں تو تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی علیحدہ علیحدہ رقص کرنا شروع کر دے" ــــ عمران کی سرد آواز ورتھا کے کانوں سے ٹکرائی اور ورتھا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کوئی حقیر سی گلہری ہو اور اس کے سامنے ایک پہاڑ موجود ہو۔

"مم ــ مم ــ مجھے کیا ہو گیا ہے ــــ مم ــ مم ــ میں مر رہی ہوں" ــــ ورتھا نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر گھوم کر نیچے گر گئی۔

"تم ساری عمر اسی طرح گھوم گھوم کر گرتی رہو گی" ــــ عمران کی
...ٹ کھانے والی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"مم ــ مم ــ مجھے معاف کر دو ــــ رحم کرو مجھ پر ــ مم ــ"
...رتھا کے حلق سے لاشعوری طور پر الفاظ ابلنے لگے۔ اور عمران نے
...ک کر اس کی گردن ایک ہاتھ سے پکڑی اور پھر ایک زوردار جھٹکا
...ے کر اسے نیچے پھینکا تو ورتھا کے حلق سے خودبخود لمبے لمبے سانس
...لنے لگے۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے کسی نے اس کی ٹوٹی ہوئی
...ردن کو دوبارہ جوڑ دیا ہو۔ اور اب جسم میں لہریں لیتا ہوا درد بھی یکدم
...ور ہو گیا تھا۔ اور دماغ پر بار بار جھپٹتے ہوئے اندھیرے بھی یکلخت
...ٹ گئے تھے۔ اور اسے عجیب سا سکون محسوس ہونے لگا تھا جیسے
...ں کے جسم پر موجود ہزاروں ٹنوں کا بوجھ کسی نے ہٹا لیا ہو۔

"تت ــ تت ــ تم کوئی جادوگر ہو ــ جادوگر" ــــ ورتھا
...ے اسی طرح لیٹے لیٹے بے اختیار سامنے کھڑے ہوئے عمران کو
...یکھتے ہوئے کہا۔

"سنو ورتھا! ــ میرے پاس قطعاً وقت نہیں ہے ــــ بانو
...یں اٹھا کر میرے فلیٹ میں لے آئی تھی ــــ میں اس وقت
...اں موجود نہ تھا ــــ میرے ملازم سلیمان نے مجھ سے رابطہ قائم کیا تو
...ں نے اسے ہدایت کی کہ وہ تمہیں یہاں پہنچا دے ــــ وہ
...ہیں یہاں پہنچا گیا ــــ اس دوران میرے دو ساتھی بھی بانو کا
...اقب کرتے ہوئے فلیٹ میں پہنچ گئے اور میرا ملازم جب واپس
...نچا تو جینی اپنے ساتھی سمیت وہاں پہنچ گئی اور اس نے میرے

www.urdukorner.com

دو ساتھیوں اور ملازم کو گولی مار دی ـــــ اور بانو کو زبردستی اغو
کے ساتھ لے گئی ہے ـــــ میں جب فلیٹ پر پہنچا تو وہ تینوں
زخمی ہوتے پڑے تھے۔ میں نے انہیں ہسپتال پہنچایا ـــــ
فوری آپریشن ہو جانے کی وجہ سے ان تینوں کی جانیں بچ گئی
لیکن وہ تینوں شدید زخمی ہیں ـــــ انہی کے بیان سے مجھے پتہ
ہے کہ بانو نے انہیں بتایا ہے کہ وہ تمہارے اس خفیہ ہیڈ کوا
جانتی ہے ـــــ جہاں تم نے وہ پتھر چھپا رکھے ہیں جن میں کے
موجود ہے اور تم انہیں ایکریمیا منتقل کرنا چاہتی تھیں ـــــ ج
عین اسی لمحے اندر داخل ہوئی تھی اور اس نے یہ فقرہ کہا ہے
اب بانو اسے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتائے گی ـــــ اس کے بعد ا
نے میرے ساتھیوں کو گولی ماری اور بانو کو ساتھ لے گئی ہے۔
لئے میں سیدھا یہاں آیا ہوں ـــــ اب تم مجھے بتاؤ کہ وہ خفیہ ہیڈکو
کہاں ہے ـــــ کیونکہ بانو ایک عام گھریلو لڑکی ہے جینی لازماً ا
پر غیر انسانی تشدد کرے گی ـــــ اور نتیجہ یہ کہ وہ بانو سے ہیڈ
کا پتہ معلوم کر کے فوری طور پر لازماً وہاں پہنچے گی ـــــ اور میں
ہر قیمت پر اس جینی کو عبرت ناک سزا دینا چاہتا ہوں" ـــــ ع
نے انتہائی کرخت اور سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"میں ایک شرط پر تمہارا باقاعدہ ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں
مجھے اس جینی سے نمٹنے دو ـــــ میں وعدہ کرتی ہوں کہ اس
انتقام لینے کے بعد میں تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دوں گی ـــــ
اس کے ساتھ پیشہ ورانہ رقابت ہے ـــــ میں مشن سے تو ہاتھ

ارہ کر سکتی ہوں ـــــ لیکن جینی مجھ سے برتری حاصل کر جائے۔ یہ
ں گوارہ نہیں سکتی ـــــ ورنہ تم جانتے ہو کہ میں سپر ایجنٹ ہوں
چاہے کتنا ہی مجھ پر تشدد کر لو ـــــ میرے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ
ر دو ـــــ لیکن اگر میں کچھ بتانا نہ چاہوں تو ہرگز نہیں بتاؤں گی" ـــــ
رتھا نے اس بار خاصے بااعتماد لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے ـــــ اگر تم ایسا چاہتی ہو تو ایسا ہی سہی ـــــ اور
نو! ـــــ اگر تم تعاون کرو تو مجھے تمہارے اس مشن سے بھی کوئی
ض نہیں ہے ـــــ کے۔ وَن سپر طاقتوں کے درمیان تو وجہ نزاع
ن سکتا ہے ـــــ پاکیشیا کے لئے یہ بے کار ہے ـــــ پاکیشیا کے
س ایسی لیبارٹری ہی پچاس سال تک بھی نہیں قائم ہو سکتی۔
ہاں کے۔ وَن کو استعمال کیا جا سکے ـــــ میں تو اپنے ساتھیوں کا
انتقام لینا چاہتا ہوں اور بس" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے
جواب دیا۔
"اوہ! ـــــ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں مشن میں بھی کامیاب رہوں
گی" ـــــ ورتھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس بار وہ اچھل
کر کھڑی ہو گئی۔
"بولو! ـــــ کہاں جانا ہے" ـــــ ؟ عمران نے ہونٹ بھینچتے
ہوتے پوچھا۔
"تم مجھے آزاد کر دو ـــــ اور میرے تعاقب میں آ جاؤ" ـــــ ورتھا
نے کہا۔
"سوری مس ورتھا! ـــــ میں اندھی چال چلنے کا عادی نہیں ہوں۔

www.urdukorner.com

مجھے پتہ بتاؤ۔۔۔ اس کے بعد میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ تم اپنی مرضی سے اپنا مشن مکمل کر سکتی ہو۔۔۔ لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا۔۔۔ تو پھر ہر رعائیت ختم"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں تم پر اعتماد کرتی ہوں"۔۔۔ ورتھا نے کہا اور پھر اس نے دارالحکومت میں شمالی پہاڑیوں میں موجود اس غار کا تفصیلی پتہ عمران کو بتا دیا۔

"اوکے!۔۔۔ آؤ میرے ساتھ۔۔۔ میں تمہیں عمارت سے باہر پہنچا آتا ہوں۔ اس کے بعد تم جانو اور تمہارا کام"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن کیا تم نے جینی سے انتقام لینے کا ارادہ بدل دیا ہے"۔۔۔ ورتھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ارادہ بدلا نہیں کرتا۔۔۔ لیکن انتقام لینے کا میرا اپنا انداز ہے میں لے لونگا انتقام۔۔۔ تم فکر نہ کرو"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ورتھا کو لئے کمرے سے باہر نکلا۔ باہر ایک طویل برآمدہ تھا اس کے بعد وسیع صحن اور پھر ایک بڑا پھاٹک۔

"کیا یہ عمارت مقامی سیکرٹ سروس کی ہے"۔۔۔؟ ورتھا نے حیرت بھرے انداز میں اس قلعہ نما عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا ملک بے حد پسماندہ ہے مس ورتھا!۔۔۔ اس لئے یہاں کی سیکرٹ سروس کو اتنی بڑی عمارت نہیں مل سکتی۔۔۔ یہ تو میری ہونے والی بیوی کی ملکیت ہے۔۔۔ اس کا والد بادشاہوں کی اولاد ہے اس نے یہ عمارت اپنی بیٹی کو جہیز میں دینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اس کی بیٹی میرے سڑے بُسے فلیٹ میں رہنے کی بجائے اس عمارت میں

رہے اور مجھے شادی سے پہلے اس عمارت میں اس لئے رکھا جا رہا ہے تاکہ میں شاہی عمارتوں میں رہنے کے آداب سیکھ جاؤں۔۔۔ ورنہ تنگ سے فلیٹ میں رہنے والا دولہا جب اس عمارت میں پہلی بار داخل ہوگا تو شائد اُسے حجلہ عروسی تک جانے کے لئے چودہ ہزار میٹر کی ریس لگانی پڑے۔ اور تم جانتی ہو کہ اول تو اس ریس کے اختتام سے پہلے ہی دولہا صاحب بے دم ہو کر گر جائیں گے۔ اور اگر ہمت کر کے وہ حجلہ عروسی تک پہنچ بھی گیا تو پھر حجلہ عروسی اس کے لئے مقبرہ عروسی یقیناً بن چکا ہوگا"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور ورتھا بے اختیار ہنس پڑی۔ اور پھر حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی جو اس وقت ایک معصوم سا نوجوان نظر آ رہا تھا حالانکہ کچھ دیر پہلے اسی عمران کا چہرہ دیکھ کر اس کے رونگٹے خود بخود کھڑے ہو گئے تھے۔

"مجھے غور سے مت دیکھو۔۔۔ میری ہونے والی بیوی کو پتہ چل گیا تو اتنی وسیع عمارت میں میری قبر بھی کسی کو نہ ملے گی"۔۔۔ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی عجیب و غریب آدمی ہو۔۔۔ انتہائی حیرت انگیز"۔۔۔ ورتھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ یہ فقرہ بولتے ہوئے ورتھا نے جن نظروں سے عمران کو دیکھا تھا اس نے عمران کو بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

اگر میں تم سے ملاقات کرنا چاہوں تو تم کہاں مل سکو گے"۔۔۔؟ پھاٹک کراس کرتے ہوئے ورتھا نے مڑ کر عمران سے پوچھا۔

"ارے ہاں!۔۔۔ ملنے کے لئے نظر جھکانا پڑتی ہے۔۔۔ بشرطیکہ

www.urdukorner.com

آنکھوں پر عینک نہ لگی ہوئی ہو ——— ورنہ نظریں جھکاتے ہی عینک گر پڑے گی اور معاملہ صاف" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھاٹک کی کھڑکی بند کر دی۔ اس کے چہرے پر یکلخت تناؤ کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ وہ انتہائی تیزی سے مڑا اور آپریشن روم کی طرف دوڑتا گیا۔

"کیا پوزیشن ہے" ——— عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی کرسی پر بیٹھے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں نے ممبروں کو شمالی پہاڑیوں پر نگرانی کے لئے بھیج دیا ہے۔ اور نعمانی باہر موجود ہے جو اب درمھا کی نگرانی کرے گا" ——— بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اب آخری میدانِ جنگ وہی ہیڈ کوارٹر ہی بنے گا ——— اس لئے مجھے فوری طور پر وہاں پہنچنا ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

درد کی شدید لہر نے بانو کو آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخ بھی نکل گئی۔ کیونکہ اس کے جسم میں دوڑنے والی درد کی لہر اس قدر تیز تھی کہ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی چھری سے اس کے جسم کی رگوں کو چیرتا جا رہا ہو۔

"جلدی بتاؤ ——— درمھا کا خفیہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ——— ورنہ ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گی" ——— جینی کی چیختی ہوئی آواز بانو کے کانوں میں پڑی اور اس کے ساتھ ہی بانو کا شعور کام کرنے لگ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک ستون سے بندھی کھڑی ہے جب کہ اس کے سامنے جینی ہاتھ میں کوڑا پکڑے کھڑی ہوئی تھی۔ جینی کے پیچھے دو لمبے تڑنگے آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں لئے کھڑے تھے۔

اسی لمحے بانو کو پتہ چلا کہ درد کی یہ شدید ترین لہر کوڑے کی ضرب سے پیدا ہوئی ہے۔

www.urdukorner.com

"گک ـــ گک ـــ کیسا ہیڈ کوارٹر" ـــــ بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ ہی بانو کے حلق سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ پورا کمرہ گونج اٹھا۔ جینی نے پوری قوت سے کوڑا مارا تھا اور بانو کی آنکھوں کے سامنے یکلخت سیاہ سی چادر پھیلتی چلی گئی۔ لیکن پھر درد کی تیز لہر نے ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھول دیں اور بانو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی کھال ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ رہی ہو۔ جینی وحشیانہ انداز میں مسلسل اس پر کوڑے برسا رہی تھی۔

"ب ـــ ب ـــ بتاتی ہوں" ـــــ بانو کے حلق سے ڈوبتی ہوئی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دل بیٹھتا جا رہا ہو۔

"پ ـــ پانی ـــ پانی" ـــــ بانو نے انتہائی مدھم آواز میں لاشعوری طور پر کہا۔

"اسے پانی پلاؤ ـــــ کہیں یہ مر ہی نہ جائے" ـــــ جینی کی اونچی آواز سنائی دی اور بانو کی آنکھوں کے سامنے پھر اندھیرا سا چھانے لگا۔

چند لمحوں بعد یہ اندھیرا ایک بار پھر چھٹتا گیا اور بانو کو سکون سا محسوس ہونے لگا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو ایک آدمی اس کا منہ اونچا کئے ایک جگ سے اس کے حلق میں پانی انڈیل رہا تھا کچھ پانی تو حلق میں جا رہا تھا اور کچھ بانو کے جسم پر بہہ رہا تھا۔ اور شاید یہی پانی تھا جس نے بانو کے زخموں میں لگنے والی مرچوں کی شدت کو کم کر دیا تھا۔

"بتاؤ ـــــ ورنہ اس بار تم دوسرا سانس نہ لے سکو گی" ـــــ جینی نے ایک بار پھر کوڑے کو ہوا میں پٹختے ہوئے کہا۔

"م ـــ م ـــــ میں اس جگہ کی نشاندہی کر سکتی ہوں بتا سکتی نہیں کیونکہ ورکھتا مجھے بیہوش کر کے وہاں لے گئی تھی ـــــ اور پھر مجھے ایک غار میں ہوش آیا تھا ـــــ جہاں وہ پتھر موجود تھے ـــــ ورتھا میری کار لے اڑی تھی اور میں ایک موٹر سائیکل پر اس کا تعاقب کرتی ہوئی وہاں گئی تھی ـــــ لیکن پھر میں نے کار میں سپیشل لاک لگا دیا تھا اس لئے جب ورتھا سے وہ کار نہ چلی تو وہ دوبارہ مجھے بیہوش کر کے اس غار سے نکال کر کار کی طرف لے گئی ـــــ وہاں جا کر اس نے مجھے ہوش دلایا تاکہ میں لاک کھول سکوں۔ لیکن اچانک ورتھا کا پیر پھسل گیا اور وہ گر پڑی ـــــ جس کی وجہ سے مجھے اس پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا ـــــ لیکن ورتھا نے مجھے گرا لیا ـــــ ہم دونوں وہاں لڑتی رہیں کہ ایک نوکیلا پتھر میرے ہاتھ لگ گیا۔ اور میں نے اس پتھر سے اس کے سر پر ضرب لگائی تو وہ بے ہوش ہو گئی۔ اور میں اسے اٹھا کر کار میں لے آئی اور پھر عمران کے فلیٹ پر پہنچا دیا ـــــ وہاں سے عمران کا ملازم اسے لے گیا اور پھر وہ کہاں گئی ـــــ یہ مجھے معلوم نہیں" ـــــ بانو نے رک رک کر ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ اگر اس نے یہیں اس غار کی نشاندہی کر دی تو یہ وحشی عورت لازماً اسے مار ڈالے گی۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر اس کی پوری نشاندہی نہ کی اور اپنی جان بچانے کے لئے اس کے ذہن نے فوراً ہی ایک

www.urdukorner.com

کہانی گھڑلی۔

"ہوں!۔۔۔ تم نے غار کہا ہے۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ہیڈکوارٹر پہاڑیوں پر ہے۔۔۔ اور یہ پہاڑیاں لازماً دارالحکومت کی شمالی پہاڑیاں ہیں۔۔۔ اچھا یہ بتاؤ کہ کار کہاں کھڑی تھی"۔۔۔ جینی نے کچھ سوچ کر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت سے جو پختہ سڑک ان پہاڑیوں پر جاتی ہے وہیں راستے سے ایک چھوٹی پہاڑی سڑک نکلتی ہے۔۔۔ اس سڑک پر میں دیکھ کر بتا سکتی ہوں۔۔۔ تم مجھے وہاں لے چلو۔۔۔ میں تمہیں وہاں پہنچا دوں گی"۔۔۔ بانو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے تمہاری کہانی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے۔۔۔ کیونکہ ورتھا ایسی احتیاطی تدابیر کرتی رہتی ہے۔۔۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے کوئی حرکت غلط کرنے کی کوشش کی۔۔۔ یا مجھے دھوکہ دینے کا سوچا بھی۔ تو تمہاری موت ایسی عبرت ناک ہوگی کہ کتے بھی تمہاری لاش کو نوچنا پسند نہیں کریں گے"۔۔۔ جینی نے غراتے ہوئے کہا۔

"م۔۔۔م۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ کوئی غلط حرکت نہ کروں گی۔ مگر مجھے مارنا مت"۔۔۔ بانو نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے اس غار کی درست نشاندہی کر دی تو تم زندہ رہو گی۔ یہ میرا وعدہ ہے"۔۔۔ جینی نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔ اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گئی۔

"آرتھر!۔۔۔ اسے ستون سے آزاد کر کے ساتھ لے چلو۔۔۔ اور

اپنے آدمیوں کو بھی تیار کر لو۔۔۔ ہمیں فوری طور پر اس ہیڈکوارٹر پر چھاپہ مارنا ہے"۔۔۔ جینی نے ایک لمبے تڑنگے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام!۔۔۔ آپ نے اس بات پر غور کر لیا ہے کہ وہ ورتھا عمران کے قبضے میں ہے۔۔۔ جس طرح آپ نے اس لڑکی سے ہیڈکوارٹر کا پتہ چلا لیا ہے اسی طرح عمران بھی لازماً ورتھا سے پتہ معلوم کرے گا۔۔۔ اور ہوسکتا ہے کہ وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ بھی چکا ہو"۔۔۔ آرتھر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم احمق ہو آرتھر!۔۔۔ جو تم ورتھا اور اس لڑکی کو ایک جیسا سمجھ رہے ہو۔۔۔ میں ورتھا کی فطرت کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ اس کا ایک ایک ریشہ بھی علیحدہ کر دیا جائے۔۔۔ تب بھی اس کی زبان نہیں کھل سکتی۔۔۔ ویسے تم ایسا کرو کہ احتیاطاً ایک آدمی کو پہلے وہاں بھیج دو۔۔۔ وہ صورت حال کا جائزہ لے کر ہمیں ٹرانسمیٹر پر۔۔۔ اوکے۔۔۔ کا کاشن دیگا تو ہم اوپر جائیں گے۔۔۔ اور اگر وہاں کچھ لوگ موجود ہوئے تو پھر ان سے نپٹنے کا سوچ لیں گے"۔ جینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام!۔۔۔ میں انتظامات کرتا ہوں"۔۔۔ آرتھر نے کہا اور جینی سر ہلاتی ہوئی مڑ کر پچھلے دروازے کی طرف بڑھ گئی جب کہ آرتھر کے کہنے پر دوسرے آدمی نے آگے بڑھ کر ستون سے آزاد کرنے کے لئے بانو کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ آرتھر بھی چند لمحے رکنے کے بعد دروازے سے باہر چلا گیا۔

www.urdukorner.com

بانو کے حلق سے ابھی تک ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔

"تم جیسی خوبصورت لڑکی کو کوڑے کھاتے دیکھ کر مجھے بے حد افسوس ہوا تھا" ___ رسی کھولنے والے نے بانو سے مخاطب ہو کر آہستہ آواز میں کہا اور بانو اس کی بات سن کر چونک پڑی۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ میرے ساتھ چند راتیں گذارو گی ___ تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں موت سے بچاؤں گا" ___ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"موت سے ___ تو کیا مجھے مار ڈالا جائے گا" ___ بانو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا ___ کیا تم سمجھ رہی ہو کہ مادام جینی تمہیں زندہ چھوڑ دے گی ___ اگر تم ہمیں سب کچھ بتا دیتیں تو اب تمہاری لاش کو ستون سے آزاد کیا جا رہا ہوتا" ___ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ بانو کو اس کی آنکھوں سے جھلکنے والی ہوس صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"اوہ ___ اوہ ___ پلیز تم جو چاہو گے وہی ہو گا ___ مجھے مرنے سے بچا لو ___ میں مرنا نہیں چاہتی" ___ بانو نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"گڈ ___ لیکن یاد رکھنا ___ اگر دھوکہ دیا تو میں جینی سے زیادہ سفاک ثابت ہوں گا ___ میرا نام جیک ہے" ___ نوجوان نے سخت لہجے میں کہا۔

"مم ___ مم ___ میں دھوکہ نہیں دوں گی ___ میں تمہارے ہر حکم کی تعمیل کروں گی" ___ بانو نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہو رہا ہے جیک ___ ابھی تک یہ آزاد نہیں ہوئی" ___ ؟ اسی لمحے دروازے سے آرتھر کی کرخت آواز سنائی دی۔ اور اس کی آواز سن کر جیک چونک پڑا۔

"باس ___ یہ بار بار بے ہوش ہو رہی ہے ___ اس کی حالت بے خراب ہے ___ ایسا نہ ہو کہ یہ پہاڑیوں تک پہنچنے اور راستے کی نشاندہی کرنے سے پہلے ہی ختم ہو جائے" ___ جیک نے جلدی سے جھک کر بانو کو کاندھے پر اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور بانو نے بھی ہاتھ پیر اس طرح ڈھیلے چھوڑ دیئے جیسے وہ واقعی بیہوش ہونے والی ہے۔

"اوہ ہاں ___ یہ نازک سی لڑکی ہے ___ اور میرا خیال ہے کہ پہلی مرتبہ یہ عملی میدان میں آئی ہے ___ واقعی یہ کہیں مر نہ جائے تم جلدی کرو ___ اسے لے آؤ ___ میں اس کی مرہم پٹی کر دیتا ہوں۔ اسے ابھی مرنا نہیں چاہئے" ___ آرتھر نے چونکتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔

"دیکھا میرا کارنامہ ___ میں تمہیں اسی طرح موت سے بچاؤں گا مگر تم اپنا وعدہ یاد رکھنا" ___ جیک نے آہستہ سے کہا اور بانو نے سر ہلا دیا۔ جیسے واقعی وہ جیک کی ہمدردی پر ایمان لے آئی ہو۔ جیک اسے اسی طرح اٹھائے ایک اور کمرے میں لے آیا۔

www.urdukorner.com

یہاں آرتھر موجود تھا۔ اور اس نے ایک فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔

"اسے یہاں بیڈ پر لٹا دو ——— میں مرہم لگاتا ہوں" ——— آرتھر نے کہا۔

جیک نے سر ہلاتے ہوئے بانو کو کمرے میں موجود ایک بستر پر آرام سے لٹا دیا۔ اور بانو بھی اس طرح بے حس و حرکت بستر پر پڑی رہی جیسے وہ واقعی بے ہوش ہو۔

"باس! ——— میں لگا دیتا ہوں مرہم ——— آپ کیوں تکلیف کر رہے ہیں" ——— جیک نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں! ——— تم باہر جا کر کار میں بیٹھو ——— میں اس کی مرہم پٹی کر کے اسے ساتھ لے کر آ رہا ہوں ——— جلدی کرو" ——— آرتھر نے غصیلے لہجے میں کہا اور جیک بُرے بُرے منہ بناتا ہوا کمرے سے بادل نخواستہ باہر چلا گیا۔

آرتھر نے ایک شیشی سے کریم نکال کر بستر پر بے حس و حرکت پڑی بانو کے زخموں پر لگانی شروع کر دی۔ جہاں جہاں کریم لگ رہی تھی وہاں وہاں بانو کو پرسکون ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا اور ساتھ ہی اسے درد میں کمی بھی محسوس ہو رہی تھی۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"تم خواہ مخواہ اس چکر میں پھنس گئی ہو ——— حالانکہ تم ایک عام سی لڑکی ہو ——— نازک سی گھریلو لڑکی" ——— آرتھر نے مرہم لگاتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"میں کیا کروں ——— نجانے وہ کونسا بدبخت لمحہ تھا جب عمران ہماری حویلی میں آیا تھا ——— اور پھر یہ چکر چل نکلا ——— پلیز! میری زندگی بچا لو ——— مجھے مرنے نہ دو" ——— بانو نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اگر صحیح نشاندہی کر دی ——— اور مادام جینی اس ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئیں تو تمہاری زندگی بچ جائے گی ـ ورنہ نہیں" ——— آرتھر نے کہا۔

"لل ـ لیکن ایسا نہ ہو کہ جینی نشاندہی کے بعد مجھے مار ڈالے"۔ بانو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! ——— ایسا بھی ممکن ہے ——— جینی ایسی ہی لڑکی ہے۔ انتہائی ظالم اور سفاک ——— لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں موت سے بچا لوں گا ——— لیکن اس کے لئے تمہیں بھی میرے ساتھ ایک وعدہ کرنا ہوگا" ——— آرتھر نے کہا۔ اس کے ہاتھ مسلسل زخموں پر مرہم لگانے میں مصروف تھے۔

"کک ـ کیسا وعدہ ——— جلدی بتاؤ" ——— بانو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اس ملک کے ایک بہت بڑے جاگیردار نواب شہریار خان کی اکلوتی لڑکی ہو ——— اور اس کی وسیع و عریض جائیداد کی اکلوتی وارث بھی تم ہو ——— اس لئے اگر تم وعدہ کرو کہ مادام جینی کے اس ملک سے جانے کے بعد تم میرے ساتھ شادی کرو گی ——— تو میں تمہیں بچا لوں گا ——— لیکن یہ بات

www.urdukorner.com

وعدہ کرنے سے پہلے سُن لو کہ اگر تم نے بعد میں مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی ——— تو پھر تمہارا انجام انتہائی عبرت ناک ہوگا۔ میرے ہاتھ بے حد لمبے ہیں" ——— آرتھر نے کہا۔

"شش ——— شش ——— شادی! ——— ٹھیک ہے ——— تم میری زندگی کو موت سے بچا لو ——— میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں اپنے ڈیڈی کو اس بارے میں راضی کر لوں گی ——— وہ میری کوئی بات نہیں ٹالتے ——— اور اس بارے میں تو انہوں نے مجھے اختیار دے رکھا ہے کہ میں جہاں چاہوں شادی کر سکتی ہوں" ——— بانو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کا جواب سُن کر آرتھر نے بڑے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

"اب اُٹھ کر کھڑی ہو جاؤ" ——— آرتھر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور بانو اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اور آرتھر کھلے ہوئے فرسٹ ایڈ باکس کو بند کرنے میں مصروف ہو گیا۔

بانو کا لباس جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ لیکن زخموں میں اب تکلیف یا درد موجود نہ تھا۔ اور اب وہ اپنے آپ کو خاصا پُرسکون محسوس کر رہی تھی۔

"پلیز ——— مجھے کوئی لباس دے دو ——— میں اس پھٹے ہوئے لباس میں باہر نہیں جا سکتی ——— پلیز" ——— بانو نے اپنے جسم کو سمیٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ——— تم مقامی لڑکی ہو ——— ٹھیک ہے آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں لباس دیتا ہوں" ——— آرتھر نے کہا اور پھر وہ بانو کا بازو

پکڑے کمرے سے باہر نکل گیا۔ کمرے کے سامنے ایک برآمدہ تھا اس برآمدے میں چلتے ہوئے آرتھر اُسے ایک اور کمرے کے دروازے پر لے آیا۔ اس نے دروازے کو دھکیل کر کھولا۔

"اندر چلی جاؤ ——— اندر مختلف لباس موجود ہیں ——— جو تم پر فٹ آ جائے وہ پہن لو ——— لیکن جلدی آنا ——— ورنہ مادام کو غصہ آ جائے گا ——— ابھی وہ پہاڑیوں پر انتظامات میں مصروف ہے" آرتھر نے کہا اور بانو سر ہلاتی ہوئی کمرے میں داخل ہو گئی۔

کمرے میں واقعی ایک بڑی الماری موجود تھی جس میں مختلف اقسام کے زنانے لباس موجود تھے۔ لیکن یہ سب لباس مغربی انداز کے تھے۔ بانو نے جینز اور شرٹ منتخب کی اور پھر اُسے پہن کر وہ کمرے سے باہر آ گئی۔

"گڈ ——— اس لباس میں تو تم اور زیادہ خوبصورت لگنے لگی ہو" ——— آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا اور بانو نے بے اختیار شرما کر نظریں چرا لیں۔

www.urdukorner.com

"جلدی کرو ــــ انتہائی تیز رفتاری سے کام نمٹاؤ ــــ جلد ہی کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتی ہے" ــــ ورتھا نے چیخ کر اپنے آدمیوں سے کہا اور غار میں موجود پانچ افراد کے جسم اور زیادہ تیزی سے حرکت میں آ گئے۔

ورتھا اسی غار میں موجود تھی جہاں کے وَن والے پتھر موجود تھے جب کہ غار کے اندرونی حصے کی دیوار میں ایک خلا نظر آ رہا تھا جس کی دوسری طرف ایک اور غار تھی۔ اور غار میں موجود آدمی ان پتھروں کو اٹھا اٹھا کر اس خلا سے دوسری غار میں لے جا رہے تھے۔ ورتھا انہیں بار بار تیز کام کرنے کی ہدایت کر رہی تھی۔ لیکن پتھروں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ باوجود تیزی کے پتھر ختم ہونے میں ہی آ رہے تھے۔

ورتھا، عمران سے علیحدہ ہوتے ہی ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر اپنے

شہری ہیڈ کوارٹر پہنچی تھی۔ لیکن اُسے راستے میں ہی اپنے تعاقب کا احساس ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ ایک ایسے ریستوران کے سامنے ٹیکسی رکوا کر جس کا عقبی دروازہ تھا، اس میں داخل ہو گئی۔ اور پھر عقبی دروازے سے نکل کر وہ تعاقب کرنے والے کو جھٹک دینے میں کامیاب ہو گئی ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی اس نے اپنے گروپ کے خاص آدمیوں کو فوری طور پر ساتھ لیا اور پھر ایک تیز رفتار جیپ میں بیٹھ کر وہ دارالحکومت کی طرف سے پہاڑیوں کی طرف جانے کی بجائے قصبہ طورخان کی طرف نکل گئی۔ اس ہیڈ کوارٹر کو قائم کرنے سے پہلے ورتھا نے ان پہاڑیوں کا باقاعدہ سروے کیا تھا۔ اس لئے اسے ان پہاڑیوں کے خاص راستوں کا علم تھا۔

تعاقب کا پتہ چلنے پر وہ عمران کی چال سمجھ گئی تھی کہ عمران نے صرف اس ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کرنے کے لئے اُسے چکر دینے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتا ہو گا کہ ایک سپر ایجنٹ سے کوئی راز اگلوانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے اور پھر شاید اُسے بانو کو بھی فوری دستیاب کرنا تھا اس لئے اس نے بجائے تشدد کرنے کے یہ راستہ اپنایا اور اسی لئے اس نے تعاقب کرنے والے کو پہلے ہی باہر موجود رکھا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران فوری طور پر پہاڑیوں پر نگرانی کرائے گا۔ کیونکہ بہرحال ورتھا کو وہاں تک پہنچنے میں وقت لگنا تھا۔ لیکن ورتھا اتنی آسانی سے فریب کھانے والوں میں سے نہیں تھی اس لئے اس نے سب سے پہلے ان پتھروں کو محفوظ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ قصبہ طورخان

www.urdukorner.com

کی سائیڈ سے گذرتی ہوئی وہ ان پہاڑیوں کے بالکل عقبی طرف پہنچ گئی۔ اور پھر وہاں سے خفیہ راستوں سے گذرتی ہوئی وہ اس غار تک آ پہنچی تھی۔ یہاں پتھروں کو موجود پا کر اس نے نہ صرف اطمینان کی ایک طویل سانس لی تھی بلکہ اس کے چہرے پر کامیابی کے فتح مندانہ آثار بھی اُبھر آئے تھے۔ وہ جیبی اور عمران دونوں پارٹیوں کو چکر دینے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ لیکن اتنا وہ جانتی تھی کہ ان پتھروں کو فوری طور پر کہیں اور جگہ شفٹ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے انہیں اسی غار سے متعلقہ ایک خفیہ غار میں منتقل کر رہی تھی۔

کام تیزی سے جاری تھا اور پھر جب پتھروں کی آخری کھیپ بھی خلا سے دوسری طرف پہنچ گئی تو ورتھا نے جلدی سے خود بھی اس خلا کو عبور کیا اور دوسری طرف پہنچ گئی۔ اور پھر اس نے ایک پتھر پر مخصوص انداز میں پیر مارا تو یہ خلا خود بخود اس انداز میں بند ہو گئی کہ یہاں کسی خلا کا کسی کو شبہ تک نہ ہو سکتا تھا۔ دوسری غار کی تہہ میں بھی ایک قدرتی ٹیڑھی کنواں نما غار تھی جس میں اس نے پتھر پھر وا کر ان کے اوپر عام سے پتھر اس طرح رکھوا دیئے کہ اگر کوئی اس غار میں پہنچ بھی جائے تو یہاں کے۔ وان والے پتھروں کو تلاش نہ کر سکتا تھا۔

"آؤ اب جیبی اور عمران کا تماشہ دیکھیں ——— اپنے ہتھیار تیار کر لو۔ ہمیں ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے" ——— ورتھا نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اپنی اپنی مشین گنیں اٹھا لیں اور ایک مشین گن ورتھا کو بھی دے دی۔ اور ورتھا اپنے ساتھیوں سمیت ایک تنگ سے سوراخ سے رینگ کر باہر نکلی اور پھر دو

بڑی اور اونچی چٹانوں کے درمیان موجود قدرتی کریک میں سے ہوتی ہوئی وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر جب ایک چٹان کے پیچھے پہنچی تو سامنے ہی اس غار کا دہانہ نظر آ رہا تھا جس میں پہلے پتھر موجود تھے۔ غار کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند تھا۔ ورتھا کے ساتھی اس سے ذرا پیچھے ایک اور چٹان کے پیچھے رک گئے تھے۔

"مادام! ——— اوپر سے کوئی آ رہا ہے" ——— ایک آدمی نے پچھلی چٹان کے پیچھے سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— میں نے جیبی کی جھلک دیکھی ہے ——— تم نے بالکل خاموش رہنا ہے ——— جب تک میں اشارہ نہ کروں تم نے حرکت میں نہیں آنا" ——— ورتھا نے دبے لہجے میں کہا۔

"مادام! ——— کیا جیبی کو بھی گولی مارنی ہے یا ———" اسی نوجوان نے دوبارہ پوچھا۔ وہ شاید اپنے ساتھیوں کا انچارج تھا۔

"فوری طور پر نہیں ٹونی! ——— میں کوشش کروں گی کہ جیبی کو اپنی بوٹیاں خود نوچنے پر مجبور کر دوں ——— البتہ اگر ناگزیر ہوا تو ایسا فیصلہ بھی کیا جا سکتا ہے" ——— ورتھا نے کہا۔ اس کی نظریں اس راستے پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے اب نیچے اترتی ہوئی جیبی صاف نظر آ رہی تھی۔ جیبی کے آگے بانو تھی اور جیبی کے ساتھ ساتھ دو مسلح افراد چل رہے تھے۔

عمران اور اس کا کوئی ساتھی ابھی تک سامنے نہ آیا تھا۔

ورتھا خاموشی سے چٹان کی اوٹ میں چھپی ہوئی بانو۔ جیبی اور اس کے ساتھیوں کو نیچے اترتے ہوئے دیکھتی رہی اس کے لبوں پر

www.urdukorner.com

بڑی معنی خیز مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ وہ تصور ہی تصور میں اس لمحے کا منظر دیکھ رہی تھی جب جیینی خالی غار دیکھے گی اور اس کے بعد اس کا جو حشر ہوگا وہ ظاہر ہے۔ ویسے ورتھا نے جان بوجھ کر پتھروں کے علاوہ باقی تمام سامان غار میں ہی چھوڑ دیا تھا تاکہ جیینی یہ نہ سمجھ لے کہ بانو اُسے کسی غلط غار میں لے آئی ہے۔ اُسے صرف اتنا احساس ہو کہ اصل مشن غائب ہو چکا ہے۔

"سائلنسر لگے ریوالور نکال لو ــــ اور چٹانوں تک ان کی رینج ہے ــــ اگر کوئی اوپر سے نظر آئے تو تم نے اس کا خاتمہ کر دینا ہے تاکہ ہم اطمینان سے جیینی کے پیچھے غار میں داخل ہو سکیں"۔ ورتھا نے سرگوشی کے سے انداز میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور ٹولی اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے یس مادام کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔

عمران ایک اونچی چٹان پر سینے کے بل لیٹا ہوا تھا اس کی آنکھوں سے طاقتور دوربین لگی ہوئی تھی۔ یہ چٹان ایسی جگہ پر تھی جہاں سے عمران کافی وسیع علاقے پر نظریں رکھ سکتا تھا۔ اس کے باقی ساتھی مختلف چٹانوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے اسی طرح ہر طرف سے نگرانی کر رہے تھے۔

عمران کے ساتھ ہی ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا جو ایک سگریٹ باکس کی شکل میں تھا۔ عمران کو رپورٹ مل چکی تھی کہ ورتھا نے اپنے تعاقب سے نعمانی کو جھٹک دیا ہے اور اس رپورٹ کے ملتے ہی عمران اور زیادہ چوکنا ہو گیا تھا۔ اس نے فوری طور پر سیکرٹ سروس کے ممبران کی ڈیوٹیاں مختلف سپاٹس پر لگائیں اور خود اپنے لئے اس نے یہ چٹان منتخب کی تھی۔

ورتھا اور جیینی دونوں میں سے ابھی تک کوئی بھی پہاڑیوں پر

www.urdukorner.com

نہ پہنچا تھا۔ لیکن عمران کو معلوم تھا کہ یہ دونوں بہر حال اس طرف آئیں گی۔ اسے دراصل بانو کے متعلق بے حد فکر تھی۔ لیکن فوری طور پر بانو کو تلاش نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس کا یہی حل تھا کہ ان پہاڑیوں پر ہی پکٹنگ کی جائے۔ جیبنی نے بہر حال یہیں آنا تھا اس کے بعد جیبنی سے بانو کے متعلق پوچھا جا سکتا تھا۔ ویسے عمران دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ جیبنی کو بانو پر تشدد کرنے کی ایسی عبرتناک سزا دے گا کہ وہ موت کی بھیک مانگے گی لیکن موت اس سے دور بھاگے گی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ جیبنی صرف اسی صورت میں ادھر آسکتی ہے جب وہ بانو سے اس خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کر لے گی۔ اُسے دراصل صرف ایک خطرہ تھا کہ بانو عام گھریلو لڑکی ہے اس لئے وہ ایک لمحہ بھی تشدد کے سامنے نہ ٹھہر سکے گی۔ اور فوری ہی سب کچھ بتا دے گی۔ اس کے بعد جیبنی اُسے بے کار سمجھ کر اس کا خاتمہ نہ کر دے۔ لیکن دوسرے لمحے یہ سوچ کر اُسے تسلی ہو جاتی کہ جیبنی اس وقت تک بانو کو قتل کرنے کا رسک نہ لے گی جب تک وہ ہیڈ کوارٹر کو تلاش نہ کر لے۔ کیونکہ وہ لازماً یہ سوچے گی کہ اگر بانو نے غلط بتایا ہو اور وہ اسے قتل کر دے تب پھر وہ دوبارہ ہیڈ کوارٹر کو تلاش نہ کر سکے گی۔ اور پھر جب اُسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ ورتھا کو بانو اغوا کر لائی ہے اور عمران کا ملازم ورتھا کو لے گیا ہے تو وہ یہی سمجھے گی کہ عمران ورتھا سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر چکا ہو گا اور ایسی صورت میں اگر وہ خفیہ ہیڈ کوارٹر تلاش نہ کر سکی تو پھر کسے۔ وَن والے چھتر لازماً عمران کے

ہتھے چڑھ جائیں گے۔ اسی اندازے کی وجہ سے اُسے تسلی تھی کہ جیبنی بانو کو فوری طور پر ہلاک کرنے کا رسک نہ لے گی۔ لیکن پھر بھی اُسے رہ رہ کر وہم اٹھتا تھا کیونکہ وہ عورتوں کی جذباتی کیفیت کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ جذبات میں آ کر وہ سنبھالے کیا کچھ کر ڈالتی تھیں۔ لیکن صورت حال کچھ ایسی بن گئی تھی کہ سوائے انتظار کرنے کے فوری طور پر اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔

اسی لمحے پاس پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے چونک کر اسے اٹھایا اور پھر اس کے کنارے پر موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا۔

”ہیلو ہیلو ــــ عمران صاحب! ــــ میں صفدر بول رہا ہوں۔ اوور“ ــــ صفدر کی آواز سنائی دی۔

”ہاں! ــــ کیا بات ہے۔ اوور“ ــــ؟ عمران نے پوچھا۔

”عمران صاحب! ــــ پہاڑیوں کے بالکل عقبی طرف ایک جیپ آ کر رکی ہے ــــ اس میں سے ایک عورت اور چار مرد نکل کر پہاڑیوں میں گھس گئے ہیں ان کا رخ صدیقی والے سپاٹ کی طرف ہے ــــ میں نے صدیقی کو الرٹ کر دیا ہے۔ اوور“ ــــ صفدر کی آواز سنائی دی۔

”اوہ! ــــ کیا وہ جیبنی ہے۔ اوور“ ــــ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں عمران صاحب! ــــ وہ جیبنی نہیں ہو سکتی ــــ بہر حال ہے اسی قومیت کی عورت ــــ مرد بھی غیر ملکی ہیں۔ انہوں نے

www.urdukorner.com

مشین گنیں اٹھائی ہوئی ہیں اور پشت پر ایسے تھیلے ہیں جیسے ایمرجنسی اسلحہ کے ہوتے ہیں۔ اوور" ـــــ صفدر نے کہا۔

"پھر یہ یقیناً ورتھا ہوگی ـــــ وہ کسی خفیہ راستے سے اس ہیڈکوارٹر کی طرف جارہی ہوگی ـــــ کیا تمہیں وہ نظر آرہی ہے۔ اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب! ـــــ البتہ صدیقی لازماً انہیں چیک کررہا ہوگا۔ اوور" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں صدیقی سے بات کرتا ہوں ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے بٹن کو دوبارہ پریس کردیا۔

"یس صدیقی اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر پر اب صدیقی کی آواز ابھری۔

"صدیقی! ـــــ وہ عورت اور چار مرد تمہارے ویو میں ہیں۔ اوور" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں! ـــــ ابھی تک تو ہیں ـــــ وہ ایک لمبے کریک سے گذر رہے ہیں۔ اوور" ـــــ صدیقی نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس ویوگن ہے ـــــ اس عورت پر فائر کردو۔ جلدی کرو۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے ایک طرف پڑا ہوا تھیلا گھسیٹا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی مشین باہر کھینچ لی۔ یہ سائز میں تو خاصی چھوٹی تھی لیکن اس کا حجم خاصا تھا۔ عمران نے اس کے ایک کونے میں لگا

ہوا بٹن دبا دیا۔ تو مشین کے سامنے کا حصہ سکرین کی طرح روشن ہوگیا۔ لیکن سکرین بالکل صاف تھی۔

"کیا ہوا صدیقی! ـــــ ویوگن فائر نہیں کی۔ اوور" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ ابھی ویوگن کی رینج میں نہیں آئی عمران صاحب ـــــ اوور" صدیقی کی آواز سنائی دی اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

چند لمحوں بعد چٹک کی آواز مشین میں سے ابھری اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک لمحے کے لئے ورتھا کا کلوز اپ نظر آیا اس کے بعد منظر ہٹتا چلا گیا۔ اب پہاڑی کریک کا منظر واضح نظر آرہا تھا اور ورتھا اور اس کے چار ساتھی مرد بھی سکرین پر نمایاں تھے۔ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ یہ ویوگن اور اسے چیک کرنے والی سکرین اس نے حال ہی میں حاصل کی تھی۔ آئیڈیا تو اسی کا تھا لیکن اس پر کام سر داور نے کیا تھا۔ اور آج پہلی بار وہ اس ویوگن کا تجربہ کررہا تھا۔ ویوگن ایک پتلی سی پنسل تھی جس میں کاسمک ایس۔ ٹی ریز استعمال کی گئی تھیں۔ یہ ریز جس ٹارگٹ پر ڈالی جائیں یہ اس کے گرد ایک جال سا بنالیتی تھیں اور یہ جال تقریباً دو گھنٹوں تک قائم رہتا تھا۔ چونکہ یہ ریز نظر نہ آتی تھیں اس لئے جس پر سے فائر کیا جاتا تھا اسے ان ریز کا احساس تک نہ ہوتا تھا اور اس مشین کے ذریعے تقریباً دو مربع کلومیٹر کے فاصلے تک اس ٹارگٹ اور اس کے گرد تقریباً سو مربع فٹ کے علاقے کو آسانی سے چیک

www.urdukorner.com

مشین گنیں اٹھائی ہوئی ہیں اور پشت پر ایسے تھیلے ہیں جیسے ایمرجنسی اسلحہ کے ہوتے ہیں۔ اوور" ـــــ صفدر نے کہا۔

" پھر یہ یقیناً وریھا ہوگی ـــــ وہ کسی خفیہ راستے سے اس ہیڈکوارٹر کی طرف جا رہی ہوگی ـــــ کیا تمہیں وہ نظر آرہی ہے۔ اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" نہیں جناب! ـــــ البتہ صدیقی لازماً انہیں چیک کر رہا ہوگا۔ اوور" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ـــــ میں صدیقی سے بات کرتا ہوں ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے بٹن کو دوبارہ پریس کر دیا۔

" یس صدیقی اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر پر اب صدیقی کی آواز ابھری۔

" صدیقی! ـــــ وہ عورت اور چار مرد تمہارے ویو میں ہیں۔ اوور" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہاں! ـــــ ابھی تک تو ہیں ـــــ وہ ایک ملبے کریک سے گذر رہے ہیں۔ اوور" ـــــ صدیقی نے جواب دیا۔

" تمہارے پاس ویوگن ہے ـــــ اس عورت پر فائر کر دو۔ جلدی کرو۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے ایک طرف پڑا ہوا تھیلا گھسیٹا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی مشین باہر کھینچ لی۔ یہ سائز میں تو خاصی چھوٹی تھی لیکن اس کا حجم خاصا تھا۔ عمران نے اس کے ایک کونے میں لگا

ہوا بٹن دبا دیا۔ تو مشین کے سامنے کا حصہ سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ لیکن سکرین بالکل صاف تھی۔

" کیا ہوا صدیقی! ـــــ ویوگن فائر نہیں کی۔ اوور" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" وہ ابھی ویوگن کی رینج میں نہیں آئی عمران صاحب ـــــ اوور"۔ صدیقی کی آواز سنائی دی اور عمران نے ہونٹ بھینچ لیے۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

چند لمحوں بعد چٹاک کی آواز مشین میں سے ابھری اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک لمحے کے لیے وریھا کا کلوز اپ نظر آیا اس کے بعد منظر ہٹتا چلا گیا۔ اب پہاڑی کریک کا منظر واضح نظر آرہا تھا اور وریھا اور اس کے چار ساتھی مرد بھی سکرین پر نمایاں تھے۔ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ یہ ویوگن اور اسے چیک کرنے والی سکرین اس نے حال ہی میں حاصل کی تھی۔ آئیڈیا تو اسی کا تھا لیکن اس پر کام سر داور نے کیا تھا۔ اور آج پہلی بار وہ اس ویوگن کا تجربہ کر رہا تھا۔ ویوگن ایک پتلی سی پنسل تھی جس میں کاسمک ایس۔ ای ریز استعمال کی گئی تھیں۔ یہ ریز جس ٹارگٹ پر ڈالی جائیں یہ اس کے گرد ایک جال سا بنا لیتی تھیں اور یہ جال تقریباً دو گھنٹوں تک قائم رہتا تھا۔ چونکہ یہ ریز نظر نہ آتی تھیں اس لیے جس پر انہیں فائر کیا جاتا تھا اسے ان ریز کا احساس تک نہ ہوتا تھا اور اس مشین کے ذریعے تقریباً دو مربع کلومیٹر کے فاصلے تک اس ٹارگٹ اور اس کے گرد تقریباً سو مربع فٹ کے علاقے کو آسانی سے چیک

www.urdukorner.com

کیا جا سکتا تھا۔ البتہ اس میں آواز کا سسٹم نہ تھا۔ صرف ویڈیو مشین پر تصویر دیکھی جا سکتی تھی۔

عمران خاموش بیٹھا ویڈیو مشین کی سکرین پر ورتھا اور اس کے ساتھیوں کو حرکت کرتے دیکھ رہا تھا۔ ٹریک سے نکل کر ورتھا ایک غار میں داخل ہوئی اور پھر اس غار کا اختتام ایک اور پہاڑی پر ہوا وہاں سے یہ گروپ دوسری پہاڑی غار میں داخل ہوا اور پھر اس کے اندر سے ہو کر وہ ایک بڑی سی غار میں پہنچے۔ ورتھا نے آگے بڑھ کر غار کی ایک دیوار میں موجود پتھر پر زور سے پیر مارا تو ایک بڑا سا پتھر ایک طرف ہٹ گیا اور اب اس دیوار میں ایک خلا سا پیدا ہو گیا تھا۔ ورتھا اس خلا میں داخل ہوئی تو عمران چونک پڑا کیونکہ وہاں پتھروں کے ڈھیر کے علاوہ ایسا سامان بھی موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہی ورتھا کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کے بعد ورتھا نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دیں تو انہوں نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے اور ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں ایک طرف رکھیں اور کونے میں ڈھیر پتھروں کو اٹھانے لگے۔ ورتھا انہیں ساتھ لئے اس خلا کو کراس کر کے دوبارہ پہلے والی غار میں گئی اور پھر اس نے انہیں اس غار کے ایک کونے کی تہہ میں نظر آنے والے بڑے سے کنوئیں نما سوراخ کی طرف اشارہ کیا اور ورتھا کے ساتھیوں نے پتھر اس دہانے میں ڈال دیئے۔ اور پھر وہ دوبارہ پتھر اٹھانے چلے گئے اور تین پھیروں تک تو ورتھا وہیں پہلے والی غار میں موجود رہی۔ اس کے بعد وہ واپس ہیڈ کوارٹر چلی گئی۔ البتہ اس کے آدمی تنہائی

تیزی سے پتھر ڈھوتے رہے۔

عمران خاموش پڑا ویڈیو مشین کی سکرین پر یہ ساری کارروائی دیکھتا رہا۔ اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں تو عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ خاور کالنگ۔ اوور" ۔۔۔۔۔ خاور کی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

"یس ۔۔۔ عمران بول رہا ہوں۔ اوور" ۔۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ جنوبی طرف سے دو کاریں پہاڑی سڑک پر چڑھ رہی ہیں ۔۔۔ ان کے آگے آگے موٹر سائیکل پر سوار وہی آدمی ہے جو پہلے یہاں آ کر دوربین سے چیکنگ کرتا رہا ہے۔ اوور" ۔۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ جیبنی کا گروپ آ گیا ہے۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ انہیں نظروں میں رکھنا ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

ویڈیو سکرین پر ورتھا کے ساتھی ابھی تک پتھر ڈھونے میں مصروف نظر آ رہے تھے۔ البتہ اب پتھروں کے ڈھیر میں خاصی کمی آ گئی تھی۔ عمران نے دوربین اٹھا کر دوبارہ آنکھوں سے لگائی اور پھر اپنا رخ جنوبی طرف کر لیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے دو کاروں کو اوپر چڑھتے دیکھ لیا۔ کاریں خاصی تیز رفتاری سے اوپر چڑھ رہی

www.urdukorner.com

تھیں۔ عمران خاموشی سے کاروں کو بڑھتے دیکھتا رہا۔ اور پھر دونوں کاریں عمران سے تھوڑی ہی دور ایک بائی روڈ پر مڑ گئیں۔ عمران انہیں اس طرف مڑتے دیکھتا رہا۔ کافی آگے جا کر ایک بڑی چٹان کے پاس دونوں کاریں رک گئیں۔ عمران کی نظریں کاروں پر جمی ہوئی تھیں وہ بانو کے متعلق تصدیق کرنا چاہتا تھا اور جب اس نے ایک کار میں سے بانو کو اترتے دیکھا تو اس نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی۔ بانو نے چست لباس پہنا ہوا تھا۔ جینی بھی ساتھ ہی اتری تھی۔ اور دونوں کاروں میں سے جینی کے علاوہ چھ مرد بھی باہر آئے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

بانو، جینی کو ایک طرف اشارہ کر کے کچھ بتا رہی تھی اور پھر وہ بانو سمیت سب اس طرف کو چل پڑے۔

عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر جب ویوشین کی طرف دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ ورتھا اور اس کے ساتھیوں کو اس نے ایک پتلے اور تنگ پہاڑی کریک میں دوڑتے ہوئے دیکھا تھا۔

"اوہ! — تو یہ اپنا کام ختم کر کے نکل آئے ہیں" — عمران نے بڑبڑاتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو — ہیلو — عمران بول رہا ہوں — تمام لوگ پوائنٹ نمبر تھری کی طرف سمٹ آئیں — دونوں پارٹیاں یہیں موجود ہیں — لیکن تم میں سے کسی کو سامنے آنے کی ضرورت نہیں۔ میں خود کاشن دوں گا — اوور اینڈ آل" — عمران نے

کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ویوشین کی سکرین پر اس نے ورتھا اور اس کے چار ساتھیوں کو مشین گنیں اٹھائے آگے پیچھے چٹانوں کی اوٹ میں چھپتے ہوئے دیکھا اور اسی لمحے اس نے دوربین سے دیکھا بانو جینی اور اس کے پیچھے دو مسلح آدمی نیچے اتر رہے تھے۔

"اوہ! — اس کا مطلب ہے کہ اس کے چار ساتھی پیچھے رک گئے ہیں" — عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ویوشین کا بٹن بند کر کے اسے جلدی سے تھیلے میں ڈالا اور تھیلا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ آہستہ سے اٹھا۔ اس نے ایک نظر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے بعد وہ مڑ کر تیزی سے چٹان سے نیچے اتر آیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر بھی تھیلے میں ڈال دیا اور گلے میں لٹکی ہوئی دوربین اتار کر بھی اس نے تھیلے میں منتقل کر دی۔ تھیلا اس نے پشت پر لادا اور پھر ٹرانسمیٹر باکس اس نے جیب میں ڈال کر جیب سے ایک سائلنسر لگا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لیا اور بندر کی سی پھرتی سے چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس طرف بڑھتا گیا۔ جدھر جینی اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

اور پھر ایک چٹان کی اوٹ سے اسے جینی کے دو ساتھی نظر آ گئے۔ وہ ڈھلوان کے اوپر ٹہل رہے تھے۔ جبکہ اس کے دو اور ساتھی چٹانوں کے اوپر لیٹے ہوئے نیچے کی طرف جھانک رہے تھے۔

عمران ذرا سا آگے بڑھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چٹان کے پیچھے رک کر ریوالور سیدھا کیا اور دوسرے لمحے اس نے یکے بعد دیگرے دو بار ٹریگر دبا دیا اور چٹانوں پر ٹہلنے والے دونوں مسلح آدمی

www.urdukorner.com

یکلخت چیختے ہوئے نیچے گرے۔ ان کے گرتے اور چیخنے کی وجہ سے چٹانوں پر لیٹے ہوئے دونوں آدمی بھی بُری طرح اچھل کر مڑے اور پھر اپنے ساتھیوں کو تڑپتا دیکھ کر انہوں نے چٹانوں سے نیچے چھلانگیں لگائی ہی تھیں کہ عمران کی انگلی ایک بار پھر حرکت میں آگئی اور انہیں صحیح سلامت چٹانوں سے نیچے پہنچ کر کھڑا ہونا نصیب نہ ہوا اور وہ دونوں بھی اپنے پہلے ساتھیوں کی طرح نیچے زمین پر ہی تڑپنے لگے۔

عمران اس وقت تک چٹان کے پیچھے رکا رہا جب تک کہ وہ چاروں ہی ساکت نہ ہو گئے۔ اس کے بعد وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ان کے قریب پہنچ کر سب سے پہلے اس نے ان چاروں کی موت کی تسلی کی۔ کیونکہ اگر ان میں سے کوئی زندہ رہ جاتا تو وہ عقب سے وار کر سکتا تھا۔ وہ چاروں ہی ختم ہو چکے تھے۔ عمران کا نشانہ بالکل درست رہا تھا اور ہر طرف سے گولیاں ان کے دلوں میں ہی لگی تھیں۔

عمران نے جلدی سے تھیلے میں سے ولومیشن دوبارہ نکالی اور اس کا بٹن آن کیا تو اس نے ورتھا کو چٹان کے پیچھے اسی طرح چھپے ہوئے دیکھا اور اس کی نظریں سامنے کی غار کی طرف جمی ہوئی تھیں اس کے ساتھی بھی پچھلی چٹان کی اوٹ میں رکے ہوئے تھے جبکہ بانو، جبینی اور اس کے دو ساتھی ابھی تک بڑی احتیاط سے نیچے اُتر رہے تھے۔

عمران نے تیزی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— کیا تم میں سے کسی کو کوئی چٹان کے پیچھے چھپے ہوئے

چار مسلح آدمی نظر آ رہے ہیں۔ اوور" ——— ؟ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے نظر آ رہے ہیں عمران صاحب! ——— میں ان کے بالکل عقب میں ہوں ——— ان کی ساتھی عورت ان سے آگے ایک چٹان کے پیچھے موجود ہے ——— ان دونوں چٹانوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ ہے۔ اوور" ——— صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"تمہارے پاس سائنائیڈ سوئیوں والی مشین موجود ہے ——— ان چاروں آدمیوں کو ختم کرو ——— لیکن اتنی احتیاط کرنا کہ ان کے مرتے وقت کوئی آہٹ نہ ہو۔ میں اس عورت کو چونکانا نہیں چاہتا اوور" ——— عمران نے کہا۔

"عمران صاحب! ——— اگر ایسی بات ہے تو میں ان کے قریب جا کر سوئیاں فائر کروں گا۔ تاکہ چوں چراں کی نوبت ہی نہ آئے۔ اوور" ——— صدیقی نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او کے ——— اوور اینڈ آل" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ولومیشن پر دیکھنے لگا۔

ورتھا ابھی تک غار کے دھانے پر چٹان کی اوٹ میں چھپی ہوئی تھی۔ جب کہ بانو، جبینی اور اس کے ساتھی اب کافی نیچے اُتر کر تقریباً اس چٹان کے قریب پہنچ چکے تھے۔ جب کہ دھانے پر موجود چٹان کو ورتھا غور سے دیکھ رہی تھی۔

اسی لمحے عمران کو ورتھا کے ساتھیوں کے عین عقب میں ایک چٹان کے پیچھے سے صدیقی کا سر ابھرتا نظر آیا۔ اور پھر صدیقی ہاتھ

www.urdukorner.com

محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ صدیقی کی معمولی سی غفلت نہ صرف اس کی جان لے سکتی تھی بلکہ ساری سچویشن ہی خراب ہو جاتی۔ اور ہو سکتا تھا کہ بانو بھی اس ہنگامے میں ماری جاتی۔ لیکن صدیقی انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھا اور پھر اس کا سیدھا ہاتھ بلند ہوا۔ دوسرے لمحے عمران نے چٹان کے پیچھے موجود ورتھا کے چاروں ساتھیوں کے سر یکلخت ڈھلکتے ہوئے دیکھے تو اس کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔ صدیقی نے شاید ان کی گردنوں میں سوئیاں اتار دی تھیں اس لئے انہیں ذرا برابر حرکت کرنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔ اور وہ مردہ ہو کر چٹان کے ساتھ ہی چپکے رہ گئے۔

ورتھا اسی طرح چٹان کے پیچھے چھپی ہوئی تھی جب کہ بانو اس وقت یوں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے کسی چیز کا اندازہ کر رہی ہو۔ عمران بڑے محتاط انداز میں نیچے اترنے لگا۔ اب وہ جلد از جلد ان کے قریب پہنچنا چاہتا تھا۔

www.urdukorner.com

"کہاں ہے وہ غار ——— سوچ لو۔ اگر تم نے غلط بیانی کی تو ایک لمحے میں گولی سے اڑا دوں گی" ——— جینی کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"میں اندازہ کر رہی ہوں ——— جگہ تو مجھے یقین ہے یہی تھی"۔ بانو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نظریں اس غار کے دھانے پر جم گئیں جس کے سامنے ایک بڑا سا پتھر پڑا ہوا تھا۔

"صحیح صحیح بتانا ——— ورنہ مادام معاف نہیں کریں گی" ——— جینی کے ساتھ کھڑے آرتھر نے بھی سخت لہجے میں کہا اور بانو نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تو آرتھر نے آہستہ سے آنکھ کا کونا دبا دیا جیسے کہہ رہا ہو کہ تم صحیح بتا دو۔ تمہیں میں بچا لوں گا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہی وہ غار ہے" ——— بانو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اسی غار کی طرف اشارہ کر دیا۔ جو واقعی ورتھا کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

www.urdukorner.com

"آرتھر! ــــ آگے بڑھ کر یہ پتھر ہٹاؤ ــــ اور اُسے جانک کر چیک کرو ــــ انتہائی محتاط رہنا ــــ اور جیک! ــــ تم بھی اردگرد سے محتاط رہنا ــــ یہ خاموشی مجھے کچھ غیر فطری سی محسوس ہو رہی ہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہاں کچھ لوگ موجود ہیں ــــ لیکن ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ہمارے ساتھی جو اوپر نگرانی کر رہے ہیں ضرور ہمیں اطلاع کر دیتے ــــ بہرحال پھر بھی محتاط رہو"۔ جیننی نے کہا اور جیک نے سر ہلا دیا۔

آرتھر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بڑے محتاط انداز میں پہلے پتھر کے قریب پہنچ کر اس کے ساتھ اپنا کان لگایا تاکہ غار کے اندر کی صورت حال کا اندازہ لگا سکے۔ اس کے بعد اس نے پتھر کو کھسکانا شروع کر دیا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد اس نے پتھر کو اتنا کھسکا دیا کہ ایک آدمی غار کے اندر داخل ہو سکے۔

پتھر کو کھسکا کر وہ چند لمحے رکا رہا۔ پھر اس نے آہستہ سے سر اندر کر کے غار کا جائزہ لیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے پیچھے مڑا۔ اس کا چہرہ جوش کی وجہ سے چمک رہا تھا اور آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی تھی۔

"مادام! ــــ یہی ہیڈ کوارٹر ہے اور خالی ہے" ــــ آرتھر نے پُرجوش مگر دبے دبے لہجے میں کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے ــــ جیک! ــــ تم خیال رکھنا" ــــ جیننی نے کہا اور پھر بانو کا بازو پکڑ کر وہ تیزی سے غار کی طرف بڑھی۔ آرتھر اس دوران غار کے اندر پہنچ چکا تھا۔ جیننی کے اشارے پر پہلے

بانو اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے جیننی بھی اندر پہنچ گئی۔ جبکہ جیک ایک طرف کھڑا رہ گیا۔

"ہاں! ــــ یہ واقعی ہیڈ کوارٹر ہے ــــ لیکن وہ پتھر ــــ وہ پتھر کہاں ہیں" ــــ جیننی نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا کیونکہ غار میں کہیں ایک پتھر بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"پتھر اس کونے میں تھے" ــــ بانو نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اسے خود سمجھ نہ آ رہی تھی کہ پتھر کہاں گئے۔

"بکواس کر رہی ہو ــــ تم مجھے غلط جگہ پر لے آئی ہو ــــ کہاں ہیں وہ پتھر" ــــ جیننی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے بانو کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارنا چاہا تھا۔ لیکن بانو اچھل کر ایک طرف ہٹ گئی۔

"میں تمہارا خون پی جاؤں گی ــــ بتاؤ اصل غار کہاں ہے"۔ ؟ جیننی نے یکلخت ریوالور سیدھا کرتے ہوئے حلق کے بل چیخ کر کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ بانو کوئی جواب دیتی۔ اچانک باہر سے کسی کے چیخنے اور گرنے کی آواز سنائی دی۔ یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے کوئی چیخ کر دھم سے نیچے گرا ہو۔

"آرتھر! ــــ باہر دیکھو کیا ہوا ہے" ــــ جیننی نے تیز لہجے میں کہا اور آرتھر مشین گن اٹھائے بجلی کی سی تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بھاگا اور پھر باہر نکل گیا۔

"بتاؤ ــــ بتاؤ ــــ سچ سچ بتاؤ ــــ میں کہتی ہوں سچ سچ بتا دو"۔

www.urdukorner.com

جینی دوبارہ بانو کی طرف مڑ گئی۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ پڑا ہوا تھا۔

"میں تمہیں ٹھیک جگہ لے آئی ہوں ——— اب پتھر کہاں گئے یہ مجھے معلوم نہیں" ——— بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے وہ دونوں ایک بار پھر چونک پڑیں۔ کیونکہ باہر ایک بار پھر چیخنے کی آواز کے ساتھ ہی کوئی گرا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے ——— آرتھر ——— آرتھر" ——— جینی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"آرتھر اب بول نہیں سکتا مادام جینی" ——— اچانک دھانے سے ورتھا کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے یکلخت دھماکہ ہوا اور جینی کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ ورتھا غار کے دھانے سے اندر آ چکی تھی اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی جس کی نال سے دھواں نکل رہا تھا۔

"میں چاہتی تو تمہارا سینہ بھی گولیوں سے چھلنی ہو چکا ہوتا ——— لیکن میں تمہیں فی الحال مارنا نہیں چاہتی ——— مگر اگر تم نے کوئی حرکت کی تو میں ایسا بھی کر گذروں گی" ——— ورتھا نے بڑے فتح مندانہ انداز میں کہا۔

"اوہ ——— ورتھا تم! ——— کیا واقعی یہ تمہارا وہی خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے جہاں تم نے کیے۔ وِن والے پتھر چھپا رکھے تھے" ——— ؟ جینی نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ اس کی نظریں ورتھا پر لگی ہوئی تھیں۔

"ہاں مس جینی! ——— یہی وہ ہیڈ کوارٹر ہے ——— بانو تمہیں بالکل صحیح جگہ پر لے آئی ہے ——— لیکن تمہیں آنے میں دیر ہو گئی ہے۔ وہ پتھر یہاں سے پہلے ہی میں نے شفٹ کر دیئے ہیں" ورتھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ——— پھر تو ٹھیک ہے ——— ہم دونوں کے مفادات تو ایک ہی ہیں ——— مجھے خطرہ تھا کہ یہ پتھر عمران کے ہتھے نہ چڑھ جائیں"۔ جینی نے یکلخت اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مفادات صرف سوئٹزرلینڈ کی حد تک مشترکہ ہیں ——— سپر پاورز کی حد تک نہیں مس جینی کولینز" ——— ورتھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی الٹ کر دھانے کے ساتھ والی دیوار سے ٹکرائی۔ جینی نے واقعی انتہائی مہارت کا ثبوت دیا تھا۔ اس نے انتہائی برق رفتاری سے اپنے دائیں پیر کے سامنے پڑا ہوا پتھر ورتھا پر اچھال دیا تھا اور جینی کی ٹانگ کی برق رفتار حرکت نے پتھر کو ٹھیک ورتھا کے سینے پر پھینک دیا تھا۔ ورتھا کے ہاتھ سے نہ صرف مشین گن نکل گئی تھی بلکہ وہ ضرب کھا کر الٹ کر پیچھے غار کی دیوار سے جا ٹکرائی تھی۔

اور اسی لمحے جینی نے یکلخت بھوکے عقاب کی طرح ورتھا پر حملہ کر دیا۔ لیکن اس کے قریب کھڑی بانو نے اچانک اپنی ایک ٹانگ آگے کر دی اور دوڑ کر ورتھا پر حملہ کرنے والی جینی بانو کی ٹانگ کی وجہ سے اچھل کر منہ کے بل پتھریلی زمین پر گری اور اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔ اچانک نیچے گرنے کی وجہ سے وہ

www.urdukorner.com

اپنا چہرہ پتھریلی زمین سے ٹکرانے سے نہ بچا سکی تھی۔ لیکن زوردار انداز میں ٹکرانے کے باوجود وہ یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا چہرہ پتھروں سے ٹکرانے کی وجہ سے خاصا زخمی ہو گیا تھا۔

ادھر ورتھا بھی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری اور پھر سر جھٹکتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ویری گڈ بانو! ——— تم اب گرانے میں ماہر ہوتی جا رہی ہو" اچانک دھاگے سے عمران کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر بانو سمیت جینی اور ورتھا اس طرح اچھلیں جیسے ان سب کے سروں پر بم پھٹ پڑے ہوں۔ عمران کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔

"عمران تم" ——— بانو نے یکلخت بے اختیار چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے عمران کی طرف دوڑی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی جینی کے سینے سے جا لگی۔

جینی نے یکلخت بانو کا بازو پکڑ کر جھٹکا دیا تھا اور بانو نہ صرف اس کے سینے سے جا لگی تھی بلکہ جینی نے اپنا ایک بازو اس کی گردن اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد ڈال کر اسے بری طرح جکڑ لیا تھا۔

"خبردار! ——— مشین گن پھینک دو ——— ورنہ میں اس کی گردن توڑ دوں گی" ——— جینی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ——— میرا چانس کیوں ختم کر رہی ہو" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تو تم بھی آپہنچے ہو ——— میں تمہاری چال سمجھ گئی تھی ——— لیکن تمہیں بھی مایوسی ہوگی عمران! ——— کے۔ وَن تمہیں نہیں مل سکتا"۔

یکلخت ورتھا نے تیز اور فاتحانہ انداز میں کہا۔

"میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے کہ مجھے کے۔ وَن کی فی الحال ضرورت نہیں ——— فی الحال تو مجھے مولوی اور گواہوں کی ضرورت ہے۔ یہاں ایک نہیں ——— تین چانس موجود ہیں ——— کوئی تو مان ہی جائے گی ——— اور اگر تینوں ہی مان جائیں تو کیا ہی بات ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں کہتی ہوں مشین گن پھینک دو ——— ورنہ ———" اسی لمحے جینی نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بانو کی گردن پر زوردار جھٹکا مارا اور بانو کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا۔

"میں نے سنا ہے کہ نواب شہریار خان نے دوسری جنگ عظیم میں حیرت انگیز بہادری کے کارنامے سرانجام دیئے تھے ——— کیا ان کی بیٹی ان کارناموں سے خالی ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں کہتی ہوں ———" جینی نے ایک بار پھر کہنا شروع کیا۔ لیکن وہ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکی اور بری طرح چیختی ہوئی ایک قدم پیچھے ہٹی۔ دوسرے لمحے وہ بانو کے سر کے اوپر سے الٹ کر اس کے سامنے پشت کے بل آ گری۔ بانو نے واقعی انتہائی مہارت سے کام لیتے ہوئے پوری قوت سے کراٹے کا بھرپور وار جینی کی پسلیوں پر کیا تھا۔ جینی سے غلطی یہی ہوئی تھی کہ اس نے بانو کی کمر کے گرد بازو ڈالتے ہوئے اس کے دونوں بازو نہ دبائے

www.urdukorner.com

تھے۔ اس لئے عمران کا فقرہ سنتے ہی بانو ذہنی طور پر سنبھلی اور اس نے پوری قوت سے دونوں کہنیاں پُشت پر کھڑی جیبنی کی پسلیوں میں ماری تھیں۔ کراٹے کے اس خوفناک اور اچانک وار نے جیبنی کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا تھا اور یہی بانو چاہتی تھی۔ یکلخت پیچھے ہٹنے کی وجہ سے نہ صرف جیبنی کی گرفت ہلکی ہو گئی بلکہ بانو اور جیبنی کے درمیان فاصلہ بھی پیدا ہو گیا۔ اور اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بانو بجلی کی سی تیزی سے نیچے جھکی اور اس نے پیچھے موجود جیبنی کو یکلخت سر کے اوپر سے اٹھا کر سامنے زمین پر دے مارا۔ اور جیبنی کا سر اس قدر زور سے ٹکرایا تھا کہ اس کے بعد وہ حرکت ہی نہ کر سکی تھی۔

"ھرّا ــــ ویل ڈن ــــ بانو ویل ڈن" ــــ عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ واقعی تحسین آمیز تھا۔ کیونکہ بانو سے اُسے اس خوبصورت داؤ کی شائد خواب میں بھی توقع نہ تھی اور یہی جذباتی پن عمران کی کمزوری بن گیا۔

مخلصانہ انداز میں اچھلتے ہوئے عمران، ورتھا کو نظر انداز کر گیا جو اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر ہونٹ بھینچے کھڑی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ورتھا نے یکلخت جھپٹا مارا اور اس نے انتہائی برق رفتاری سے عمران کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی۔

"خبردار! ــــ تم دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لو۔ ورنہ ــــ" ورتھا نے مشین گن جھپٹتے ہی ایک قدم پیچھے ہٹ کر بری طرح چیختے ہوئے عمران اور بانو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے تم تو میرے ساتھ تعاون کر رہی ہو ــــ پھر یہ ــــ" عمران نے مڑ کر حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں کہتی ہوں ہاتھ اٹھا لو ــــ میں دو تک گنوں گی" ــــ ورتھا نے پہلے سے زیادہ غصیلے انداز میں کہا اور عمران نے یکلخت دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر لئے۔

جیبنی اسی طرح بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اور عمران کے ہاتھ اٹھانے کے باوجود بانو اسی طرح خاموش کھڑی تھی۔

"تم بھی ہاتھ اٹھا لو بانو ــــ تم بھی دشمنوں کے زمرے میں شامل ہو" ــــ ورتھا نے چیخ کر کہا اور بانو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہاتھ اوپر اٹھا لئے۔

"تم دونوں دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ ــــ جلدی کرو" ــــ ورتھا نے دوسرا حکم دیا۔

"جیبنی نے تم پر تشدد تو نہیں کیا تھا بانو" ــــ یکلخت عمران کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے اُسے اچانک یہ خیال آیا ہو اور ورتھا کا حکم تو اس نے سنا ہی نہ ہو۔

"اس نے کوڑوں سے مجھے پیٹا ہے ــــ میری کھال اُدھیڑ دی ہے" ــــ بانو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ــــ تو پھر جیبنی سے تم اپنا بدلہ لے سکتی ہو ــــ مجھے کوئی اعتراض نہیں ــــ اور ورتھا! ــــ تمہارا میرا معاہدہ ختم۔ اس لئے ــــ" عمران نے بڑے باوقار انداز میں ورتھا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت چٹانوں جیسی سختی اُبھر آئی تھی۔

www.urdukorner.com

"میں کہتی ہوں ———" ورتھا نے دوبارہ کہنا شروع کیا لیکن عمران کے اچانک لہجہ بدل جانے کی وجہ سے وہ نفسیاتی طور پر گڑبڑا گئی تھی اس لیے وہ فقرہ پورا کئے بغیر اس طرح خاموش ہو گئی جیسے اس سے آگے وہ جو کچھ کہنا چاہتی تھی وہ اس کے ذہن سے اتر گیا ہو۔

"تم کچھ کہتی رہو ——— مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں ——— ویسے یہ بتا دوں کہ یہ مشین گن خالی ہے" ——— عمران نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"نہیں یہ ———" ورتھا نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا اور پھر لاشعوری طور پر اس کی نظریں مشین گن کا میگزین دیکھنے کے لئے جھک گئیں۔ اور عمران نے یہ فقرہ شاید اسی لئے کہا تھا کیونکہ ورتھا کی نظریں جھکتے ہی اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ورتھا بری طرح چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر غار کے کونے میں جا گری۔

عمران نے بڑے ماہرانہ انداز میں اچھل کر ورتھا کے پیٹ پر لات کی ضرب لگائی تھی۔ اچھل کر گرنے کی وجہ سے مشین گن ورتھا کے ہاتھوں سے نکل کر فضا میں اچھلی جسے عمران نے تیزی سے جھپٹ لیا۔

یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ بانو حیرت سے پلکیں جھپکاتی کھڑی رہ گئی۔ وہ کسی سنگی مجسمے کی طرح اپنی جگہ پر کھڑی تھی ورتھا بھی نیچے گرنے کے بعد دوبارہ اٹھ ہی نہ سکی ——— اس کا سر دیوار سے ٹکرایا تھا اس لئے وہ بیہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے ایک

ہاتھ میں مشین گن پکڑتے ہی دوسرے ہاتھ سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"سب لوگ غار میں آجائیں ——— اوور اینڈ آل" ——— عمران نے انگوٹھا بٹن پر رکھتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر دوسرے لمحے واپس اس کی جیب میں غائب ہو گیا۔

"ہاں تو مس بانو شہریار! ——— میں نے کیا کہا ہے ——— تم جینی سے اپنا انتقام لے سکتی ہو" ——— عمران نے ٹرانسمیٹر جیب میں رکھتے ہوئے دوبارہ بانو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر ہاتھ میں پکڑی مشین گن اس کی طرف اچھال دی۔

بانو نے مشین گن جھپٹی اور پھر اس کا رخ جینی کی طرف کر دیا۔ اس کی انگلی انتہائی تیزی سے ٹریگر کی طرف بڑھی۔ جینی اس کے سامنے فرش پر پشت کے بل بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی اس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرے پر زردی پھیلی ہوئی تھی۔

"نہیں! ——— میں کسی بے بس انسان پر گولی نہیں چلا سکتی" ——— یکلخت بانو نے کہا اور مشین گن ایک طرف ہٹا لی۔

"اوہ! ——— تم واقعی مجھے حیران کرتی جا رہی ہو ——— اب مجھے یقین آگیا ہے کہ میری طرح تمہارے جسم میں بھی شریف انسان کا خون ہے" ——— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

اسی لمحے غار میں صدیقی داخل ہوا۔

"صدیقی! ——— غار میں سے رسی ڈھونڈو اور ورتھا اور جینی کے

www.urdukorner.com

"ہاتھ باندھ دو" ——— عمران نے صدیقی سے کہا اور صدیقی سر ہلا کر رسی کی تلاش میں نظریں گھمانے لگا۔

اسی لمحے چوہان اندر داخل ہوا۔ اور پھر اس کے بعد صفدر اور سب سے آخر میں خاور اندر داخل ہوا۔ جب کہ صدیقی اس دوران رسی تلاش کر کے ورتھا اور جینی کے ہاتھ باندھنے میں مصروف تھا

"مشین گن مجھے دے دو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر بانو کے ہاتھ سے مشین گن لے لی۔

"وہ پتھر ——— وہ پتھر نجانے کہاں چلے گئے ہیں ——— پہلے تو یہیں تھے اور ورتھا انہی پتھروں میں دب کر ہی بے ہوش ہوئی تھی" ——— بانو نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا جیسے اُسے ایک بار پھر پتھروں کا خیال آ گیا ہو۔

"میرے خیال میں ورتھا انہیں یہاں سے ہٹانے میں کامیاب ہو گئی ہے ——— اب وہ بتائے گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ صفدر! ——— تاکہ اس سارے ڈرامے کا ڈراپ سین ہو سکے" ——— عمران نے ایک طرف کھڑے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا ورتھا کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ورتھا اور جینی دونوں کی آنکھیں کھل چکی تھیں صفدر باری باری ان دونوں کے منہ اور ناک بند کر کے انہیں ہوش میں لانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

صدیقی نے ان دونوں کو باندھ کر غار کی دیوار کے ساتھ ان کی پشت لگا کر بٹھا دیا تھا۔

"ہاں تو مس ورتھا ——— اب تم بتاؤ گی کہ کے۔ وَن والے پتھر کہاں ہیں" ——— عمران نے ورتھا سے مخاطب ہو کر کہا اور ورتھا کے حلق سے یکلخت قہقہہ نکل گیا۔

"ٹھیک ہے ——— ٹھیک ہے ——— سینے میں رکی ہوئی سانس نکالنے کے لئے قہقہے لگانا واقعی کامیاب نسخہ ہے" ——— عمران نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے کوئی حکیم اپنے بتائے ہوئے طبی نسخے کی تاثیر فخریہ انداز میں بتا رہا ہو۔

"عمران! ——— تم چاہے جو چکر بھی کھیلو ——— تم کبھی اس راز کو حاصل نہ کر سکو گے ——— پتھر اب تک وہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے جہاں انہیں پہنچنا چاہئے تھا" ——— ورتھا نے بڑے طنزیہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سنا ہے کہ حسینوں کے دل پتھر کے ہوتے ہیں اور یہ دنیا میں سب سے قیمتی پتھر شمار کئے جاتے ہیں ——— ان کی موجودگی میں مجھے ان پہاڑی پتھروں کے پیچھے بھاگنے کی کیا ضرورت ہے۔"
عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم جو چاہو ——— کہو ——— تم جو چاہو ——— کرو ——— لیکن کے۔ وَن والے پتھر اب تمہیں زندگی بھر نہیں مل سکتے ——— کبھی نہیں مل سکتے۔"
ورتھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تم سے شادی کر لوں ——— تو کیا خیال ہے ——— تم جہیز میں

www.urdukorner.com

وہ پتھر لے آؤ گی —— سوچ لو —— پتھروں کے بدلے میں تمہیں بر مل رہا ہے —— ورنہ یہاں تو کاروں اور کوٹھیوں کے بدلے میں بھی دولہا نصیب نہیں ہوتا —— اور دولہا بھی مجھ جیسا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے شادی کرو گے —— اس پہاڑی چوہیا سے"۔ یکلخت بانو نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران کے سب ساتھی چونک کر بانو کو دیکھنے لگے۔

"جب تم مانتی ہی نہیں ہو —— تو بتاؤ میں کیا کروں —— جولیا ہسپتال میں پڑی ہے اور مجھے ہسپتال کی فضا سے خوف آتا ہے"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ! —— تم نے شادی کو مذاق سمجھ لیا ہے" —— بانو نے عمران کے ساتھیوں کی موجودگی کی وجہ سے ناراض ہوتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شادی کو مذاق —— کمال ہے —— اگر میں اسے مذاق سمجھتا تو اب تک میں ایک ہزار شادیاں کر چکا ہوتا —— کیوں صفدر" —— عمران نے آخر میں صفدر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ان کا تعارف ہی اب تک نہیں کرایا —— اس لئے میں کیا کہہ سکتا ہوں" —— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ نواب شہریار خان کی اکلوتی بیٹی مس جہاں بانو ہیں —— ان کے ابا جان میرے ڈیڈی کے بچپن کے دوست اور نگر کے جاگیردار ہیں" —— عمران نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا —— اور صفدر

بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے —— میں سمجھ گیا —— لیکن شاید جولیا کو یہ تعارف پسند نہ آئے" —— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ جب تک ٹھیک ہو کر ہسپتال سے نکلے گی —— تعارف ہی بدل چکا ہو گا —— پھر اس کا تعارف نواب شہریار خاں کی بیٹی کی بجائے مسز علی عمران کے طور پر کرایا جائے گا —— بشرطیکہ مس جہاں بانو راضی ہو گئیں تو" —— عمران نے بانو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس بار بانو نے ناراض ہونے کی بجائے شرما کر منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔

"ارے ہاں! —— وہ پتھر تو درمیان میں ہی رہ گئے —— اور یہ پتھر بڑا مسئلہ بن جاتے ہیں —— درمیان میں پتھروں کی دیوار آ جائے تو دل اس کے دونوں طرف تڑپتے ہی رہ جاتے ہیں"۔ عمران نے بانو کو شرماتے دیکھ کر بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی آپ مس بانو سے شادی کا فیصلہ کر چکے ہیں" —— ؟ اچانک خاور بول پڑا۔ وہ اب تک خاموش کھڑا تھا۔ اس کے لہجے سے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اسے عمران کا یہ ارادہ قطعی پسند نہ آیا ہو۔

"ہاں! —— اگر جولیا نے اجازت دے دی تو" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کون ہوتی ہے اجازت دینے والی —— بوڑھی میم —— شکل دیکھی ہے اس نے اپنی" —— بانو نے یکلخت انتہائی غصیلے

www.urdukorner.com

لہجے میں کہا۔

"مم ___ مم ___ مسئلہ یہ ہے مس بانو! ___ کہ ہمارے ملک کا قانون ہے کہ بغیر اجازت لئے دوسری شادی ___" عمران نے یکلخت گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ سن کر بانو یوں بری طرح اچھلی جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔ اور غصے کی شدت سے اس کے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگے۔

"کک ___ کک ___ کیا مطلب! ___ جولیا تمہاری بیوی ہے"۔ بانو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ___ وہ ___ پتھر ___ وہ پتھروں کی دیوار" ___ عمران نے نظریں چراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے صفدر کی طرف مڑ گیا۔

"صفدر! ___ جا کر باس سے کہو کہ ایک بند باڈی کا ٹرک فوراً یہاں بھیجے ___ تاکہ یہاں سے ان کے پتھر نکال کر دارالحکومت شفٹ کئے جا سکیں" ___ عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"ٹھیک ہے" ___ صفدر نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے غار کے دہانے کی طرف مڑ گیا۔

"ان پہاڑیوں میں واقعی بے شمار پتھر موجود ہیں ___ جتنے ٹرک جی چاہے بھر لو" ___ ورتھا نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"لو ایک چانس اور ختم ہوا ___ جیتی والا چانس پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ کیونکہ میں نے کسی جلاد سے شادی کر کے مرنا تو نہیں یہ تو کوڑے مار مار کر میری کھال ادھیڑ دے گی ___ اور تم ابھی بچی ہو

ابھی تمہیں پختہ کار ہونے میں بہت عرصہ درکار ہے ___ اور میں اتنا عرصہ کنوارہ نہیں رہ سکتا مس ورتھا" ___ عمران نے ورتھا سے مخاطب ہو کر کہا اس کے لہجے میں مایوسی تھی۔

"تم جو چاہے بکواس کر لو ___ لیکن تم مجھ سے ان پتھروں کے بارے میں کچھ نہیں پوچھ سکتے" ___ ورتھا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"جہاں مس بانو جیسی خوبصورت حسینہ موجود ہو ___ وہاں مجھے تمہارے پتھروں کے پیچھے بھاگنے کی کیا ضرورت ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران! ___ آئندہ میرا نام مت لینا ___ میں یہاں سے واپس حویلی جاؤں گی اور آئندہ کبھی تمہاری شکل نہ دیکھوں گی" ___ بانو نے یکلخت غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ ٹھیک ہے ___ نام واقعی نہیں لینا چاہئے۔ جب مس کہہ دینے سے کام چل سکتا ہے تو نام لینے کی ضرورت ہی کیا ہے" ___ عمران نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بانو اس کی بات کا جواب دیتی، صفدر دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"ٹرک ابھی پہنچ جائے گا عمران صاحب! ___ بات ہو گئی ہے ___ لیکن وہ پتھر کہاں ہیں" ___ صفدر نے کہا۔

"کیوں ورتھا ___ بتا دوں ___ اجازت ہے" ___ عمران

www.urdukorner.com

نے بڑے معصوم سے انداز میں ورتھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم ساری عمر سر پٹختے رہو گے ۔۔۔ تب بھی ان پتھروں کو حاصل نہ کر سکو گے" ۔۔۔ ورتھا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اجازت ہے ۔۔۔ بتا دوں" ۔۔۔ ؟ عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"ایک بار نہیں ۔۔۔ دس بار اجازت ہے" ۔۔۔ ورتھا نے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لو بھئی صفدر ! ۔۔۔ اجازت تو مل ہی گئی ۔۔۔ اب کم از کم جنازہ تو جائز ہو ہی جائے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے دیوار کے اس حصے کی طرف بڑھا جہاں اس نے ویو مشین میں خلا دیکھا تھا۔ اور پھر چند لمحوں تک مختلف پتھروں پر پیر مارنے کے بعد جیسے ہی اس نے ایک پتھر پر پیر مارا۔ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار میں خلا پیدا ہو گیا۔

"دوسری طرف ایک غار ہے صفدر ! ۔۔۔ اس کے کونے میں ایک کنواں ہے اور ہمارے مطلوبہ پتھر اس کے اندر موجود ہیں" ۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور پھر گردن گھما کر ورتھا کو دیکھنے لگا جیسے اپنی بات کی اس سے تصدیق چاہتا ہو۔ اور ورتھا کا چہرہ ایک لمحے کے لئے تو سیاہ پڑ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"ہوں ۔۔۔ بکواس ۔۔۔ نفسیاتی داؤ" ۔۔۔ ورتھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نفسیاتی داؤ نہیں مس ورتھا ! ۔۔۔ اسے سائنسی داؤ کہتے ہیں۔ یہ دیکھو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ویو مشین نکالی اور اس کی سائیڈ میں لگے ہوئے مختلف بٹن دبانے لگا۔ اور پھر اس نے ایک اور بٹن دبایا اور ویو مشین کو ہاتھ پر اس طرح رکھ لیا کہ اس کی روشن سکرین سب آسانی سے دیکھ سکیں۔ سکرین پر یکلخت ورتھا کا کلوز اَپ ابھرا اور اس کے بعد منظر دور ہوتا گیا اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑیوں میں دوڑتی نظر آنے لگی۔

"یہ ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے" ۔۔۔ ورتھا نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ یہ نفسیاتی نہیں۔ سائنسی داؤ ہے۔ اور دیکھو کہ یہ داؤ کتنا کامیاب ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ورتھا اپنے ساتھیوں سمیت اسی ہیڈ کوارٹر میں نظر آنے لگی جہاں یہ سب موجود تھے۔ اس کے بعد جب وہ منظر ابھرا کہ ورتھا کے ساتھی پتھر اٹھائے ساتھ والی غار کے کنوئیں میں ڈال رہے تھے تو ورتھا نے یکلخت آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا چہرہ لٹک گیا تھا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی" ۔۔۔ ورتھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہا ہے کہ تم ابھی بچی ہو۔ اس لئے یہ چالیں بھی ختم۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ جینی اور تمہارے سب ساتھی بھی ختم ہو چکے ہیں۔ اور دارالحکومت میں موجود تمہارے باقی ساتھیوں کا پتہ سیکرٹ سروس خود ہی تم سے معلوم کر لے گی۔ میں اب فارغ ہوں۔ تو مس باؤ !

www.urdukorner.com

www.urdukorner.com

کیا خیال ہے۔ یہاں سے تمہاری حویلی نزدیک ہے ــــــ تمہارے ڈیڈی سے بات نہ کر لی جائے" ــــــ عمران نے ویڈیو مشین کا بٹن آف کر کے بانو کی طرف مڑتے ہوئے کہا جو بڑی حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کے ہاتھ میں موجود ویڈیو مشین کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ تو انتہائی حیرت انگیز چیز ہے ــــــ یہ ہے کیا ــــــ؟" بانو نے پوچھا۔ وہ شاید جان بوجھ کر عمران کی بات گول کر گئی تھی۔

"چلو وعدہ رہا ــــــ اگر تم ڈیڈی سے اجازت لے لو تو یہ مشین میں تمہیں سلامی میں دے دونگا ــــــ لیکن یہ خیال رکھنا کہ کہیں تم پتھروں کی بجائے ہماری شادی کی فلم نہ ان لوگوں کو دکھانا شروع کر دینا۔ اور مجھے شرم سے خودکشی کرنی پڑ جائے" ــــــ عمران نے کہا اور صفدر سمیت باقی سب ساتھیوں کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکل گئے۔

"تم پاگل ہو ــ پاگل ــــــ" بانو نے بے اختیار شرماتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو تمہاری منت کر رہا ہوں ــــــ ورنہ ظاہر ہے تم جیسی ــــــ" عمران نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا اور غار ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔ جب کہ بانو آنکھیں نکالتی رہ گئی لیکن اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اب عمران کے لئے پیچھا چھڑانا خاصا مشکل ہو جائے گا۔

ختم شد

www.urdukorner.com